"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج٢، ص٨٢. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٦١: اگر بوقتِ اَذان جواب نہ دیا، تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو، اب دے لے۔ (7) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٨٣. (درمختار)

مسئلہ ٦٢: خطبہ کی اَذان کا جواب زبان سے دینا، مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (8) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٨٧. (مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوی رضویہ'' میں فرماتے ہیں: ''مقتدیوں کو خطبے کی اذان کا جواب ہرگز نہیں دینا چاہیے یہی احوط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جواب اذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زبان سے تلفظ اصلاً نہ ہو تو حرج کوئی نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دعا کرے، بلاشبہ جائز ہے۔) ("الفتاوی الرضوية (الجديدة)"، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ج٨، ص٣٠٠-٣٠١) (درمختار)

مسئلہ ٦٣: جب اَذان ختم ہو جائے، تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دُعا اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ (1) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج٢، ص٨٤. و "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص٣٨٠. (اے اللہ! اس دعائے تام اور نماز بر پا ہونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے (اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما) بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ ١٢) (ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ٦٤: جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے، تو سُننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ (2) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج٢، ص٨٤. (یارسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور سے ہے اے اللہ شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے متمتع کر۔ ١٢) (ردالمحتار)

مسئلہ ٦٥: اَذان نماز کے علاوہ اور اَذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا، جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اَذان۔ (3) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج٢، ص٨٢. (ردالمحتار)

مسئلہ ٦٦: اگر اَذان غلط کہی گئی، مثلاً لحن کے ساتھ، تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اَذان سُنے بھی نہیں۔ (4) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج٢، ص٨٢. (ردالمحتار)

مسئلہ ٦٧: متاخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے، یعنی اَذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو مثلاً اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ یَا قَامَتْ قَامَتْ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أوّل من بنى المنائر للأذان ج٢، ص٦٩. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ٦٨: مغرب کی اَذان کے بعد تثویب نہیں ہوتی۔ (6) "العناية"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج١، ص٢١٤. هامش

اور دوبار کہہ لیں، تو حرج نہیں۔ (7) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص ٧٠. (درمختار) "فتح القدير". (عنایہ)

مسئلہ ٦٩: اَذان و اِقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اَذان کہتے ہی اِقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مگر مغرب میں وقفہ، تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اَذان و اِقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں آجائیں، مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔ (1) "المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٧. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ٧٠: جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے، ان میں اَولیٰ یہ ہے کہ مؤذن بعد اَذان، سنن و نوافل پڑھے، ورنہ بیٹھا رہے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج١، ص٥٧. (عالمگیری)

مسئلہ ٧١: رئیس محلہ کا اس کی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے، ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں گنجائش ہے، تو انتظار کر سکتے ہیں۔ (3) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الأذان، ج٢، ص٨٨. (درمختار)

مسئلہ ٧٢: متقدمین نے اَذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا، مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی، تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے، مگر اَذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے، وہ انھیں کے لیے ہیں جو اجرت نہیں لیتے۔ خالصاً للہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں، ہاں اگر لوگ بطورِ خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں، تو یہ بالاتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اُجرت نہیں۔ (4) "غنية المتملي"، سنن الصلاة، ص ٣٨١. (غنیہ) جب کہ المعهود كالمشروط کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ (رضا)

نماز کی شرطوں کا بیان

تنبیہ: اس باب میں جہاں یہ حکم دیا گیا کہ نماز صحیح ہے یا ہو جائے گی یا جائز ہے، اس سے مراد فرض ادا ہونا ہے، یہ مطلب نہیں کہ بلا کراہت و ممانعت و گناہ صحیح و جائز ہوگی، اکثر جگہیں ایسی ہیں کہ مکروہ تحریمی و ترک واجب ہوگا اور کہا جائے گا کہ نماز ہوگئی کہ یہاں اس سے بحث نہیں، اس کو باب مکروہات میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ یہاں شروط کا بیان ہے کہ بے (5) (بغیر۔) اُن کے ہوگی ہی نہیں۔ صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں:

(١) طہارت۔

(٢) ستر عورت۔

(٣) استقبال قبلہ۔

(٤) وقت۔

(٥) نیت۔

(٦) تحریمہ۔ (1) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص٨٩. (متون)

طہارت: یعنی مصلّی (2) (نمازی۔) کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے، نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ (3) "شرح الوقاية"، كتاب الصلوة، باب

شروط الصلوة، ج۱، ص۱۵٦. (متون)

حدث اکبر یعنی موجباتِ غسل (4) (وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔) اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو (5) (وضوتوڑنے والی چیزیں۔) اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ، غسل و وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا، یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ شرطِ نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہوگی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو، اس کا نام قدرِ مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کیے گئے۔

مسئلہ ۱: کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا، نماز نہ ہوئی۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱٤۷. (درمختار)

مسئلہ ۲: مصلّی اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے، اگر اس میں نجاست قدرِ مانع ہو تو نماز جائز نہیں، مثلاً چاندنی کا ایک سرا اوڑھ کر نماز پڑھی اور دوسرے سرے میں نجاست ہے، اگر رکوع و سجود و قیام و قعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے، نماز نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔ یوہیں اگر گود میں اتنا چھوٹا بچہ لے کر نماز پڑھی کہ خود اس کی گود میں اپنی سکت سے نہ رُک سکے بلکہ اس کے روکنے سے تھما ہوا اور اس کا بدن یا کپڑا بقدرِ مانع نماز ناپاک ہے، تو نماز نہ ہوگی کہ یہی اسے اُٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سکت سے رُکا ہوا ہے، اس کے روکنے کا محتاج نہیں، تو نماز ہو جائے گی کہ اب یہ اسے اُٹھائے ہوئے نہیں، پھر بھی بے ضرورت کراہت سے خالی نہیں، اگرچہ اس کے بدن اور کپڑوں پر نجاست بھی نہ ہو۔ (7) المرجع السابق، ص۹۱، و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص٦۰. (درمختار، عالمگیری، رضا)

مسئلہ ۳: اگر نجاست قدرِ مانع سے کم ہے، جب بھی مکروہ ہے، پھر نجاست غلیظہ بقدرِ درہم ہے تو مکروہ تحریمی اور اس سے کم تو خلافِ سنت۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق، ص۵۸، و "الدرالمختار"، کتاب الطهارۃ، باب الأنجاس، ج۱، ص۵۷۱.

(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ٤: چھت، خیمہ، سائبان اگر نجس ہوں اور مصلّی کے سر سے کھڑے ہونے میں لگیں، جب بھی نماز نہ ہوگی۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۹۱. (ردالمحتار) یعنی اگر ان کی نجس جگہ بقدرِ مانع اس کے سر کو بقدرِ ادائے رکن لگے۔ (رضا)

مسئلہ ۵: اگر اس کا کپڑا یا بدن، اَثنائے نماز میں بقدرِ مانع ناپاک ہو گیا، اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا یا کسی ناپاک چیز کو لیے ہوئے تھا اور اسی حالت میں شروع کر لی اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جُدا کیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ (3) "ردالمحتار". (ردالمحتار)

مسئلہ ٦: مصلّی کا بدن، جنب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا، یا انھوں نے اس کی گود میں سر

رکھا، تو نماز ہو جائے گی۔ [4] "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ٩١. موضحاً. (درمختار)

مسئلہ ۷: مصلّی کے بدن پر نجس کبوتر بیٹھا، نماز ہو جائے گی۔ [5] "البحرالرائق"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ١، ص ٤٦٤. (بحر)

مسئلہ ۸: جس جگہ نماز پڑھے، اس کے طاہر [6] (پاک۔) ہونے سے مراد موضع سجود و قدم کا پاک ہونا [7] (سجدہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔) ہے، جس چیز پر نماز پڑھتا ہو، اس کے سب حصہ کا پاک ہونا، شرط صحت نماز نہیں۔ [8] "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ٩٢. (درمختار)

مسئلہ ۹: مصلّی کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو، نماز نہ ہوگی۔ [9] ("الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ٩٢.) یوہیں اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی تھوڑی نجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک درم ہو جائے گی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا، ناپاک ہے، اس نے اس پاؤں کو اٹھا کر نماز پڑھی ہوگئی، ہاں بے ضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰: پیشانی پاک جگہ ہے اور ناک نجس جگہ، تو نماز ہو جائے گی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلا ضرورت یہ بھی مکروہ۔ [1] "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ٩٢. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوگی۔ [2] المرجع السابق. (ردالمحتار)
اور اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر سجدہ کیا، تو بالاجماع نماز نہ ہوگی۔ [3] "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ٩٢. ملخصاً. (درمختار)

مسئلہ ۱۲: آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا، نماز نہ ہوگی۔ [4] "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ٢، ص ٩٢. (ردالمحتار) اگرچہ نجاست ہاتھ کے نیچے نہ ہو بلکہ چوڑی آستین کے خالی حصے کے نیچے ہو، یعنی آستین فاصل نہ سمجھی جائے گی، اگرچہ دبیز [5] (موٹی۔) ہو کہ اس کے بدن کی تابع ہے، بخلاف اور دبیز کپڑے کے کہ نجس جگہ بچھا کر پڑھی اور اس کی رنگت یا بُو محسوس نہ ہو، تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مصلّی میں فاصل ہو جائے گا کہ بدن مصلّی کا تابع نہیں، یوہیں اگر چوڑی آستین کا خالی حصہ سجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑے اور وہاں نہ ہاتھ ہو، نہ پیشانی، تو نماز ہو جائے گی اگرچہ آستین باریک ہو کہ اب اس نجاست کو بدن مصلّی سے کوئی تعلق نہیں۔ (رضا)

مسئلہ ۱۳: اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں، تو مضر نہیں۔ [6] "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ٢، ص ٩٢. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی، جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا، یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو، نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے، اگرچہ نمایاں ہو، نماز ہوگئی۔ [7]

"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ٢، ص ٩٢، وباب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبيه

باهل الكتاب، ص ٤٦٧. (ردالمحتار)

دوسری شرط ستر عورت: یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ (8)

پ۸، الاعراف: ۳۱.

''ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ (1)

پ۱۸، النور: ۳۱.

''عورتیں زینت یعنی مواضع زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر وہ کہ ظاہر ہیں۔''

(کہ ان کے کھلے رہنے پر بروجہ جائز عادت جاری ہے)۔

حدیث ۱: حدیث میں ہے جس کو، ابن عدی نے کامل میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب نماز پڑھو، تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔'' (2)

الكامل في ضعفاء الرجال"، رقم الترجمة، نصر بن حماد ١٩٧٤، ج٨، ص٢٨٧. اور

حدیث ۲: ابوداود و ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔'' (3) "سنن أبي داود"،

كتاب الصلاة، باب المرأة تصلي بغير خمار، الحديث: ٦٤١، ص ١٢٧٠.

حدیث ۳: ابوداود نے روایت کی کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، کیا بغیر ازار پہنے، کرتے اور دوپٹے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: ''جب کرتا پورا ہو کہ پشت قدم کو چھپالے۔'' (4) "سنن أبي داود"،

كتاب الصلاة، باب في كم تصلي المرأة، الحديث: ٦٤٠، ص ١٢٧٠. اور

حدیث ۴: دار قطنی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت ہے۔'' (5) "سنن الدارقطني"، كتاب الصلاة، باب الأمر بتعليم الصلوات، الحديث: ٨٧٦، ج١، ص٣١٦.

اور

حدیث ۵: ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''عورت، عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے، جب نکلتی ہے، شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔'' (6) "جامع الترمذي"،

أبواب الرضاع، باب استشراف الشيطان المرأة إذا خرجت، الحديث: ١١٧٣، ص١٧٦٧

مسئلہ ۱۵: ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرض صحیح

کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کے لیے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو، تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لیے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھری میں ہو، تمام بدن سوا پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے مونھ کھولنا بھی منع ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب في ستر العورۃ، ج۲، ص۹۳، ۹۷. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: اتنا باریک کپڑا، جس سے بدن چمکتا ہو، ستر کے لیے کافی نہیں، اس سے نماز پڑھی، تو نہ ہوئی۔ (2) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۸. (عالمگیری) یوہیں اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے، نماز نہ ہوگی۔ (رضا) بعض لوگ باریک ساڑیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا، جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷: دبیز کپڑا، جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیأت معلوم ہوتی ہے، ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في النظر إلی وجہ الأمرد، ج۲، ص۱۰۳. (ردالمحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجۂ اَولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ ۱۸: نماز میں ستر کے لیے پاک کپڑا ہونا ضرور ہے، یعنی اتنا نجس نہ ہو، جس سے نماز نہ ہو سکے، تو اگر پاک کپڑے پر قدرت ہے اور ناپاک پہن کر نماز پڑھی، نماز نہ ہوئی۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الأوّل، ج۱، ص۵۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی، پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا، نماز نہ ہوئی۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۴۷. (درمختار)

مسئلہ ۲۰: غیر نماز میں نجس کپڑا پہننا تو حرج نہیں، اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں، تو اُسی کو پہننا واجب ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في النظر إلی وجہ الأمرد، ج۲، ص۹۳، ۱۰۷. (درمختار، ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ اس کی نجاست خشک ہو، چھوٹ کر بدن کو نہ لگے، ورنہ پاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا مطلقاً منع ہے کہ بلاوجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ (رضا)

مسئلہ ۲۱: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في ستر العورۃ، ج۲،

ص ۹۳. (درمختار، ردالمحتار) اس زمانہ میں بہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں، کہ پیڑو (2) (ناف کے نیچے۔) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے، تو خیر ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے، بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں، یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔

مسئلہ ۲۲: آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل (3) (جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔) (بہار شریعت حصہ ۷، نکاح کا بیان) کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوا مونھ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ ج ۲، ص ۹۵. (درمختار)

مسئلہ ۲۳: اتنا باریک دوپٹا، جس سے بال کی سیاہی چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی، نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے، جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ (5) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج ۱، ص ۵۸. موضحاً. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: باندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، خنثیٰ مشکل رقیق (6) (غلام۔) ہو، تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (7) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۴. (درمختار)

مسئلہ ۲۵: باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی، اَثنائے نماز میں مالک نے اسے آزاد کر دیا، اگر فوراً عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ سے اس نے سر چھپا لیا، نماز ہوگئی، ورنہ نہیں، خواہ اسے اپنے آزاد ہونے کا علم ہوا یا نہیں، ہاں اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہ تھی، جس سے سر چھپائے، تو ہوگئی۔ (8) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۴. و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ج ۱، ص ۵۹. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا، جب بھی ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپا لیا، نماز جاتی رہی۔ (1) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج ۲، ص ۱۰۰. و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱ ص ۵۸. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ (2) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج ۲، ص ۱۰۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا اُن کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کی برابر ہے، نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، نماز جاتی رہی۔ (3) المرجع السابق،

ص۱۰۲. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: عورتِ غلیظہ یعنی قبل و دبر اور ان کے آس پاس کی جگہ اور عورتِ خفیفہ کہ ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں، اس حکم میں سب برابر ہیں، غلظت و خفت باعتبار حرمت نظر کے ہے کہ غلیظہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے، تو نرمی کیساتھ منع کرے، اگر باز نہ آئے، تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور اگر ران کھولے ہوئے ہے، تو سختی سے منع کرے اور باز نہ آیا، تو مارے نہیں اور اگر عورتِ غلیظہ کھولے ہوئے ہے، تو جو مارنے پر قادر ہو، مثلاً باپ یا حاکم، وہ مارے۔ (4) المرجع السابق، ص۱۰۱. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: ستر کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضا پر نہ پڑے، تو اگر کسی نے صرف لنبا کُرتا پہنا اور اس کا گریبان کھلا ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے، تو اعضا دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی، اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا، مکروہ تحریمی ہے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۰۲. و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۵۸. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: اوروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اِدھر اُدھر سے نہ دیکھ سکیں، تو معاذ اللہ اگر کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضا کو دیکھ لیا، تو نماز نہ گئی۔ (6) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۵۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: مرد میں اعضائے عورت نو ہیں۔ آٹھ علامہ ابراہیم حلبی و علامہ شامی و علامہ طحطاوی وغیرہم نے گنے۔ (۱) ذکر مع اپنے سب اجزا، حشفہ و قصبہ و قلفہ کے، (۲) انثیین یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں، ان میں فقط ایک کی چوتھائی کھلنا مفسد نماز نہیں، (۳) دبر یعنی پاخانہ کا مقام، (۴، ۵) ہر ایک سرین جدا عورت ہے، (۶، ۷) ہر ران جدا عورت ہے۔ چڈھے سے گھٹنے تک ران ہے۔ گھٹنا بھی اس میں داخل ہے، الگ عضو نہیں، تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کھل جائیں نماز ہو جائے گی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کو نہیں پہنچتے، (۸) ناف کے نیچے سے، عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب، سب مل کر ایک عورت ہے۔ (1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ مطلب في النظر إلی وجہ الأمرد، ج۲، ص۱۰۱.

اعلیٰ حضرت مجدد مأتہ حاضرہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ (۹) دبر و انثیین کے درمیان کی جگہ بھی، ایک مستقل عورت ہے اور ان اعضا کا شمار اور انکے تمام احکام کو چار شعروں میں جمع فرمایا۔

ستر عورت بمرد نہ عضو است — از تہِ ناف تاتہ زانو
ہر چہ ربعش بقدرر کن کشود — یا کشودی دمے نماز مجو
ذکر و انثیین و حلقہ پس — دوسرین ہر فخذ بہ زانوئے او
ظاہر افصل انثیین و دبر — باقی زیر ناف از ہر سو (2)

"الفتاوی الرضویة (الجدیدة)"، باب شروط الصلاة، ج٦، ص٣٩.

مسئلہ ۳۳: آزادعورتوں کے لیے، باستثنا پانچ عضو کے، جن کا بیان گزرا، سارا بدن عورت ہے اور وہ تیس اعضا پر مشتمل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے، جو اوپر بیان ہوا۔(۱) سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک، یعنی عادۃً جتنی جگہ پر بال جمتے ہیں۔(۲) بال جو لٹکتے ہوں۔ (۳،۴) دونوں کان۔(۵) گردن اس میں گلا بھی داخل ہے۔(۶،۷) دونوں شانے۔(۸،۹) دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔(۱۰،۱۱) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔(۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حدزیریں تک۔(۱۳،۱۴) دونوں ہاتھوں کی پشت۔(۱۵،۱۶) دونوں پستانیں، جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں، اگر بالکل نہ اٹھی ہوں یا خفیف اُبھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیأت نہ پیدا ہوئی ہو، تو سینہ کی تابع ہیں، جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی، ان کے درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے، جدا عضو نہیں۔(۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارۂ زیریں تک، یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔(۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔(۱۹) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی حدزیریں تک، دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ سینہ میں اور پچھلا شانوں یا پیٹھ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے۔(۲۰،۲۱) دونوں سرین۔(۲۲) فرج۔(۲۳) دبر۔(۲۴،۲۵) دونوں رانیں، گھٹنے بھی انھیں میں شامل ہیں۔(۲۶) ناف کے نیچے پیڑو اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔(۲۷،۲۸) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔(۲۹،۳۰) دونوں تلوے اور بعض علماء نے پشتِ دست اور تلووں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔(1) "الفتاوی الرضویة (الجدیدة)"، باب شروط الصلاة، ج٦، ص٣٩۔٤٠

مسئلہ ۳۴: عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں، مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے مونھ کھولنا منع ہے۔(2) (ان مسائل کی تحقیق اوران کے متعلق جزئیات کتاب الحظر والاباحۃ میں ان شاء اللہ تعالیٰ مذکور ہونگے۔ ۱۲ منہ) یوہیں اس کی طرف نظر کرنا، غیر محرم کے لیے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔(3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص٩٧. (درمختار)

مسئلہ ۳۵: اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لیے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے، تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے، البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے، مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔

(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے، کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے، نماز نہ ہوگی اور اگر سر اس سے باہر نکال لے، ہو جائے گی۔ (5) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰٤. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں، خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں، یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ رکوع و سجود سے اس کے لیے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا، کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل، خواہ قیام میں رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے۔

(6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۵. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا، کسی نے عاریۃً اس کو کپڑا دے دیا یا مباح کر دیا (1)(کسی کے پاس کپڑا تھا اس نے کہا تم اسے استعمال کر سکتے ہو۔) نماز جاتی رہی۔ کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۶. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا، تو آخر وقت تک انتظار کرے، جب دیکھے کہ نماز جاتی رہے گی، تو برہنہ ہی پڑھ لے۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۶. (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو مانگنا واجب ہے۔ (4) المرجع السابق. (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: اگر کپڑا مول (5)(قیمت سے۔) ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زائد ہیں، تو اگر اتنے دام مانگتا ہو، جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں، تو خریدنا واجب۔ (6) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في النظر إلی وجه الأمرد، ج۲، ص۱۰۷. (ردالمحتار) یوہیں اگر اُدھار دینے پر راضی ہو، جب بھی خریدنا واجب ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۲: اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے، تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں، یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے، ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۰۷. (درمختار)

مسئلہ ۴۳: چند شخص برہنہ ہیں، تو تنہا تنہا، دُور دُور، نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی، تو امام بیچ میں کھڑا ہو۔ (8) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث، في شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۵۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے، تو اسی سے ستر کرے، ننگا نہ پڑھے، یوہیں گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے، تو یہی کرے۔ (9) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: اگر پورے ستر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا، تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی قُبل و دُبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے، تو ایک ہی کو چھپائے۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۰۸. (درمختار)

مسئلہ ۴۶: جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی، تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں، نماز ہو گئی۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۰. (درمختار)

مسئلہ ۴۷: اگر ستر کا کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا، بندوں کی جانب سے ہو، تو نماز پڑھے، پھر اعادہ کرے۔ (3) المرجع السابق، ص۱۱۰. (درمختار)

تیسری شرط استقبالِ قبلہ: یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف مونھ کرنا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ o ﴾ (4) المرجع السابق، ص ۱۱۰.

''بے وقوف لوگ کہیں گے کہ جس قبلہ پر مسلمان لوگ تھے، انھیں کس چیز نے اس سے پھیر دیا، تم فرما دو اللہ ہی کے لیے مشرق ومغرب ہے، جسے چاہتا ہے، سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔''

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پسند یہ تھا کہ کعبہ قبلہ ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی كما هو مروی فی صحيح البخاری وغيره من الصحاح اور فرماتا ہے:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَی الَّذِيْنَ هَدَی اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ o ﴾ (5) پ ۲، البقرۃ: ۱۴۳۔ ۱۴۴.

''جس قبلہ پر تم پہلے تھے، ہم نے پھر وہی اس لیے مقرر کیا کہ رسول کے اتباع کرنے والے ان سے متمیز ہو جائیں، جو ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے ہیں اور بے شک یہ شاق ہے، مگر ان پر جن کو اللہ نے ہدایت کی اور اللہ تمہارا ایمان ضائع نہ کرے گا، بیشک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اے محبوب! آسمان کی طرف تمہارا بار بار مونھ اٹھانا ہم دیکھتے ہیں، تو ضرور ہم تمھیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے، جسے تم پسند کرتے ہو، تو اپنا مونھ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو، اسی کی طرف (نماز میں) مونھ کرو اور بے شک جنھیں کتاب دی گئی، وہ ضرور جانتے ہیں کہ وہی حق ہے، ان کے رب کی طرف سے اور اللہ ان کے کوتکوں سے غافل نہیں۔''

مسئلہ ۴۸: نماز اللہ ہی کے لیے پڑھی جائے اور اسی کے لیے سجدہ ہو نہ کہ کعبہ کو، اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لیے سجدہ کیا، حرام وگناہ کبیرہ کیا اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔ (درمختار وافاداتِ رضویہ) (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، بحث النیۃ، ج ۲، ص ۱۳٤.

مسئلہ ۴۹: استقبالِ قبلہ عام ہے کہ بعینہٖ کعبۂ معظمہ کی طرف مونھ ہو، جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس جہت کو مونھ ہو جیسے اوروں کے لیے۔ (2) المرجع السابق (درمختار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے، اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو، جیسے مکۂ معظمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں، تو عین کعبہ کی طرف مونھ کرنا فرض ہے، جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو، اگرچہ خاص مکۂ معظمہ میں ہو، اس کے لیے جہت

کعبہ کو مونھ کرنا کافی ہے۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۰: کعبۂ معظمہ کے اندر نماز پڑھی، تو جس رُخ چاہے پڑھے، کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی، مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ (3) "غنية المتملي"، فصل مسائل شتى، ص٦١٦. (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۱: اگر صرف حطیم کی طرف مونھ کیا کہ کعبۂ معظمہ محاذات میں نہ آیا، نماز نہ ہوئی۔ (4) "غنية المتملي"، فروع في شرح الطحاوي، ص٢٢٥. (غنیہ)

مسئلہ ۵۲: جہت کعبہ کو مونھ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مونھ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے، مگر مونھ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے، نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار ۴۵ درجہ رکھی گئی ہے، تو اگر ۴۵ درجہ سے زائد انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا، نماز نہ ہوئی، مثلاً ا، ب، ایک خط ہے اس پر ہ، ح، عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبۂ معظمہ عین نقطہ ح کے محاذی ہے، دونوں قائمے ا، ہ، ح اور ح، ہ ب کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط ہ، د، ہ، ح خطوط کھینچے، تو یہ زاویہ ۴۵، ۴۵ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے، اب جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے، اگر نقطۂ ح کی طرف مونھ کرے، تو اگر عین کعبہ کو مونھ ہے اور اگر دہنے بائیں د یا ح کی طرف جھکے تو جب تک د ح یا ح ح کے اندر ہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب د سے بڑھ کر ا یا ح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہوگی۔ (1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص١٣٥. (درمختار و افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۳: قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں، بلکہ وہ فضا ہے، اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے، تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف مونھ کر کے نماز پڑھی نہ ہوگی یا کعبۂ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگئی، یوہیں اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف مونھ کیا، نماز ہوگئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی، گو عمارت کی طرف نہ ہو۔ (2) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج٢، ص١٤١. (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو، مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رُخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرا دے، تو ان سب صورتوں میں جس رُخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں، ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو مونھ کرے، ورنہ جیسے بھی ہو سکے اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں، یوہیں روانی میں پڑھے۔ (3) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج٢، ص١٤٢. (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: چلتی کشتی میں نماز پڑھے، تو بوقت تحریمہ قبلہ کو مونھ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو مونھ پھیرتا رہے، اگرچہ نفل نماز ہو۔(4) (غنیہ)

(4) "غنية المتملي"، فروع في شرح الطحطاوي، ص ٢٢٥.

مسئلہ ۵۶: مصلّی کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال کرے گا، تو چوری ہو جائے گی، ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے، اگرچہ باجرت مثل استقبال فرض ہے۔(5) (ردالمحتار) یعنی جب کہ وہ اجرت حاجتِ اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر وہ نقد مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے مگر حاجتِ اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر وہ اجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے، تو اجیر کرنا ضرور نہیں، یوہیں پڑھے۔ (افاداتِ رضویہ)

(5) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج٢، ص١٤٢.

مسئلہ ۵۷: کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں، تو جیسے بھی ہو سکے، نماز پڑھ لے، پھر جب موقع ملے وقت میں یا بعد، تو اس نماز کا اعادہ کرے۔(1) (ردالمحتار)

(1) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: كرامات الأولياء ثابتة، ج٢، ص١٤٣.

مسئلہ ۵۸: اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی مونھ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔(2) (عامۂ کتب)

(2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحري في القبلة، ج٢، ص١٤٣.

مسئلہ ۵۹: تحری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، ہو گئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔(3) (تنویرالابصار وغیرہ)

(3) "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص١٤٣.

مسئلہ ۶۰: ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف مونھ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف مونھ کیا ہو، ہاں اگر قبلہ کی طرف مونھ ہونا، بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہو گئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو، یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہوا، اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔(4) (درمختار، ردالمحتار)

(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحري في القبلة، ج٢، ص١٤٧.

مسئلہ ۶۱: اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا، مگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے مونھ کیا، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں وہی قبلہ تھا، جدھر مونھ کیا، اگرچہ بعد کو یقین کیساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو۔(5) (درمختار)

(5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص١٤٧.

مسئلہ ۶۲: اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف مونھ تھا، ہو گئی، ورنہ نہیں۔(6) (ردالمحتار)

(6) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحري... إلخ، ج٢، ص١٤٣.

مسئلہ ۶۳: جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا، اس نے تحری کر کے نماز پڑھ لی، اب بعد نماز اس نے بتایا نماز ہو گئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔(7) (غنیہ)

(7) "منية المصلي"، مسائل تحري القبلة... إلخ، ص١٩٢.

مسئلہ ٦٤: اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں، مگر ان کا اعتبار نہ کیا، بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہولیا، یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی، دونوں صورت میں نہ ہوئی، اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔ (1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری في القبلة، ج۲، ص۱٤۳.

(ردالمحتار)

مسئلہ ٦٥: ایک شخص تحری کر کے (سوچ کر) ایک طرف پڑھ رہا ہے، تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں، بلکہ اسے بھی تحری کا حکم ہے، اگر اس کا اتباع کیا، تحری نہ کی، اس کی نماز نہ ہوئی۔ (2) المرجع السابق. (ردالمحتار)

مسئلہ ٦٦: اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدۂ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے، اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں، جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی۔ (3)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری في القبلة، ج۲، ص۱٤۳ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٦٧: نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا، کوئی بینا آیا، اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی، تو اگر وہاں کوئی شخص ایسا تھا، جس سے قبلہ کا حال نابینا دریافت کر سکتا تھا، مگر نہ پوچھا، دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا، تو نابینا کی ہوگئی اور مقتدی کی نہ ہوئی۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری في القبلة، ج۲، ص۱٤٤.

(خانیہ، ہندیہ، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ٦٨: تحری کر کے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا، بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی اور قبلہ کی طرف پھر گیا، تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہو، اگر یہ بھی اسی قسم کا ہے کہ اس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی اور اب اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی، تو اس کی اقتدا کر سکتا ہے، ورنہ نہیں۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری في القبلة، ج۲، ص۱٤٤ (ردالمحتار)

مسئلہ ٦٩: اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے، تو اگرچہ مقتدی تحری کرنے والوں میں نہ ہو، اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱٤٤. (درمختار)

مسئلہ ٧٠: اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو تحری کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور امام نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیر دیا اب مسبوق (7) (وہ کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔) و لاحق (8) وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک ہوا، مگر اقتدا کے بعد اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں، خواہ عذر سے یا بلا عذر۔ کی رائے بدل گئی، تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے۔ (9) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱٤٤. (درمختار)

مسئلہ ٧١: اگر پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی اور نماز شروع کی، پھر دوسری طرف کو رائے پلٹی، پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی، جو پہلے مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱٤٦ (درمختار)

مسئلہ ۷۲: تحری کر کے ایک رکعت پڑھی، دوسری میں رائے بدل گئی، اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا، تو سرے سے نماز پڑھے۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱٤٦. (درمختار)

مسئلہ ۷۳: اندھیری رات ہے، چند شخصوں نے جماعت سے تحری کر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی، مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے، نہ مقتدی امام سے آگے ہے، نماز ہوگئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اسکی جہت تھی، کچھ حرج نہیں اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو، تو نماز نہ ہوئی۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: اذا ذکر في مسألۃ ثلاثۃ اقوال... إلخ، ج۲، ص۱٤۷. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷٤: مصلّی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہوگیا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا، تو ہوگئی۔ (4) "منیۃ المصلي"، مسائل التحری القبلۃ... إلخ، ص۱۹۳. و "البحرالرائق"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۱، ص٤۹۷. (منیہ، بحر)

مسئلہ ۷۵: اگر صرف مونھ قبلہ سے پھیرا، تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے اور نماز نہ جائے گی، مگر بلا عذر مکروہ ہے۔ (5) المرجع السابق. (منیہ، بحر)

چوتھی شرط وقت ہے: اس کے مسائل اوپر مستقل باب میں بیان ہوئے۔

پانچویں شرط نیت ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ﴾ (6)

پ۳۰، البینۃ: ٥.

"انھیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔"

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَانَوٰی)) (1)

"صحیح البخاري"، کتاب بدء الوحي، باب کیف کان بدء الوحي إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... إلخ، الحدیث: ۱، ص۱.

"اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے، جو اس نے نیت کی۔"

اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم اور دیگر محدثین نے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۷٦: نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں، محض جاننا نیت نہیں، تاوقتیکہ ارادہ نہ ہو۔ (2) "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۱. (تنویر الابصار)

مسئلہ ۷۷: نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا، ظہر کی نماز ہوگئی۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، بحث النیۃ، ج۲، ص۱۱۲. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۸: نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے، کون سی نماز پڑھتا ہے؟ تو فوراً بلا تامل بتا دے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۳.
(درمختار)

مسئلہ ۷۹: زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں، فارسی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو، مثلاً نَوَیْتُ یا نیت کی میں نے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱۳.
(درمختار)

مسئلہ ۸۰: احوط (6) (زیادہ احتیاط۔) یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (7) "منیۃ المصلي"، استحباب ان ینوی بقلبہ ویتکلم باللسان، ص۲۳۲. (منیہ)

مسئلہ ۸۱: تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی، مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں، فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ (8) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۱٤. (درمختار)

مسئلہ ۸۲: وضو سے پیشتر نیت کی، تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں، نماز ہو جائے گی۔ یوہیں وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لیے چلنا پایا گیا، نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔ (9) "غنیۃ المتملي"، الشرط السادس النیۃ، ص۲۵۵. (غنیہ)

مسئلہ ۸۳: اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی، اس کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی، نماز نہ ہوگی۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۱٦. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸٤: اصح (2) (درست ترین۔) یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت (3) (پیروی۔) کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔ (4) "منیۃ المصلي"، الشرط السادس النیۃ، ص۲۲۵. (منیہ)

مسئلہ ۸۵: نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۱٦. (درمختار)

مسئلہ ۸٦: فرض نماز میں نیت فرض بھی ضرور ہے، مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں، اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو، مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے، مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں، نماز نہ ہوگی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے، مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے، وہی میں بھی پڑھتا ہوں، تو یہ نماز ہو جائے گی اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے متمیز نہ کیا تو دو صورتیں ہیں، اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے، تو نماز ہو جائے گی،

مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں، اگر سنتیں پڑھ چکا ہے، تو اِمامت نہیں کر سکتا کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا، مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں، تو اب فرض نماز میں اِمامت نہیں کر سکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا، دوسری صورت یہ کہ نیتِ فرض کسی میں نہ کی، تو نمازِ فرض ادا نہ ہوئی۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۱۷. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۷: فرض میں یہ بھی ضرور ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کے ظہر یا فرضِ وقت کی نیت وقت میں کرے، مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں، خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (7) "تنوير الأبصار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۱۷، ۱۲۳. (تنویر الابصار)

مسئلہ ۸۸: اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس نے فرض وقت کی نیت کی، تو فرض نہ ہوئے خواہ وقت کا جاتا رہنا اسکے علم میں ہو یا نہیں۔ (8) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۲۳. (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۹: نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں، جبکہ کسی نماز کو معین نہ کیا، مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشا۔ (1) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۲۳. (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۰: اَولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے آج کی فلاں نماز کہ اگر چہ وقت خارج ہو گیا ہو، نماز ہو جائے گی، خصوصاً اس کے لیے جسے وقت خارج ہونے میں شک ہو۔ (2) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۲۳. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹۱: اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا، مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی، بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا، نماز ہو جائے گی۔ (3) "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص۲۵۳. (غنیہ) یعنی جبکہ آج کا دن نیت میں ہو کہ اس تعیین کے بعد پیر یا منگل کی تخصیص بے کار ہے اور اس میں غلطی مضر نہیں، ہاں اگر صرف دن کے نام ہی سے نیت کی اور آج کے دن کا قصد نہ کیا، مثلاً منگل کی ظہر پڑھتا ہوں، تو نماز نہ ہو گی اگر چہ وہ دن منگل ہی کا ہو کہ منگل بہت ہیں۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۹۲: نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے، تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی، تو نماز ہو جائے گی۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۲۰. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: فرض قضا ہو گئے ہوں، تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے، مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۱۹. (درمختار)

مسئلہ ۹۴: اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو، تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں، مثلاً میرے ذمہ جو فلاں نماز ہے، کافی ہے۔ (6) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۱۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۵: اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو، تو اس کے لیے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے۔ (7) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۱۹. (درمختار)

مسئلہ ۹۶: کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی، مگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی، ادا نہ ہوئی۔ (1) "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص۲۵٤. (غنیہ)

مسئلہ ۹۷: قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہوگئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی اور اگر یوں نہ کیا، بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی، مگر اس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی، یوہیں اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔ (2)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: يصح القضاء بنية الأداء و عكسه، ج۲، ص۱۲٥. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۸: مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت اِمامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کرلیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہوگئی، مگر امام نے اِمامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کرلینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کرسکتا ہے۔ (3) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۲۱، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۹۹: ایک صورت میں امام کو نیت اِمامت بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہوجائے اور وہ نماز، نمازِ جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے اِمامت زناں (4) (عورتوں کی امامت۔) کی نیت نہ کی، تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۲۸. (درمختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے، بعد کو اگر نیت کر بھی لے، صحت اقتدائے زن کے لیے کافی نہیں۔ (6)

"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضىٰ عليه سنوات... إلخ، ج۲، ص۱۲۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۰: جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو، اِمامت زناں کی نیت بالاجماع ضروری نہیں اور اصح یہ ہے کہ جمعہ و عیدین میں بھی حاجت نہیں، باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی، تو عورت کی نماز ہو جائے گی، اگرچہ امام نے اِمامت زناں کی نیت نہ کی ہو۔ (1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج۲، ص۱۲۹. (درمختار)

مسئلہ ۱۰۱: مقتدی نے اگر صرف نماز امام یا فرض امام کی نیت کی اور اقتدا کا قصد نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔ (2)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۲: مقتدی نے بہ نیت اقتدا یہ نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری، تو جائز ہے۔ (3) المرجع السابق، ص٦٧. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۳: مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہوں جو اس امام کی نماز ہے، اگر امام نماز شروع کر چکا ہے، جب تو ظاہر کہ اس نیت سے اقتدا صحیح ہے اور اگر امام نے اب تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں، اگر مقتدی کے علم میں ہو کہ امام نے ابھی نماز شروع نہ کی، تو بعد شروع وہی پہلی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کر لی اور واقع میں شروع نہ کی ہو تو وہ نیت کافی نہیں۔ (4) المرجع السابق، ص٦٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۴: مقتدی نے نیت اقتدا کی، مگر فرضوں میں تعیین فرض نہ کی، تو فرض ادا نہ ہوا۔ (5) غنیة المتملي، الشرط السادس النية، ص ٢٥١. (غنیہ) یعنی جب تک یہ نیت نہ ہو کہ نماز امام میں اس کا مقتدی ہوتا ہوں۔

مسئلہ ۱۰۵: جمعہ میں یہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی، نماز ہوگئی، خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا ظہر اور اگر یہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی، تو نہ جمعہ ہوا نہ ظہر۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۶: مقتدی نے امام کو قعدہ میں پایا اور یہ معلوم نہ ہو کہ قعدۂ اُولیٰ ہے یا اخیرہ اور اس نیت سے اقتدا کی کہ اگر یہ قعدۂ اُولیٰ ہے تو میں نے اقتدا کی ورنہ نہیں، تو اگرچہ قعدۂ اُولیٰ ہو اقتدا صحیح نہ ہوئی اور اگر بایں نیت اقتدا کی کہ قعدۂ اُولیٰ ہے، تو میں نے فرض میں اقتدا کی، ورنہ نفل میں تو اس اقتدا سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ قعدۂ اُولیٰ ہو۔ (7) المرجع السابق، ص٦٧. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۷: یوہیں اگر امام کو نماز میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ عشا پڑھتا یا تراویح اور یوں اقتدا کی کہ اگر فرض ہے تو اقتدا کی، تراویح ہے تو نہیں، تو عشا ہو خواہ تراویح اقتدا صحیح نہ ہوئی۔ (8) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٧. (عالمگیری)

اس کو یہ چاہیے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض، ورنہ نفل ہو جائیں گے۔ (1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٥٣. (درمختار)

مسئلہ ۱۰۸: امام جس وقت جائے اِمامت پر گیا، اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کر لی، اگرچہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو، اقتدا صحیح ہے، بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔ (2) "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص٢٥٢. (غنیہ)

مسئلہ ۱۰۹: نیت اقتدا میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے؟ زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی، بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو صحیح نہیں۔ (3) المرجع السابق، و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٧. (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۱۰: جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت اقتدا میں امام کی تعیین نہ کرے، یوہیں جنازہ میں یہ نیت نہ کرے کہ فلاں میت کی نماز۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج١، ص٦٧.

(عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۱: نماز جنازہ کی یہ نیت ہے، نماز اللہ کے لیے اور دُعا اس میت کے لیے۔ (5) "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۲۶. (درمختار)

مسئلہ ۱۱۲: مقتدی کو شبہہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت، تو یہ کہہ لے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔ (6) "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۲۷. (درمختار)

مسئلہ ۱۱۳: اگر مرد کی نیت کی، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، جائز نہ ہوئی، بشرطیکہ جنازہ حاضرہ کی طرف اشارہ نہ ہو، یوہیں اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا عمرو ہونا معلوم ہوا صحیح نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو ہوگئی۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات... إلخ، ج۲، ص۱۲۷. (درمختار، ردالمحتار) یوہیں اگر اس کے علم میں وہ مرد ہے، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، تو نماز ہو جائے گی، جب کہ اس میت پر نماز نیت میں ہے۔ (8) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات... إلخ، ج۲، ص۱۲۷. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۴: چند جنازے ایک ساتھ پڑھے، تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں اور اگر اس نے تعداد معین کر لی اور اس سے زائد تھے، تو کسی جنازے کی نہ ہوئی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۲۷. (درمختار) یعنی جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو، صرف اتنا ہو کہ دس (۱۰) میتوں کی نماز اور وہ تھے گیارہ (۱۱) تو کسی پر نہ ہوئی اور اگر نیت میں اشارہ تھا، مثلاً ان دس (۱۰) میتوں پر نماز اور وہ ہوں بیس (۲۰) تو سب کی ہوگئی، یہ احکام امامِ نمازِ جنازہ کے ہیں اور مقتدی کے بھی، اگر اس نے یہ نیت نہ کی ہو کہ جن پر امام پڑھتا ہے، ان کے جنازہ کی نماز کہ اس صورت میں اگر اس نے ان کو دس (۱۰) سمجھا اور وہ ہیں زیادہ تو اس کی نماز بھی سب پر ہو جائے گی۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات وهو يصلي... إلخ، ج۲، ص۱۲۷. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۵: نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً نماز عید الفطر، عید اضحیٰ، نذر، نماز بعد طواف یا نفل، جس کو قصداً فاسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے، یوہیں سجدۂ تلاوت میں نیت تعیین ضرور ہے، مگر جب کہ نماز میں فوراً کیا جائے اور سجدۂ شکر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا سجدہ کرتا ہوں اور سجدۂ سہو کو درمختار میں لکھا کہ اس میں نیت تعیین ضروری نہیں، مگر ''نہر الفائق'' میں ضروری سمجھی اور یہی ظاہر تر ہے۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في حضور القلب و الخشوع، ج۲، ص۱۱۹. (ردالمحتار) اور نذریں متعدد ہوں تو ان میں بھی ہر ایک کی الگ تعیین درکار ہے اور وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو، ہاں نیت واجب اولیٰ ہے، البتہ اگر نیت عدمِ وجوب ہے تو کافی نہیں۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج۲، ص۱۲۰. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۶: یہ نیت کہ مونھ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض (5) (منہ پھیرنے۔)

کی نیت نہ ہو۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات... إلخ، ج۲، ص۱۲۹.

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۷: نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی، تو نفل ہوئی۔ (7)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۸: ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی، تو اگر تکبیر جدید کے ساتھ ہے، تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہوگئی، ورنہ وہی پہلی ہے، خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔ (8) المرجع السابق، و "غنیة المتملي"، الشرط السادس النیة، ص۲٤۹. (عالمگیری، غنیہ) یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے، ورنہ پہلی بہر حال جاتی رہی۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص٦٦. (ہندیہ)

مسئلہ ۱۱۹: ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر بہ نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی، تو یہ وہی نماز ہے اور پہلی رکعت بھی شمار ہوگی، لہٰذا اگر قعدۂ اخیرہ کیا، تو ہوگئی ورنہ نہیں، ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی اور وہ رکعت شمار میں نہیں۔ (2) المرجع السابق، و "غنیة المتملي"، الشرط السادس النیة، ص۲۵۰. (عالمگیری، غنیۃ)

مسئلہ ۱۲۰: اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو وہ بدستور نماز میں ہے۔ (3) "الدرالمختار". (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۱: دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) ان میں ایک فرض عین ہے، دوسری جنازہ، تو فرض کی نیت ہوئی، (۲) اور دونوں فرض عین ہیں، تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا، تو وقتی ہوئی، (۳) اور ایک وقتی ہے، دوسری قضا اور وقت میں وسعت نہیں جب بھی وقتی ہوئی، (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور (۵) دونوں قضا ہوں، تو صاحب ترتیب کے لیے پہلی ہوئی اور (۶) صاحب ترتیب نہیں، تو دونوں باطل اور ایک (۷) فرض، دوسری نفل، تو فرض ہوئے، (۸) اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوئیں، (۹) اور ایک نفل، دوسری نماز جنازہ، تو نفل کی نیت رہی۔ (4) "غنیة المتملي"، الشرط السادس النیة، ص۲۵۰ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: فروع في النیة، ج۲، ص۱۵۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۲: نماز خالصاً للہ شروع کی، پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی، تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔ (5)

"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱۵۱، و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث في شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص٦۷. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۳: پورا ریا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے، اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو، مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے، تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا

اوراس خوبی کا ثواب نہیں۔(6) المرجع السابق. (درمختار، عالمگیری) اور ریا کا استحقاق عذاب بہر حال ہے۔

مسئلہ ۱۲۴: نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا، لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو، اس کی وجہ سے ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار کرلے۔(1)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فروع في النية، ج٢، ص١٥١. (درمختار، ردالمحتار)

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ﴾ (2)

پ ٣٠، الاعلیٰ: ١٥

''اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔''

اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَللّٰهُ اَكْبَرُ سے نماز شروع فرماتے۔

مسئلہ ۱۲۵: نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے۔ باقی نمازوں میں شرط۔(3) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٥٨. (درمختار)

مسئلہ ۱۲۶: غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لیے ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر (پہلے۔) پھینک دے، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یو ہیں بروقت ابتدائے تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف (پھرا ہوا۔) تھا، یا آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا، یا قبلہ کو مونھ کرلیا یا نصف النہار سے آفتاب ڈھل گیا، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یو ہیں معاذ اللہ بے وضو شخص دریا میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی بہنے سے پیشتر تکبیر تحریمہ شروع کی، مگر ختم سے پہلے اعضا دھل گئے، نماز منعقد ہو گئی۔(6)

(4) (5)

"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث القيام، ج٢، ص١٦٢. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۷: فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کرسکتا ہے، مثلاً عشا کی چاروں رکعتیں پوری کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کے لیے کھڑا ہو گیا، لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ و منع ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں، مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدۂ اخیرہ کر چکا تھا، اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں، تو یہ رکعت نفل ہوئی، اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعتیں ہو جائیں، تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی، لہٰذا اس میں کوئی کراہت نہیں۔(7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: قد يطلق الفرض... إلخ، ج٢، ص١٥٩. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۸: ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کرسکتا ہے اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہوسکتی۔(1)

"الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج٢، ص١٥٩. (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ۱: بُخاری و مُسلِم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے نماز پڑھی، پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا: وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا: وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھے تعلیم فرمائیے، ارشاد فرمایا: ''جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو، تو کامل وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف مونھ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمھیں اطمینان ہو، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔'' (2) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قرائۃ الفاتحۃ... إلخ، الحدیث: ۸۸۶۔ ۸۸۵، ص ۷۴۱.

حدیث ۲: صحیح مُسلِم شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور ﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴾ سے قراءت اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو سجدہ کو نہ جاتے تاوقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہولیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تاوقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور دہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔ (3) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ... إلخ، الحدیث: ۱۱۱۰، ص ۷۵۵.

حدیث ۳: صحیح بُخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد داہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھے۔ (4) "صحیح البخاري"، کتاب الأذان، باب وضع الیمنی علی الیسری في الصلاۃ، الحدیث: ۷۴۰، ص ۵۹.

حدیث ۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا، جس نے نماز میں کچھ کمی کی، جب سلام پھیرا تو اسے پکارا، اے فلاں! ''تو اللہ سے نہیں ڈرتا، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے؟ تم یہ گمان کرتے ہو گے کہ جو تم کرتے ہو، اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہوگا۔ خدا کی قسم! ''میں پیچھے سے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔'' (1) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحدیث: ۹۸۰۳، ج ۳، ص ۴۶۰. (اس حدیث شریف سے نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کے لیے کسی چیز کا سامنے ہونا درکار نہیں کہ کوئی شے ادراک کے لیے حجاب نہیں ۱۲ منہ)

حدیث ۵و۶: ابوداود نے روایت کی کہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سکتہ فرمانا یاد کیا، ایک اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے۔ دوسرا جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھ کر فارغ ہوتے، اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ (2) "سنن أبي داود"، کتاب الصلاۃ، باب السکتۃ عندالافتتاح، الحدیث: ۷۷۹، ص ۱۲۸۰. ترمذی وابن ماجہ ودارمی نے بھی اس کے مثل روایت کی۔ اس حدیث سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا ہے۔

حدیث ۷: امام بُخاری ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے، تو آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' (3) "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين، الحديث:

۷۸۲، ص ٦٢.

حدیث ۸: صحیح مُسلِم میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرلو، پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے، وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے، تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دُعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں آجائے، تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تمہاری سُنے گا۔'' (4) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحديث: ۹۰۴، ص ۷٤۲.

حدیث ۹و۱۰: ابوہریرہ وقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی صحیح مُسلِم میں ہے، جب امام قراءت کرے، تو تم چُپ رہو۔ (5) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحديث: ۹۰۵، ص ۷٤۲. اس حدیث اور اس کے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے آمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے، تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے، وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں، فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی، (1) "جامع الترمذي"، أبواب الصلوٰة، باب ماجاء في التأمين، الحديث: ۲٤۸، ص ۱٦٦۲. نیز ابوہریرہ وقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہ کریں، بلکہ چُپ رہیں اور یہی قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے کہ

﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ﴾ (2)

پ۹، الاعراف: ۲۰٤.

''جب قرآن پڑھا جائے تو سُنو اور چُپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔''

حدیث ۱۱: ابوداود ونسائی وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ: ''امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چُپ رہو۔'' (3) "سنن ابن ماجه"، أبواب اقامة الصلوات... إلخ، باب إذا قرأ الامام فانصتوا، الحديث: ٨٤٦، ص٢٥٢٧.

حدیث ۱۲: ابوداود و ترمذی علقمہ سے راوی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''کیا تمھیں وہ نماز نہ پڑھاؤں، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز تھی؟، پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے، مگر پہلی بار (4) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحديث: ٧٤٨، ص١٢٧٨. "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء ان النبي صلّى الله عليه وسلم لم يرفع الا في أوّل مرّة، الحديث: ٢٥٧، ص١٦٦٣. یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے پھر نہیں۔ (5) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحديث: ٧٥٢، ص١٢٧٨.

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۱۳: دارقطنی و ابن عدی کی روایت انھیں سے ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے، مگر نماز شروع کرتے وقت۔ (6) "سنن الدارقطني"، كتاب الصلاة، باب ذكر التكبير و رفع اليدين، الحديث: ١١٢٠، ج١، ص٣٩٩.

حدیث ۱۴: مُسلِم و احمد جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''یہ کیا بات ہے؟ کہ تمھیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں، نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔'' (7)

"صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة... إلخ، الحديث: ٩٦٨، ص٧٤٧.

حدیث ۱۵: ابوداود و امام احمد نے علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ''سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں۔'' (1) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة، الحديث: ٧٥٦، ص١٢٧٩.

ان اُمور کے متعلق اور بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں، تبرکاً چند حدیثیں ذکر کیں کہ یہ مقصود نہیں کہ افعالِ نماز احادیث سے ثابت کیے جائیں کہ ہم نہ اس کے اہل نہ اس کی ضرورت کہ آئمہ کرام نے یہ مرحلے طے فرما دیے، ہمیں تو ان کے ارشادات بس ہیں کہ وہ ارکان شریعت ہیں، وہ وہی فرماتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد سے ماخوذ ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رُو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کرکے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چُھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں، نیت کرکے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے، یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا (2) (چھوٹی انگلی۔) کلائی کے اغل بغل اور ثنا پڑھے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ۔ (3) (پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔۱۲)

پھر تعوذ یعنی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

پڑھے، پھر تسمیہ یعنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے، اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو، اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں، نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف، ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے پھر

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے, بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر سر اوٹھائے، پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے، اب صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر قراءت شروع کر دے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ (1) (تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ (عزوجل) کے لیے ہیں سلام حضور پر، اے نبی! اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں ہم پر اور اللہ (عزوجل) کے نیک بندوں پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔۱۲)

پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لَا کے قریب پہنچے، دہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے، اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو

اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضرور نہیں، اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا، اس میں تشہد کے بعد درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. پڑھے (2) (اے اللہ (عزوجل) درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے درود بھیجی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے، اے اللہ (عزوجل) برکت نازل کر ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور انکی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔۱۲) پھر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (1) (اے اللہ (عزوجل) تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو، بیشک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔۱۲)

یا اور کوئی دُعا ماثور پڑھے۔ مثلاً

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (2) (اے اللہ (عزوجل) میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بیشک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے، تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر، بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲)

یا یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. (3) (اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے ہر قسم کے خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اور ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا۔۱۲) یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ. (4) (اے اللہ (عزوجل) تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور تاوان سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دَین کے غلبہ اور مَردوں کے قہر سے۔۱۲)

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (5) (اے اللہ (عزوجل) اے ہمارے پروردگار، تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔۱۲)

اور اس کو بغیر اَللّٰهُمَّ کے نہ پڑھے، پھر دہنے شانے کی طرف مونھ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ کہے، پھر

بائیں طرف، یہ طریقہ کہ مذکور ہوا، امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے، مقتدی کے لیے اس میں کی بعض بات جائز نہیں، مثلاً امام کے پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض اُمور میں مستثنیٰ ہے، مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدہ کی حالت اور قعدہ کی صورت میں فرق ہے۔ (1) "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص۲۹۸۔۳۳۶. وغيره. جس کو ہم بیان کرینگے، ان مذکورات میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا ترک (2) (چھوڑنا۔) قصداً (3) (جان بوجھ کر۔) گناہ اور نماز واجب الاعادہ (4) (نماز کا پھر سے پڑھنا واجب۔) اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو واجب۔ بعض سنت مؤکدہ کہ اس کے ترک کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب، نہ کریں تو گناہ نہیں۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں

(۱) تکبیر تحریمہ

(۲) قیام

(۳) قراءت

(۴) رکوع

(۵) سجدہ

(۶) قعدہ اخیرہ

(۷) خروج بصنعہ ۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۱۵۸۔۱۷۰.

(۱) تکبیر تحریمہ:

حقیقۃً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے، اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ ۱: نماز کے شرائط یعنی طہارت واستقبال وستر عورت ووقت۔ تکبیر تحریمہ کے لیے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اگر اللہ اکبر کہہ چکا اور کوئی شرط مفقود ہے، نماز نہ ہوگی۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، بحث شروط التحریمۃ، ج۲، ص۱۷۵. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہوگیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۶۸. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوئی۔ (2) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۶۹. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، بحث شروط التحریمۃ، ج۲، ص۱۷۶. (بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی وہ نماز نہ ہوئی اس کو پھر پڑھیں۔۱۲منہ حفظہ) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ٤: نفل کے لیے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی، نماز نہ ہوئی اور بیٹھ کر کہتا، تو ہو جاتی۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، بحث شروط التحریمۃ، ج۲، ص۲۱۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ٥: مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا، نماز نہ ہوئی۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ فصل، ج۲، ص۲۱۸. (درمختار)

مسئلہ ٦: امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیت کی، نماز شروع ہوگئی اور

یہ نیت لغو ہے۔(5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۱۹. (درمختار)

مسئلہ ۷: امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی، اگر اقتدا کی نیت ہے، نماز میں نہ آیا ورنہ شروع ہوگئی، مگر امام کی نماز میں شرکت نہ ہوئی، بلکہ اپنی الگ۔(6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۶۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۸: امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی تو اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلی نہیں کہی تو ہوگئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو، تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے۔(7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۱۹. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو، اس پر تلفظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔(8) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۲۰. (درمختار)

مسئلہ ۱۰: اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کردی، نماز نہ ہوئی۔(1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۱۹. (درمختار)

مسئلہ ۱۱: اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً

اَللّٰهُ اَجَلُّ یا اَللّٰهُ اَعْظَمُ یا اَللّٰهُ كَبِيْرٌ یا اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ یا اَللّٰهُ الْكَبِيْرُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَكْبَرُ یا اَللّٰهُ اِلٰهٌ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ یا تَبَارَكَ اللّٰهُ وغیرہا(2) (اوراس کے علاوہ) الفاظ تعظیمی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیل مکروہ تحریمی ہے،

اور اگر دُعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں۔ مثلاً

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ وغیرہا الفاظ دُعا کہے تو نماز منعقد نہ ہوئی، یوہیں اگر صرف اکبر یا اجلّ کہا اس کے ساتھ لفظ اَللّٰهُ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی،

یوہیں اگر اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ یا اِنَّا لِلّٰهِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یا مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہا، تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اَللّٰهُ کہا یا یَا اَللّٰهُ یا اَللّٰهُمَّ کہا ہو جائے گی۔(3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۶۸. (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: لفظ اَللّٰهُ کو آللّٰهُ یا اَكْبَرُ کو اَكْبَرُ یا اَكْبَارُ کہا، نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے، تو کافر ہے۔(4) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۱۸. (درمختار)

مسئلہ ۱۳: پہلی رکعت کا رکوع مل گیا، تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔(5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج۱، ص۶۹. (عالمگیری)

(۲) قیام:

قیام کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔

(6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، بحث القیام، ج۲، ص۱٦۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱٤: قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، یعنی بقدرِ قراءت فرض، قیام فرض اور بقدرِ واجب، واجب اور بقدرِ سنت، سنت۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ۱٦۳. (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اُولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوگی اور قیام مسنون میں مقدار ثنا و تعوذ و تسمیہ بھی۔ (رضا)

مسئلہ ۱۵: قیام و قراءت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، بحث القیام، ج۲، ص۱٦۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱٦: فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، بحث القیام، ج۲، ص۱٦۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص٦۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱٦٤. (درمختار)

مسئلہ ۱۹: جو شخص سجدہ کر تو سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے، جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج۲، ص۱٦٤. (درمختار)

مسئلہ ۲۰: جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں، تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے، اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔ یوہیں کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قراءت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے، باقی بیٹھ کر۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ و مبحث في الرکن الاصلي... إلخ، ج۲، ص۱٦٤. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت میسر ہو تو جماعت سے ورنہ تنہا۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ و مبحث في الرکن الاصلي... إلخ، ج۲، ص۱٦۵. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا

ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔ (2) "غنية المتملي"، فرائض الصلاة، الثاني، ص ٢٦١ - ٢٦٧. (غنیہ)

مسئلہ ۲۳: اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوسکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہوکر پڑھے۔ (3) المرجع السابق، ص ٢٦١. (غنیہ)

مسئلہ ۲۴: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہوسکتا ہے، اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہوکر اللہ اکبر کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہوکر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔ (4) المرجع السابق، ص ٢٦٢. (غنیہ)

تنبیہ ضروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کردی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہوکر اِدھر اُدھر کی باتیں کرلیا کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہوسکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں، ان کا پھیرنا فرض۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ ۲۵: کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے، تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ٢٧٤. (غنیہ) یعنی جب کہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اُتر نہ سکتا ہو۔

(۳) قراءت:

قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شوروغل یا ثقل سماعت (1) (اونچا سننے کا مرض۔) بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في الصفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: یوہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے، مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔ (3) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ، نہ آیت، نہ آہستہ کی نماز میں، نہ جہر کی میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے۔ (4) "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، وأركانها، ص ٥١. (عامۂ کتب)

مسئلہ ۲۸: فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی، نماز فاسد ہوگئی۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في الصفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٦٩. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے صٓ، نٓ، قٓ، کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ اس کی تکرار کرے (6) المرجع السابق، و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: تحقيق مهم فيما لوتذكر في

رکوعه انهلم یقراء... إلخ، ج۲، ص۳۱۳۔ (عالمگیری، ردالمحتار) رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَآمَّتٰنِ ج اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ (7) (امام اسبیجابی نے شرح جامع صغیر وشرح مختصر امام طحاوی اور امام علاء الدین نے تحفۃ الفقہاء اور امام ملک العلماء نے بدائع میں اس سے جواز پر جزم فرمایا اور خلاف کا اصلا نام نہ لیا اور یہی اظہر من حیث الدلیل ہے اور ظہیریہ وسراج وہاج وفتح القدیر وشرح المجمع لابن ملک و درمختار میں عدم جواز کو اصح کہا محقق صاحب فتح ودیگر شراح ہدایہ نے جو اسکی دلیل ذکر کی محقق صاحب نے اس پر اعتراض کیا بہرحال احتیاط اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ مرجحین نے اسے تصریحاً اصح بتایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲)

مسئلہ ۳۰: سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (8) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۳٦. (درمختار)

مسئلہ ۳۱: قراءت شاذہ سے فرض ادا نہ ہوگا، یوہیں بجائے قراءت آیت کی ہجے کی، نماز نہ ہوگی۔ (9)

"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۲٦. (درمختار)

(۴) رکوع:

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (1) ("الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۱٦٥) (درمختار وغیرہ) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھاوے۔

مسئلہ ۳۲: کوزہ پشت (2) (کبڑا۔) کہ اس کا کُب حد رکوع کو پہنچ گیا ہو، رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔ (3) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۷۰. (عالمگیری)

(۵) سجود:

حدیث میں ہے: ''سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو، لہٰذا دُعا زیادہ کرو۔'' (4) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال في الرکوع والسجود، الحدیث: ۱۰۸۳، ص۷٥٤. اس حدیث کو مُسلِم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔ (5) (مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوی رضویہ'' میں فرماتے ہیں: ''حالتِ سجدہ میں قدم کی دس انگلیوں میں سے ایک کے باطن پر اعتماد مذہب معتمد اور مفتی بہ میں فرض ہے اور دونوں پاؤں کی تمام یا اکثر انگلیوں پر اعتماد بعید نہیں کہ واجب ہو، اس بنا پر جو ''حلیہ'' میں ہے اور قبلہ کی طرف متوجہ کرنا بغیر کسی انحراف کے سنت ہے۔'' (ت)) ("الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الصلاۃ، باب مکروهات الصلاۃ، ج۷، ص۳۷٦.) تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۱٦۷،۲٤۹۔۲٥۱. و "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الصلاۃ، باب مکروهات الصلاۃ، ج۷، ص۳٦۳۔۳۷٦. ملخصاً. (درمختار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۳۳: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔ (7) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص۷۰. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: رخسارہ یاٹھوڑی زمین پرلگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یابلا عذر، اگر عذر ہو تواشارہ کا حکم ہے۔ (8) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في الصفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠. **(عالمگیری)**

مسئلہ ۳۵: ہر رکعت میں دوبارسجدہ فرض ہے۔

مسئلہ ۳۶: کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تواگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے توجائز ہے، ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في الصفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠. **(عالمگیری)** بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال (2) (چاول کا بھس۔) بچھاتے ہیں، ان لوگوں کوسجدہ کرنے میں اس کالحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی، تونماز ہی نہ ہوئی اورناک ہڈی تک نہ دبی تومکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی، کمانی دار (3) (اسپرنگ والے۔) گدّے پرسجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذانماز نہ ہوگی، ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدّے ہوتے ہیں اس گدّے سے اتر کرنماز پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۷: دوپہیہ گاڑی یکّہ وغیرہ پرسجدہ کیاتواگراس کاجُوا (4) (وہ لکڑی جوگاڑی یاہل کے بیلوں کے کندھے پررکھی جاتی ہے۔) یابَم (5) (گھوڑاگاڑی کابانس جس میں گھوڑاجوتاجاتاہے۔) بیل اورگھوڑے پرہے، سجدہ نہ ہوااورزمین پر رکھا ہے، توہوگیا۔ (6) ("الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في الصفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠.) **(عالمگیری)** بہلی کاکھٹولا (7) (بیلوں کی چھوٹی گاڑی کی چھوٹی سی چارپائی۔) اگربانوں سے بناہواہوتواتناسخت بناہوکہ سرٹھہرجائے دبانے سے اب نہ دبے، ورنہ نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۸: جوار، باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پرجن پرپیشانی نہ جمے، سجدہ نہ ہوگاالبتہ اگربوری وغیرہ میں خوب کس کربھردیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں، توہوجائے گا۔ (8) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في الصفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠. **(عالمگیری)**

مسئلہ ۳۹: اگرکسی عذرمثلاً اژدہام (9) (بھیڑ۔ مجمع۔) کی وجہ سے اپنی ران پرسجدہ کیاجائز ہے۔ اوربلاعذرباطل اورگھٹنے پرعذروبلاعذرکسی حالت میں نہیں ہوسکتا۔ (10) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في الصفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠. **(درمختار، عالمگیری)**

مسئلہ ۴۰: اژدہام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پرسجدہ کیااوروہ اس نمازمیں اس کاشریک ہے، توجائز ہے ورنہ ناجائز، خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہویانماز میں توہے مگراس کاشریک نہ ہو، یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ (11) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في الصفة الصلاة، الفصل الأول، ج١، ص٧٠. **(عالمگیری وغیرہ)**

مسئلہ ۴۱: ہتھیلی یاآستین یاعمامہ کے پیچ یاکسی اورکپڑے پرجسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیااورنیچے کی جگہ ناپاک ہے توسجدہ نہ ہوا، ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھرپاک جگہ پرسجدہ کرلیا، توہوگیا۔ (1) "منية المصلي"، مسائل الفريضة الخامسة اى السجود، ص٢٦٣. و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٥٣. **(منیہ، درمختار)**

مسئلہ ۴۲: عمامہ کے پیچ پرسجدہ کیااگرماتھاخوب جم گیا، سجدہ ہوگیااوراگرماتھانہ جمابلکہ فقط چھوگیاکہ دبانے سے دبے

گایا سر کا کوئی حصہ لگا، تو نہ ہوا۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج ۲، ص ۲۰۲. (درمختار)

مسئلہ ۴۳: ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اونگل سے زیادہ اونچی ہے، سجدہ نہ ہوا، ورنہ ہوگیا۔ (3) المرجع السابق، ص ۲۵۷ (درمختار)

مسئلہ ۴۴: کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا، اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہوگیا، ورنہ نہیں۔ (4) "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰. (عالمگیری)

(۲) قعدۂ اخیرہ:

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی رسولہ تک پڑھ لی جائے، فرض ہے۔ (5)

المرجع السابق.

مسئلہ ۴۵: چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کر کے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہوگیا، پھر یاد کر کے کہ چار ہو چکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا، اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعۃً بقدر تشہد ہوگیا فرض ادا ہوگیا، ورنہ نہیں۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج ۲ ص ۱۷۰. (درمختار)

مسئلہ ۴۶: پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی، یوہیں قیام، قراءت، رکوع، سجود میں اوّل سے آخر تک سوتا ہی رہا، تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدۂ سہو بھی کرے، لوگ اس میں غافل ہیں خصوصاً تراویح میں، خصوصاً گرمیوں میں۔ (7) "منية المصلي"، الفريضة السادسة و تحقيق التراويح، ص ۲٦۷. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، بحث شروط التحريمة، ج ۲، ص ۱۸۰. (منیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (8) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۸۱. (درمختار)

مسئلہ ۴۸: چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا، تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کرلیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کرلیا، تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہوگئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے۔ (1) "غنية المتملي"، السادس القعدة الاخيرة، ص ۲۹۰. (غنیہ)

مسئلہ ۴۹: بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کرلیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے، وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (2) "منية المصلي"، الفريضة السادسة وهى القعدة الاخيرة، ص ۲٦۷. (منیہ)

مسئلہ ۵۰: سجدۂ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا، مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہوگیا، مگر گناہ گار ہوا۔ اعادہ (3) (لوٹانا۔ دہرانا۔) واجب ہے۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: كل شفع من النفل صلاة، ج ۲، ص ۱۹۳. (ردالمحتار)

(۷) خروج بصنعه:

یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلاقصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔ مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمّم والا پانی پر قادر ہوا، یا موزہ پر مسح کیے ہوئے تھا اور مدت پوری ہوگئی یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اتار دیا، یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بے کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہوگئی یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لا کر دے دیا جس سے نماز ہو سکے یعنی بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو، یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کر سکے یا یہ بھی نہیں، مگر اس کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے اب رکوع وسجود پر قادر ہوگیا یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی یا امام کو حدث ہوا اور اُمّی کو خلیفہ کیا اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہوگئی یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آگیا یا عیدین میں نصف النہار شرعی ہوگیا یا پٹی پر مسح کیے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر وہ گر گئی یا صاحب عذر تھا اب عذر جاتا رہا یعنی اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا یا نجس کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے یا قضا پڑھ رہا تھا اور وقت مکروہ آگیا یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اور آزاد ہوگئی اور فوراً سر نہ ڈھانکا، ان سب صورتوں میں نماز باطل ہوگئی۔ (5) الکتب العامة. (عامۂ کتب)

مسئلہ ۵۱: مقتدی اُمّی تھا اور امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہوگئی، تو نماز باطل نہ ہوگی۔ (1)

"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، المسائل الاثنا عشریة، ج۲، ص۴۳۵. (درمختار)

مسئلہ ۵۲: قیام ورکوع وسجود وقعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا، اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہو جائیگی ورنہ نہیں، یوہیں رکوع سے پہلے، سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، بحث الخروج بصنعه، ج۲، ص۱۷۲.

(ردالمحتار)

مسئلہ ۵۳: جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں کا کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا، تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہوگئی، ورنہ نہیں۔ (3)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، بحث الخروج بصنعه، ج۲، ص۱۷۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: مقتدی کے لیے یہ بھی فرض ہے، کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے، تو اس کی نہ ہوئی۔ اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج۲، ص۱۷۳. (درمختار)

واجبات نماز

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔

(۲تا۸) الحمد پڑھنا یعنی اسکی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک آیت مستقل واجب ہے، ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔

(۹) سورہ ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ط یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ لا ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ لا ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا۔

(۱۰و۱۱) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قراءت واجب ہے۔

(۱۲و۱۳) الحمد اور اس کے ساتھ سورۃ ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

(۱۴) الحمد کا سورۃ سے پہلے ہونا۔

(۱۵) ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔

(۱۶) الحمد و سورۃ کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا۔ آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورۃ یہ اجنبی نہیں۔ (1) آمین اور بسم اللہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا۔

(۱۷) قراءت کے بعد متصلاً (2) (فوراً۔) رکوع کرنا۔

(۱۸) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔

(۱۹) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا یوہیں

(۲۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔

(۲۱) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

(۲۲) قعدۂ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو اور

(۲۳) فرض و وتر و سنن رواتب (3) (سنت مؤکدہ۔) میں قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔

(۲۴و۲۵) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا، یوہیں جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا، ترک واجب ہوگا اور

(۲۶و۲۷) لفظ اَلسَّلَامُ دو بار اور لفظ عَلَیْکُمْ واجب نہیں اور

(۲۸) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور

(۲۹) تکبیر قنوت اور

(۳۰تا۳۵) عیدین کی چھوؤں تکبیریں اور

(۳۶) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور

(۳۷) اس تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر ہونا اور

(۳۸) ہر جہری نماز میں امام کو جہر (4) (بلند آواز۔) سے قراءت کرنا اور

(۳۹) غیر جہری (5) (مثلاً ظہر و عصر۔) میں آہستہ۔

(۴۰) ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔

(۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔

(۴۲) اور سجود کا دو ہی بار ہونا۔

(۴۳) دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور

(۴۴) چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔

(۴۵) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔

(۴۶) سہو ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا۔

(۴۷) دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر (1) (تین بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار۔) وقفہ نہ ہونا۔

(۴۸) امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ، اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔

(۴۹) سوا قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: واجبات صلاة، ج۲، ص۱۸٤۔۲۰۳. وغيرهما

مسئلہ ۵۵: کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (3) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۹٦. **(درمختار)**

مسئلہ ۵۶: آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدۂ سہو کرے۔ (4) "غنية المتملي"، واجبات الصلاة، ص۲۹٦. **(غنیہ)**

مسئلہ ۵۷: سورت پہلے پڑھی اس کے بعد الحمد یا الحمد و سورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر چپکا رہا، سجدۂ سہو واجب ہے۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۱۸۷. **(درمختار)**

مسئلہ ۵۸: الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدۂ سہو کرے۔ (6) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: كل صلاة أديت... إلخ، ج۲، ص۱۸٤. **(درمختار)**

مسئلہ ۵۹: جو چیزیں فرض و واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انھیں ادا کرے، بشرطیکہ کسی واجب کا تعارض نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے، مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت ہے، بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے، مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اُٹھا لیا تو یہ بھی اُٹھا لے۔ (1) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: مهم في تحقيق متابعة الامام، ج۲، ص۲۰۲. **(ردالمحتار)**

مسئلہ ۶۰: ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کرلے، اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نہ صادر ہوا ہو اور سجدۂ سہو کرے۔ (2) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص١٩٢. (درمختار)

مسئلہ ۶۱: ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو سجدۂ سہو کرے۔ (3) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٠١. (درمختار)

مسئلہ ۶۲: الفاظ تشہد (4) (جب کلمات تشہد انشائے تحیت وسلام ہوئے، نہ محض حکایت واقعۂ شب معراج تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ندا کرنا جسے وہابیہ بدعت وشرک کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہوا کہ نماز میں واجب ہے۔ ۱۲منہ) سے ان کے معانی کا قصد اور انشا ضروری ہے، گویا اللہ عزوجل کے لیے تحیت کرتا ہے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعۂ معراج کی حکایت مدنظر ہو۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٦٩. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص٧٢. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶۳: فرض و وتر و سنن رواتب کے قعدۂ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو اگر سہواً ہو سجدۂ سہو کرے، عمداً ہو تو اعادہ واجب ہے۔ (6) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٦٩. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: مقتدی قعدۂ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے، دُرود و دُعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو چاہیے کہ قعدۂ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمۂ شہادت کی تکرار کرے۔ (7) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٧٠. (درمختار)

سنن نماز

(۱) تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور

(۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔

(۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رُو ہونا

(۴) بوقتِ تکبیر سر نہ جھکانا

(۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا یوہیں

(۶) تکبیر قنوت و

(۷) تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الإساءة دون الكراهة، ج٢، ص٢٠٨. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٢. و "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص٣٠٠.

مسئلہ ۶۵: اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا تو اب نہ اٹھائے اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور اگر موضع مسنون تک ممکن نہ ہو، تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة،

الفصل الثالث، ج ١، ص ٧٣. (عالمگیری)

مسئلہ ٦٦: عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج ٢، ص ٢٢٢. (ردالمحتار)

مسئلہ ٦٧: کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے جب ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الثالث، ج ١، ص ٧٣. (عالمگیری)

(٩) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور

(١٠) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور

(١١) سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی قولھم الإساءۃ دون الکراھۃ، ج ٢، ص ٢٠٨.

مسئلہ ٦٨: امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال سب میں جہر مسنون ہے۔ (6) المرجع السابق. (ردالمحتار)

مسئلہ ٦٩: اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی، تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔ (7) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی التبلیغ خلف الامام، ج ٢، ص ٢٠٩. (ردالمحتار)

مسئلہ ٧٠: تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو، تو نماز ہی نہ ہوگی۔ یوں ہونا چاہیے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور جہر سے اعلان، یوہیں آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہو، نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے اور علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیرات یا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے۔ (1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی التبلیغ خلف الامام، ج ٢، ص ٢٠٩. (ردالمحتار)

مسئلہ ٧١: مکبّر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے، پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے، یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ نیز یہ بہت ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا، نیز یہ کہ اگر مکبّر نے تکبیر میں مد کیا تو امام کے تکبیر کہہ لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں، بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا، اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا، نماز واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ ٧٢: مقتدی و منفرد کو جہر کی حاجت نہیں، صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی التبلیغ خلف الامام، ج ٢، ص ٢٠٩. (درمختار، بحر)

(١٢) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور

انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثیٰ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے۔ (3) "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص ۳۰۰. (غنیہ وغیرہ) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لاکر باندھ لے۔

مسئلہ ۷۳: بیٹھے یا لیٹے نماز پڑھے، جب بھی یوہیں ہاتھ باندھے۔ (4) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،فصل، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۲۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دُعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔ (5) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص ۲۳۰. (ردالمحتار)

(۱۳) ثنا و

(۱۴) تعوذ و

(۱۵) تسمیہ و

(۱۶) آمین کہنا اور

(۱۷) ان سب کا آہستہ ہونا

(۱۸) پہلے ثنا پڑھے

(۱۹) پھر تعوذ (1) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم.

(۲۰) پھر تسمیہ (2) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

(۲۱) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے، وقفہ نہ کرے،

(۲۲) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنا میں وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں، وہ سب نفل کے لیے ہیں۔

مسئلہ ۷۵: امام نے بالجہر قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ بوجہ دُور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دُور ہونے کے قراءت نہیں سنتے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع ج۱، ص ۹۰. و "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص۳۰٤. (عالمگیری، غنیہ) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔ (4) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۶: امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا، تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۲. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۷: نماز میں اعوذ و بسم اللہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں، لہٰذا تعوذ و تسمیہ بھی ان کے لیے مسنون نہیں، ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے، اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔(6) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳٤. (درمختار)

مسئلہ ۷۸: تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر اوّل سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے، قراءت خواہ سری ہو یا جہری، مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔(1) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۲. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: اگر ثنا و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا، یوہیں اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں۔(2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۳. (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۰: مسبوق شروع میں ثنا نہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے، اس وقت پڑھ لے۔(3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب في بیان المتواتر بالشاذ، ج۲، ص۲۳۳. (غنیہ)

مسئلہ ۸۱: فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعد اِنِّیْ وَجَّھْتُ . . الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ کی جگہ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہے۔(4) "غنیۃ المتملي"، صفۃ الصلاۃ، ص۳۰۳. (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۸۲: (۲۳) عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔(5) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲۳٤. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۳: آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں، مد کہ الف کو کھینچ کر پڑھیں اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور امالہ کہ مد کی صورت میں الف کو یا کی طرح مائل کریں۔(6) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲۳۷. (درمختار)

مسئلہ ۸٤: اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی (7) (آمِّیْن۔) یا یا کو گرا دیا (8) (آمِنْ۔) تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہے اور اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی (9) (آمِّــنْ۔) اور یا کو حذف کر دیا یا قصر کے ساتھ تشدید (10) (اَمِّیْن۔) یا حذف یا ہو (11) (اَمِنْ۔۱۲) تو ان صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔(12) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: قراءۃ البسملۃ... إلخ، ج۲، ص۲۳۷. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اس کے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز سن لی، اگرچہ اس نے آہستہ کہی ہے تو یہ بھی آمین کہے، غرض یہ کہ امام کا وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا، امام کی آواز سنے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو۔(1) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲۳۹. (درمختار)

مسئلہ ۸۶: سرّی نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی، تو یہ بھی کہے۔ (2)

"الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲۳۹. (درمختار) اور

(۲۴) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا اور

(۲۵) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور

(۲۶) انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور

(۲۷) عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور

(۲۸) انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔

(۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔

(۳۰) رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ ۸۷: اگر "ظ" ادا نہ کرسکے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْكَرِیْم کہے۔ (3) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج۲، ص۲٤۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے، تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷٤. (عالمگیری) اس مسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

مسئلہ ۸۹: (۳۱) ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی "ر" کو جزم پڑھے۔ (5) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۹۰: آخر سورت میں اگر اللہ عزوجل کی ثنا ہو تو افضل یہ کہ قراءت کو تکبیر سے وصل کرے جیسے وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرَنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اللّٰهُ اَكْبَر (ث) کو کسرہ پڑھے اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس کا اسم جلالت کے ساتھ ملانا ناپسند ہو تو فصل بہتر ہے یعنی ختم قراءت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے، جیسے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَر میں وقف و فصل کرے پھر رکوع کے لیے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ ہوں، تو فصل و وصل دونوں یکساں ہیں۔

(1) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج۲، ص۲٤۰. و "الفتاوى الرضوية"، باب القراءة، ج۶، ص۳۳۵. (ردالمحتار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۹۱: کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قراءت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے، جب کہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا افضل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے، مگر اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔ (2) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج۲، ص۲٤۲.

(ردالمحتار)

مسئلہ ۹۲: مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اُٹھالیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے، نہ لوٹے گا تو کراہت تحریم کا مرتکب ہوگا، گناہ گار ہوگا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب في إطالۃ الرکوع للجائي، ج۲، ص۲٤۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: (۳۲) رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے۔ (4) "فتح القدیر"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۱، ۲۵۹. (فتح القدیر)

مسئلہ ۹٤: رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔ (5) "الھدایۃ"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۱، ص۵۰. (ہدایہ) حدیث میں ہے: ''اس شخص کی نماز نا کافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔'' (6) "سنن أبي داود"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ في الرکوع و السجود، الحدیث: ۸۵۵، ص۱۲۸٦. یہ حدیث ابوداود و ترمذی و نَسائی و ابن ماجہ و دارمی نے ابو مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمھیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔'' (7) "صحیح البخاري"، کتاب الأذان، باب الخشوع في الصلاۃ، الحدیث: ۷٤۲، ص۵۹. اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۵: (۳۳) عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کردے۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۷٤. (عالمگیری)

مسئلہ ۹٦: تین بار تسبیح ادنیٰ (2) (کم از کم۔) درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد (3) (مثلاً پانچ، سات، نو۔) پر ہو، ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کرے۔ (4) "فتح القدیر"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۱، ص۲۵۹. (فتح القدیر) حلیہ میں عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالٰی عنہ وغیرہ سے ہے کہ ''امام کے لیے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے۔'' (5) ("حلیۃ"،) حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جب کوئی رکوع کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے تو اس کا رکوع تمام ہوگیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے تو سجدہ پورا ہوگیا اور یہ ادنی درجہ ہے۔'' (6) "جامع الترمذي"، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء في التسبیح في الرکوع و السجود، الحدیث: ۲٦۱، ص۱٦٦٤. اس کو ابوداود اور ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۷: (۳٤) رکوع سے جب اٹھے، تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے۔ (7) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۳. (عالمگیری)

مسئلہ ۹۸: (۳۵) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کی ہ کو ساکن پڑھے، اس پر حرکت ظاہر نہ کرے، نہ دال کو بڑھائے۔ (8) المرجع السابق، ص ۷۵. (عالمگیری)

(۳۶) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہنا اور

(۳۷) مقتدی کے لیے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنا اور

(۳۸) منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ ۹۹: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر واو ہونا بہتر ہے اور اَللّٰهُمَّ ہونا اس سے بہتر اور سب میں بہتر یہ ہے کہ دونوں ہوں۔ (9) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲٤٦. یعنی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الحمد. ۱۲ (درمختار) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہے، تو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا، اس کے اگلے گناہ کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (1) "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب فضل اللّٰهم ربنا لك الحمد، الحديث: ۷۹٦، ص٦٣. اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۰: منفرد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتا ہوا رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہے۔ (2) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲٤٧. (درمختار)

(۳۹) سجدہ کے لیے اور

(۴۰) سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور

(۴۱) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا اور

(۴۲) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا

مسئلہ ۱۰۱: (۴۳) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر

(۴۴) ہاتھ پھر

(۴۵) ناک پھر

(۴۶) پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی

(۴۷) پہلے پیشانی اٹھائے پھر

(۴۸) ناک پھر

(۴۹) ہاتھ پھر

(۵۰) گھٹنے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۵. (عالمگیری)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کو جاتے، تو پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ اور جب اٹھتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے۔ (4) "سنن ابي داود"، كتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه، الحديث: ۸۳۸، ص۱۲۸٥. اصحاب سُنَن اربعہ اور

دارمی نے اس حدیث کو وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۲: (۵۱) مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں، (۵۲) اور پیٹ رانوں سے (۵۳) اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔ (1) "الهداية"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۵۱. و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۷. (ہدایہ، عالمگیری، درمختار) (۵۴) حدیث میں ہے، جس کو بُخاری و مُسلِم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "سجدہ میں اعتدال کرے اور کُتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے۔" (2) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحديث: ۱۱۰۲، ص ۷۵۵. اور صحیح مُسلِم میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جب تو سجدہ کرے، تو ہتھیلی کو زمین پر رکھ دے اور کہنیاں اٹھالے۔" (3) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحديث: ۱۱۰۴، ص ۷۵۵. ابوداود نے اُم المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دُور رکھتے، یہاں تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا، تو گزر جاتا۔" (4) "سنن ابي داود"، كتاب الصلاة، باب صفة السجود، الحديث: ۸۹۸، ص ۱۲۸۹. اور مُسلِم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے، دوسری روایت بُخاری و مُسلِم کی عبداللہ بن مالک ابن بحلینہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے، یہاں تک کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہوتی۔ (5) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحديث: ۱۱۰۵، ص ۷۵۵.

مسئلہ ۱۰۳: (۵۵) عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے، (۵۶) اور پیٹ ران سے، (۵۷) اور ران پنڈلیوں سے، (۵۸) اور پنڈلیاں زمین سے۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۵. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰۴: (۵۹) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو، تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں۔ (7) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج ۲، ص ۲۴۷. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۵: اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا، تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر وہاں کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں اور وہاں دھول ہو اور عمامہ کو گرد سے بچانے کے لیے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں اور چہرے کو خاک سے بچانے کے لیے کیا، تو مکروہ ہے۔ (8) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۵. (درمختار)

مسئلہ ۱۰۶: اچکن (1) (ایک لمبا لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔) وغیرہ بچھا کر نماز پڑھے، تو اس کا اوپر کا حصّہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے۔ (2) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۵. (درمختار)

مسئلہ ۱۰۷: سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ و ممنوع ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج ۲، ص ۲۵۸. (درمختار) (۶۰) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا

اور داہنا کھڑا رکھنا، (۶۱) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، (۶۲) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رُو ہونا، (۶۳) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

مسئلہ ۱۰۸: (۶۴) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سُنّت۔ (4) انظر: "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الصلاة، باب مكروهات الصلاة، ج۷، ص۳۷٦. (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۰۹: (۶۵) جب دونوں سجدے کر لے تو رکعت کے لیے پنجوں کے بل، (۶۶) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھے، یہ سُنّت ہے، ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھا جب بھی حرج نہیں۔ (5) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج۲، ص۲٦۲ (درمختار، ردالمحتار) اب دوسری رکعت میں ثنا و تعوذ نہ پڑھے۔ (۶۷) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر، (۶۸) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، (۶۹) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، (۷۰) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے، (۷۱) اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، (۷۲) اور بائیں سرین پر بیٹھے، (۷۳) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا، (۷۴) اور بایاں بائیں پر، (۷۵) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی، (۷۶) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے، (۷۷) شہادت پر اشارہ کرنا، یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو بند کر لے، انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی کا حلقہ باندھے اور لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر رکھ دے اور سب اُنگلیاں سیدھی کر لے۔ حدیث میں ہے جس کو ابوداود ونسائی نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دُعا کرتے (تشہد میں کلمہ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے۔ (6) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب الاشارة في التشهد، الحديث: ۹۸۹، ص۱۲۹٦. نیز ترمذی ونسائی وبیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا، فرمایا: ''توحید کر۔ توحید کر'' (1) "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب ان الله حيي كريم، الحديث: ۳۵۵۷، ص۲۰۱۸ (ایک انگلی سے اشارہ کر)۔

مسئلہ ۱۱۰: (۷۸) قعدۂ اُولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اُٹھے، بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر، ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ (2) "غنية المتملي"، صفة الصلاة، ص۳۲۱. (غنیہ)

مسئلہ ۱۱۱: نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورۂ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا رہا، تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر سکوت نہ چاہیے۔ (3) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج۲، ص۲۷۰. (درمختار)

مسئلہ ۱۱۲: دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا اور تشہد بھی پڑھے۔ (4) المرجع السابق، ص۲۷۲. (درمختار) بعد (۷۹) تشہد دوسرے قعدہ میں دُرود شریف پڑھنا اور افضل وہ دُرود ہے، جو پہلے مذکور ہوا۔

مسئلہ ۱۱۳: دُرود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے

اسمائے طیبہ کے ساتھ لفظ سیّدنا کہنا بہتر ہے۔ (5) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في جواز الترحم على النبي ابتداء، ج٢، ص٢٧٤. (درمختار، ردالمحتار)

دُرود شریف کے فضائل و مسائل

دُرود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں، تبرکاً بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱: صحیح مُسلِم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار دُرود نازل فرمائے گا۔'' (6) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي صلّى الله عليه وسلم بعد التشهد، الحديث: ٩١٢، ص٧٤٣.

حدیث ۲: نَسائی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں: ''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ عزوجل اس پر دس دُرودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔'' (7)

"سنن النسائي"، كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي صلّى الله عليه وسلم، الحديث: ١٢٩٨، ص٢١٧٢.

حدیث ۳: امام احمد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں: ''جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار دُرود بھیجتے ہیں۔'' (1) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو، الحديث: ٦٧٦٦، ج٢، ص٦١٤.

حدیث ۴: درمختار میں بروایت اصبہانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے اَسّی (۸۰) برس کے گناہ محو فرما دے گا۔'' (2)

"الدرالمختار" كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص٢٨٤.

حدیث ۵: ترمذی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا، جس نے سب سے زیادہ مجھ پر دُرود بھیجا ہے۔'' (3) "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صلّى الله عليه وسلم، الحديث: ٤٨٤، ص١٦٩١.

حدیث ۶: نَسائی و دارمی اونھیں سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں، جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں۔ میری اُمّت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔'' (4) "سنن النسائي"، كتاب السهو، باب التسليم على النبي صلّى الله عليه وسلم، الحديث: ١٢٨٣، ص٢١٧٠.

حدیث ۷: ترمذی میں اُنھیں سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا۔'' (5) "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحديث: ٣٥٤٥، ص٢٠١٦. عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه (یعنی ان کی خدمت و اطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہوجاتا)۔

حدیث ۸: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''پورا بخیل وہ ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔'' (6) "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحديث: ٣٥٤٦، ص ٢٠١٦.

حدیث ۹: نسائی و دارمی نے روایت کی کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لائے اور بشاشت چہرۂ اقدس میں نمایاں تھی، فرمایا: ''میرے پاس جبریل آئے اور کہا!'' آپ کا ربّ فرماتا ہے: کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی اُمّت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے، میں اس پر دس بار دُرود بھیجوں گا اور آپ کی اُمّت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے، میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔'' (7) "سنن النسائي"، كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي صلّى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ١٢٩٦، ص ٢١٧١.

حدیث ۱۰: ترمذی شریف میں ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): میں بکثرت دُعا مانگتا ہوں، تو اس میں سے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دُرود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: ''جو تم چاہو۔'' عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: ''جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتری ہے۔'' میں نے عرض کی، نصف؟ فرمایا: ''جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمھارے لیے بھلائی ہے۔'' میں نے عرض کی، دو تہائی؟ فرمایا: ''جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتری ہے۔'' میں نے عرض کی، تو کُل دُرود ہی کے لیے مقرر کروں؟ فرمایا: ''ایسا ہے تو اللہ تمھارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔'' (1) "جامع الترمذي"، أبواب صفة القيامة، باب في الترغيب في ذكر اللّٰه... إلخ، الحديث: ٢٤٥٧، ص ١٨٩٩.

حدیث ۱۱: امام احمد رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو دُرود پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (2) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث رو يفع بن ثابت الأنصاري، الحديث: ١٦٩٨٨، ج٦، ص ٤٦. اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔'' (3) (اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے محبوب کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اوتار، جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔۱۲)

حدیث ۱۲: ترمذی نے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے، چڑھ نہیں سکتی، جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود نہ بھیجے۔'' (4) "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صلّى اللّٰه عليه وسلم، الحديث: ٤٨٦، ص ١٦٩٢.

مسئلہ ۱۱۴: عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سُنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج٢، ص ٢٧٦ ـ ٢٨١. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۵: گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے دُرود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی

خریدار پر ظاہر کرے، ناجائز ہے۔ یوہیں کسی بڑے کو دیکھ کر دُرود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے، اس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں، ناجائز ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: ھل نفع الصلاۃ عائد للمصلي... إلخ، ج۲، ص ۲۸۱. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۶: جہاں تک بھی ممکن ہو دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں (۱) روز جمعہ، (۲) شبِ جمعہ، (۳،۴) صبح و شام، (۵) مسجد میں جاتے، (۶) مسجد سے نکلتے وقت، (۷) بوقت زیارت روضۂ اطہر، (۸) صفا و مروہ پر، (۹) خطبہ میں، (۱۰) جواب اذان کے بعد، (۱۱) بوقت اقامت، (۱۲) دُعا کے اول آخر بیچ میں، (۱۳) دُعائے قنوت کے بعد، (۱۴) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد، (۱۵) اجتماع و فراق کے وقت، (۱۶) وضو کرتے وقت، (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، (۱۸) وعظ کہنے اور (۱۹) پڑھنے اور (۲۰) پڑھانے کے وقت، خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر، (۲۱) سوال و (۲۲) فتویٰ لکھتے وقت، (۲۳) تصنیف کے وقت، (۲۴) نکاح، (۲۵) اور منگنی، (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو دُرود ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: نصّ العلماء علی استحباب الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص ۲۸۱ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۷: اکثر لوگ آج کل دُرود شریف کے بدلے صلعم، عم، ؐ لکھتے ہیں، یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ یوہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ ؓ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جگہ ؒ لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے، جن کے نام محمد، احمد، علی حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر ؐ بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے، اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنی۔ (2) "حاشیۃ الطحطاوي" علی "الدرالمختار"، خطبۃ الکتاب، ج۱، ص۶ و "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الحظر و اباحۃ، ج۲۳، ص ۳۸۷. (طحطاوی وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۸: قعدۂ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں دُرود شریف پڑھنا نہیں، (۸۰) اور نوافل کے قعدۂ اُولیٰ میں بھی مسنون ہے۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص ۲۸۲. (درمختار) (۸۱) دُرود کے بعد دُعا پڑھنا۔

مسئلہ ۱۱۹ (۸۲) دُعا عربی زبان میں پڑھے، غیر عربی میں مکروہ ہے۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل، ج۲، ص ۲۸۵. (درمختار)

مسئلہ ۱۲۰: اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ کے لیے جب کہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دُعا مانگے، خاص اپنے ہی لیے نہ مانگے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب في الدعاء بغیر العربیۃ، ۲۸۶. (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۱: ماں باپ اور اساتذہ کے لیے مغفرت کی دُعا حرام ہے، جب کہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دُعائے مغفرت کو فقہا نے کُفر تک لکھا ہے، ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کے لیے ہدایت و توفیق کی دُعا کرے۔ (6) "الدرالمختار" و

"ردالمحتار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، ج٢، ص٢٨٨ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۲: محالات عادیہ ومحالات شرعیہ کی دُعا حرام ہے۔ (1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، ج٢، ص٢٨٨. (درمختار)

مسئلہ ۱۲۳: وہ دُعائیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ان کے ساتھ دُعا کرے، مگر ادعیہ قرآنیہ بہ نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (2) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج٢، ص٢٨٩. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۴: نماز میں ایسی دُعائیں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے، مثلاً اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ. (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في باب صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۵: مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دُعا یاد ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دُعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو، بلکہ وہ جو قلب میں حاضر ہو۔ (4) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج٢، ص٢٩٠. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۶: مستحب ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار نماز یہ دُعا پڑھے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ. (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في باب صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٦. (اے میرے پروردگار! تو مجھ کو اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا اور اے رب! تو میری دُعا قبول فرما، اے رب! تو میری اور میرے والدین اور ایمان والوں کی قیامت کے دن مغفرت فرما۔۱۲) (عالمگیری)

(۸۳) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا

(۸۴،۸۵) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ دوبار کہنا

(۸۶) پہلے داہنی طرف پھر

(۸۷) بائیں طرف۔

مسئلہ ۱۲۷: داہنی طرف سلام میں مونھ اتنا پھیرے کہ دہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في باب صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج١، ص٧٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۸: عَلَيْكُمُ السَّلام کہنا مکروہ ہے، یوہیں آخر میں وَ بَرَکَاتُہٗ ملانا بھی نہ چاہیے۔(1) (درمختار)

"الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۹۳.

مسئلہ ۱۲۹: (۸۸) سُنّت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔(۸۹) مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔(2) (درمختار)

"الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۹٤.

مسئلہ ۱۳۰: اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو، دوسرا دہنی طرف پھیرلے پھر بائیں طرف، سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر پہلے میں کسی طرف مونھ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف مونھ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا، تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہویا کلام نہ کیا ہو کہہ لے۔(3) (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج۲، ص۲۹۱. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۷.

مسئلہ ۱۳۱: امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو، البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے، بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کرکے سلام پھیرے۔(4) (درمختار)

"الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲٤٤.

مسئلہ ۱۳۲: امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے، یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام سے پیشتر قہقہہ لگایا، وضو جاتا رہے گا۔(5) (درمختار)

"الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج۲، ص۲۹۲.

مسئلہ ۱۳۳: مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں، مگر بضرورت مثلاً خوفِ حدث (6) (وضو کے ٹوٹ جانے کا خوف۔) ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا یا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔(7) (ردالمحتار)

"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج۲، ص۲۹۳.

مسئلہ ۱۳۴: پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا، اگرچہ علیکم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریکِ جماعت ہوا تو اقتدا صحیح نہ ہوئی، ہاں اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہو گئی۔(8) (ردالمحتار)

"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج۲، ص۲۹۲.

مسئلہ ۱۳۵: امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی، مگر عورت کی نیت نہ کرے، اگرچہ شریکِ جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے، جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لیے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔(1) (درمختار)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في وقت إدراك فضيلة... إلخ، ج۲، ص۲۹٤.

مسئلہ ۱۳۶: مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور اُن ملائکہ کی نیت کرے، نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی

نیت کرے اور منفرد صرف اُن فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ (2) "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۲۹۹. (درمختار)

مسئلہ ۱۳۷: (۹۰) سلام کے بعد سُنّت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونھ کر کے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔ (3) "الفتاوی الرضویة" (الحدیثة)، باب صفة الصلاۃ، ج٦، ص۱۹۰، ۲۰٤. (حلیہ، ذخیرہ)

مسئلہ ۱۳۸: منفرد بغیر انحراف اگر وہیں دُعا مانگے، تو جائز ہے۔ (4) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳۹: ظہر و مغرب وعشا کے بعد مختصر دُعاؤں پر اِکتفا کر کے سُنّت پڑھے، زیادہ طویل دُعاؤں میں مشغول نہ ہو۔ (5) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۱٤۰: فجر وعصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار و اوراد و ادعیہ پڑھنا چاہے پڑھے، مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دُعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر طویل دُعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں۔ (6) "الفتاوی الرضویة" (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱٤۱: سنتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جا کر پڑھے۔ (7) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۷. و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل، ج۲، ص۳۰۲. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱٤۲: جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے، اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے، یوہیں بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔ (8) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب: هل یفارقه الملکان؟، ج۲، ص۳۰۰. و "غنیة المتملي"، صفة الصلاۃ، ص۳٤۳. (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱٤۳: افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۷۷. (عالمگیری)

نماز کے مستحبات

(۱) حالت قیام میں موضع سجدہ (2) (سجدہ کی جگہ۔) کی طرف نظر کرنا۔

(۲) رکوع میں پُشت قدم کی طرف۔

(۳) سجدہ میں ناک کی طرف۔

(۴) قعدہ میں گود کی طرف۔

(۵) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف۔

(٦) دوسرے میں بائیں کی طرف۔

(۷) جماہی آئے تو مونھ بند کیے رہنا اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رُکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پُشت سے مونھ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پُشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے مونھ ڈھانکنا، مکروہ ہے۔ جماہی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔

(۸) مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔

(۹) عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔

(۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفعہ کرنا۔

(۱۱) جب مکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو امام ومقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔

(۱۲) جب مکبّر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۲، ص۲۱۴۔۲۱۶۔

(۱۳) دونوں پنجوں کے درمیان، قیام میں چار اُنگل کا فاصلہ ہونا۔

(۱۴) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔

(۱۵) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

نماز کے بعد ذکر و دعا

نماز کے بعد جو اذکار طویلہ احادیث میں وارد ہیں، وہ ظہر و مغرب و عشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سُنّت مختصر دُعا پر قناعت چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: ھل یفارقہ الملکان؟، ج۲، ص۳۰۰۔ (ردالمحتار)

تنبیہ: احادیث میں کسی دُعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لیے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قفل (2) (تالا۔) کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زائد کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت نہیں بلکہ اتمام ہے۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فیما لو زاد علی العدد... إلخ، ج۲، ص۳۰۲۔ (ردالمحتار) ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیت الکرسی، تینوں قُل ایک ایک بار پڑھے اور سُبْحَانَ اللہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلہِ ۳۳ بار، اَللہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور عصر و فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (4) (اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اوس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ملک وحمد ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ

زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔۱۲)

دس دس بار پڑھے بعد ہر نماز، پیشانی یعنی سر کے اگلے حصّہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ۔ (5) (اللہ (عزوجل) کے نام کی برکت سے کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمٰن و رحیم ہے، اے اللہ! تو مجھ سے غم و رنج کو دور کر دے۔۱۲) اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

حدیث ۱: ابوداود انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا، اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کیے جائیں۔'' (6) "سنن أبي داود"، كتاب العلم، باب في القصص، الحديث: ٣٦٦٧، ص ١٤٩٥.

حدیث ۲: ترمذی انہیں سے راوی، ارشاد ہوا کہ ''فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے، پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے، تو ایسا ہے جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا پورا۔'' (1) "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ماذكر ممّا يستحب من الجلوس في المسجد... إلخ، الحديث: ٥٨٦، ص ١٧٠٣.

حدیث ۳: بخاری و مسلم وغیرہما مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دُعا پڑھتے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ۔ (2) "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلوة، الحديث: ٨٤٤، ص ٦٧. دون قوله (وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ). (اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اے اللہ (عزوجل)! جسے تو عطا کرے، اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضا کا کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دیتا۔۱۲)

حدیث ٤: صحیح مسلم میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ''حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سلام پھیر کر، بلند آواز سے یہ دُعا پڑھتے۔''

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ ۔ (3) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ١٣٤٣، ص ٧٧٠. بتصرف و "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، الحديث: ٩٦٣، ج ١، ص ٢٨٧. (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے) (گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے نعمت و فضل ہے اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر بُرا مانیں۔۱۲)

حدیث ٥: صحیح بخاری و مسلم میں مروی، کہ فقرائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی! ''مال داروں

نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی''، ارشاد فرمایا: کیا سبب؟ لوگوں نے عرض کی، ''جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھادوں؟ جس سے ان لوگوں کو پالو جوتم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو، مگر وہ جو تمہاری طرح کرے، لوگوں نے عرض کی، ہاں یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ارشاد فرمایا کہ: ''ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، کہہ لیا کرو، ابوصالح کہتے ہیں کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی، ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مال داروں نے سُنا، تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا، ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔'' (1) ابوصالح کا کلام صرف مسلم میں ہے۔

(1) ''صحیح مسلم''، کتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذکر... إلخ، الحدیث: ۱۳۴۷، ص ۷۷۰.

حدیث ٦: صحیح مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں، جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔ ہر فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۴ بار۔'' (2)

(2) ''صحیح مسلم''، کتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذکر... إلخ، الحدیث: ۱۳۴۹، ص ۷۷۰.

حدیث ۷: صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے کہ یہ کُل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ کہہ کر سو پورے کرلے، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط، تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی، اگرچہ دریا کے جھاگ کی مثل ہوں۔'' (3)

(3) ''صحیح مسلم''، کتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذکر... إلخ، الحدیث: ۱۳۵۲، ص ۷۷۰.

حدیث ۸: بیہقی شُعَب الایمان میں راوی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی منبر پر فرماتے سنا، جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے، اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔'' (4)

(4) ''شعب الإیمان''، باب في تعظیم القرآن، فصل في فضائل السور والآیات، الحدیث: ۲۳۹۵، ج ۲، ص ۴۵۸.

حدیث ۹: امام احمد عبدالرحمٰن بن غنم سے اور ترمذی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے، دس بار جو یہ پڑھ لے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط.

اس کے لیے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس گناہ محو کیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دُعا اس کے لیے ہر برائی اور شیطان رجیم سے حفظ ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے، مگر وہ جو اس سے افضل کہے، تو یہ بڑھ جائے گا۔" (1) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبدالرحمٰن بن غنم الأشعري، الحديث: ١٨٠١٢، ج٦، ص٢٨٩. دوسری روایت میں فجر و عصر آیا ہے۔ (2) "الترغيب و الترهيب"، الترغيب في أذكار... إلخ، ج١، ص١٨٠.

اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔

حدیث ۱۰: امام احمد و ابوداود و نسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: "اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں"۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں بھی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو محبوب رکھتا ہوں، فرمایا: "تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا، چھوڑنا نہیں۔"

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ (3)

"سنن النسائي"، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، الحديث: ١٣٠٤، ص٢١٧٢.

اے پروردگار تو اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔۱۲

حدیث ۱۱: ترمذی امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا، ایک صاحب نے کہا، اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو، اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ "کیا وہ قوم نہ بتادوں، جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں، جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے، پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے، وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔" (4) "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب ١٠٨، الحديث: ٣٥٦١، ص٢٠١٨.

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط ﴾ (5)

پ٢٩، المزمل: ٢٠.

"قرآن سے جو میسر آئے پڑھو۔"

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ ﴾ (1)

پ۹، الاعراف: ۲۰٤.

''جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سُنو اور چپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔''

حدیث ۱ تا ۳: امام بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز نہیں۔'' (2) "صحیح البخاري"، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة... إلخ، الحديث: ۷۵٦، ص ٦۰. یعنی نماز کامل نہیں، چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ((فَهِيَ خِدَاجٌ)) (3) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب وجوب القراءة الفاتحة... إلخ، الحديث: ۸۷۸، ص ۷٤۰. وہ نماز ناقص ہے، یہ حکم اس کے لیے ہے جو امام ہو یا تنہا پڑھتا ہو اور مقتدی کو خود پڑھنا نہیں، بلکہ امام کی قراءت اس کی قراءت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت، اس کی قراءت ہے۔'' (4) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ١٤٦٤٩، ج٥، ص ۱۰۰. اس حدیث کو امام محمد اور ترمذی و حاکم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسی کے مثل امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی امام حلبی نے فرمایا: کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ٤ تا ٦: امام ابو جعفر شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ بن عمر و زید بن ثابت و جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا: ''امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کر۔'' (5)

"شرح معاني الآثار"، كتاب الصلاة، باب القراءة خلف الإمام، الحديث: ۱۲۷۸، ج۱، ص ۲۸٤.

حدیث ۷: امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مؤطا میں روایت کی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال ہوا، فرمایا: ''خاموش رہ کہ نماز میں شغل ہے اور امام کی قراءت تجھے کافی ہے۔'' (6)

"الموطأ"، باب القراءة في الصلاة خلف الإمام، الحديث: ۱۱۹، ص ٦۲.

حدیث ۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قراءت کرے، اس کے مونھ میں انگارا ہو۔'' (7) مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، باب من كره القراءة خلف الإمام، الحديث: ۷، ج۱، ص ٤۱۲.

حدیث ۹: امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے، کاش اس کے مونھ میں پتھر ہو۔'' (8) مصنف عبدالرزاق، باب القراءة خلف الإمام، الحديث: ۲۸۰۸، ج۲، ص ۹۰.

حدیث ۱۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، کہ فرمایا: ''جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اس نے فطرت سے خطا کی۔'' (1) مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، باب من كره القراءة خلف الإمام، الحديث: ٦، ج۱، ص ٤۱۲.

احکامِ فقہیہ

یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ قراءت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً ثقلِ سماعت شوروغل نہ ہو تو خود سُن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو، تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح جن معاملات میں نطق کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے، مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا، طلاق، عتاق، استثنا، آیت سجدہ پڑھنے پر سجدۂ تلاوت واجب ہونا۔

مسئلہ ۱: فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، ج۲، ص۳۰۵. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: جہر کے یہ معنیٰ ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سُن سکے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب في الکلام علی الجھر و المخافتۃ، ج۲، ص۳۰۸. (عامۂ کتب)

مسئلہ ۳: اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سُن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، ج۲، ص۳۰۸. (درمختار)

مسئلہ ۴: حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، ج۲، ص۳۰٤. (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اُسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔ (6) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، ج۲، ص۳۰٤. (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ (7) (قرآن پاک کی سب سے لمبی آیت، سورۃ البقرہ، پارہ تیسرا، آیت ۲۸۲۔) اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں بعض، تو جائز ہے، جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا، بقدر تین آیت کے ہو۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج۱، ص٦٩. (عالمگیری)

مسئلہ ۷: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، ج۲، ص۳۰٦. (درمختار)

مسئلہ ۸: جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (3) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۹: جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سرّی کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگرچہ رات میں ادا کرے۔ (4) المرجع السابق، ص۳۰۷، و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۷۲. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰: چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورت بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور

ایک میں بھول گیا ہے، تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قراءت سورت جاتی رہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے، جہری نماز ہو تو فاتحہ و سورت جہراً پڑھے ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدۂ سہو کرے اور قصداً چھوڑی تو اعادہ کرے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، و مطلب في الکلام علی الجہر و المخافتۃ، ج۲، ص ۳۱۰. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، مطلب: تحقیق مھم فیما لو تذکر... إلخ، ج۲، ص ۳۱۱. (درمختار)

مسئلہ ۱۲: فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے، یوہیں اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، نماز نہ ہوگی۔ (7) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجب عین ہے۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، ج۲، ص ۳۱۵. (درمختار)

مسئلہ ۱۴: بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمیع قرآن سے افضل ہے۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، مطلب: السنۃ تکون سنۃ عین... إلخ، ج۲، ص ۳۱۵. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصّل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (3) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص ۷۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے، خواہ سفر میں ہو یا حضر (4) (حالتِ اقامت۔) میں، یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کر سکتا، تو اس کی بھی اجازت ہے، مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے، تو یہی کرے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، فصل في القراءۃ، کتاب الصلاۃ، مطلب: السنۃ تکون سنۃ عین... إلخ، ج۲، ص ۳۱۷. (درمختار، ردالمحتار) مگر بعد بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۷: سنت فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف واجبات پر اقتصار کرے، ثنا و تعوذ کو ترک کرے اور رکوع سجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اِکتفا کرے۔ (6) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، مطلب: السنۃ تکون سنۃ عین و سنۃ کفایۃ، ج۲، ص ۳۱۷. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں

اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراءۃ، ج۲، ص۳۱۷. (درمختار وغیرہ)

فائدہ: حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصے ہیں، سورۂ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔

مسئلہ ۱۹: عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے، جب بھی صواب یہ ہے کہ قراءت مسنونہ کو پورا کرے، جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔ (8) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: وتر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی دوسری میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ o تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط پڑھی ہے، لہٰذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۸. (عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ کی جگہ اِنَّا اَنْزَلْنَا۔

مسئلہ ۲۱: قراءت مسنونہ پر زیادت نہ کرے، جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں۔ (2) المرجع السابق. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل في القراءۃ، مطلب: السنة تکون سنة... إلخ، ج۲، ص۳۲۰. (درمختار، ردالمحتار) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام و سخت حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳: ساتوں قراٰتیں جائز ہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے نا آشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے، جیسے ہمارے یہاں قراءت امام عاصم بروایتِ حفص رائج ہے، لہٰذا یہی پڑھے۔ (4) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی، دوسری میں ایک تہائی۔ (5) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا، مثلاً پہلی میں چالیس (۴۰) آیتیں، دوسری میں تین تو بھی مضایقہ نہیں، مگر بہتر نہیں۔ (6) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل في القراءۃ و مطلب: السنة تکون سنة عین... إلخ، ج۲، ص۳۲۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی پچھلی رکعت کی قراءت دوسری سے قدرے زیادہ ہو، یہی حکم جمعہ و عیدین کا بھی ہے۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٧٨. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: سنن و نوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔ (2) "منية المصلي"، مقدار القراءة في الصلاة، ص ٣٠٠. (منیہ)

مسئلہ ۲۸: دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ بیّن (3) (واضح۔ صاف۔) فرق معلوم ہوتا ہو اوراس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھی اور دوسری میں لم یکن تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ٢، ص ٣٢٢. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: جمعہ و عیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ دوسری میں هَلْ اَتٰىكَ پڑھنا سنت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ثابت ہے، یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ٣٢٤. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، مکروہ ہے، مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے، مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کرلے۔ (6) المرجع السابق، ص ٣٢٥. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) و ترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے تو مقتدی و امام اس کے ملنے اوراس سے بچنے کی دُعا نہ کریں، نوافل با جماعت کا بھی یہی حکم ہے، ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دُعا کرسکتا ہے۔ (7) المرجع السابق، ص ٣٢٧. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں پوری قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھی، تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلاقصد وہی پہلی سورت شروع کردی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی، تو وہی پہلی پڑھے۔ (8) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ٢، ص ٣٢٩. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، بلاکراہت جائز ہے۔ (1) "غنية المتملي"، فيما يكره من القران في الصلاة وما لا يكره... إلخ، ص ٤٩٤. موضحاً. (غنیہ)

مسئلہ ۳۴: ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کرلیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد الٓمّ سے شروع کرے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٧٩. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں، اگرچہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں، مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا، تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل في القراء ۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج۲، ص۳۲۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت، مثلاً پہلی میں اَفَحَسِبْتُمْ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ، تو حرج نہیں۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الرابع، ج۱، ص۷۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں، بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں، تو مکروہ ہے۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل في القراء ۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج۲، ص۳۳۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں، جیسے وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّـآ اَنْزَلْنـٰـهُ پڑھنے میں حرج نہیں اور اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا نہ چاہیے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراء ۃ، ج۲، ص۳۳۰. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۹: قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراء ۃ، ج۲، ص۳۳۰. (درمختار) اس کے لیے سخت وعید آئی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اُلٹ دے۔'' (8) ("الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، باب، القراء ۃ ج۶، ص۲۳۹.) اور بھول کر ہو تو نہ گناہ، نہ سجدۂ سہو۔

مسئلہ ۴۰: بچوں کی آسانی کے لیے پارۂ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔ (1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراء ۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج۲، ص۳۳۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ یا تَبَّتْ شروع کر دی، اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر اِذَا جَآءَ پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل في القراء ۃ، ج۲، ص۳۳۰. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۲: بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا افضل ہے اور جز وسورت اور پوری سورت میں

افضل وہ ہے جس میں زیادہ آیتیں ہوں۔ (3) المرجع السابق، ص ۳۳۱. (درمختار)

مسئلہ ۴۳: رکوع کے لیے تکبیر کہی، مگر ابھی رکوع میں نہ گیا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ جھکا تھا کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے، کچھ حرج نہیں۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۹. (عالمگیری)

مسائل قراءت بیرون نماز

مسئلہ ۴۴: قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور سب عبادت ہیں۔ (5) "غنیۃ المتملي"، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص ۴۹۵.

مسئلہ ۴۵: مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا مستحب ہے (6) (تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں۔ اور بے شک بہار شریعت میں واجب چھپا ہے جس پر غنیہ کا حوالہ ہے، حالانکہ غنیہ مطبوعہ رحیمیہ ص ۴۶۳ میں ہے التعوذ یستحب مرۃ واحدۃ ما لم یفصل بعمل دنیوی. (ایک مرتبہ تعوذ پڑھنا مستحب ہے جب تک اس تلاوت میں کوئی دنیاوی کام حائل نہ ہو۔ت) تو معلوم ہوا کہ بہار شریعت میں بہت سے مسائل جو ناشرین کی غفلتوں کی وجہ سے غلط چھپ گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ (فتاوی فیض الرسول، ج ۱، ص ۳۵۱)) اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت، ورنہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے تو اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، جیسے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تو اس صورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب مؤکد ہے، درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمۂ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے، اَعُوْذُ بِاللّٰه پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔ (1) "غنیۃ المتملي"، القراءۃ خارج الصلاۃ، ص ۴۹۵. (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۴۶: سورۂ براءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰه کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت براءت آ گئی تو تسمیہ، پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (2) المرجع السابق (غنیہ) اور اس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتداً بھی پڑھے، جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے، یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۴۷: گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اوّل شب کو، کہ حدیث میں ہے: "جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا، شام تک فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا، صبح تک استغفار کرتے ہیں۔" اس حدیث کو دارمی نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔ (3) المرجع السابق، ص ۴۹۶. (غنیہ)

مسئلہ ۴۸: تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلافِ اَولیٰ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔" (4) "سنن أبي داود"، کتاب شھر رمضان، باب تحزیب القرآن،

الحديث: ١٣٩٤، ص١٣٢٧. اس حدیث کو ابوداود و ترمذی و نسائی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

مسئلہ ۴۹: جب ختم ہو تو تین بار **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھنا بہتر ہے، اگرچہ تراویح میں ہو، البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے، تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔(5) "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٦. **(غنیہ وغیرہا)**

مسئلہ ۵۰: لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور مونھ کھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔(6) المرجع السابق. **(غنیہ)**

مسئلہ ۵۱: غسل خانہ اور مواضعِ نجاست(7) (نجاست کی جگہوں۔) میں قرآن مجید پڑھنا، ناجائز ہے۔(8) "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٦. **(غنیہ)**

مسئلہ ۵۲: جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سُننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔(1) "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٧، و "الفتاوى الرضوية (الجديدة)"، باب آداب، ج٢٣، ص٣٥٢. **(غنیہ، فتاویٰ رضویہ)**

مسئلہ ۵۳: مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔(2) "الدرالمختار" **(درمختار وغیرہ)**

مسئلہ ۵۴: بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا، تو اس پر گناہ۔(3) "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص٤٩٧. **(غنیہ)**

مسئلہ ۵۵: جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔(4) المرجع السابق. **(غنیہ)**

مسئلہ ۵۶: قرآن مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔(5) المرجع السابق. **(غنیہ)**

مسئلہ ۵۷: تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی، بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے، تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔(6) المرجع السابق. **(غنیہ)**

مسئلہ ۵۸: عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے، کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلاضرورت سُنانے کی اجازت نہیں۔(7) المرجع السابق. **(غنیہ)**

مسئلہ ۵۹: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے، تو

اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔'' (1) "جامع الترمذي"، أبواب فضائل القرآن، الحديث: ٢٩١٦، ص ١٩٤٤. اس حدیث کو ابوداود و ترمذی نے روایت کیا، دوسری روایت میں ہے، ''جو قرآن پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔'' (2) "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نسيه، الحديث: ١٤٧٤، ص ١٣٣٢. اس حدیث کو ابوداود و دارمی و نسائی نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ: ''اندھا ہو کر اُٹھے گا۔'' (3) قرآن مجید میں ہے: ﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ الآیة ﴾ پ ١٦، طٰهٰ: ١٢٤. ''جو میرے ذکر یعنی قرآن سے منہ پھیرے گا سو اس کے لئے تنگ عیش ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے، کہے گا، اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا میں تو تھا انکھیارا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یوہیں آئی تھیں تیرے پاس ہماری آیتیں سو تُو نے انھیں بُھلا دیا اور ایسے ہی آج تُو بُھلا دیا جائے گا کہ کوئی تیری خبر نہ لے گا۔'' (مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوی رضویہ'' میں فرماتے ہیں: ''وہ قرآن مجید بھول جائے اور ان وعیدوں کا مستحق ہو، جو اس باب میں وارد ہوئیں، پھر آپ نے مذکورہ آیہ و ترجمہ لکھا۔ ("الفتاوى الرضوية (الحديدة)"، ج ٢٣، ص ٦٤٦))

مسئلہ ٦٠: جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (4) "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص ٤٩٨. (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مُصحف شریف اپنے پاس عاریت ہے، اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے، بتا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ٦١: قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپے ہیں مکروہ ہے، کہ اس میں تحقیر کی صورت ہے۔ (5) المرجع السابق. (غنیہ) بلکہ حمائل (6) (چھوٹے سائز کا قرآن جسے گلے میں لٹکاتے ہیں۔) بھی نہ چاہیے۔

مسئلہ ٦٢: قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (7) "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص ٤٩٧. (غنیہ)

مسئلہ ٦٣: دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مُصحف شریف کو مطلا (8) (سونے سے آراستہ۔) کرنے میں حرج نہیں۔ (9) "غنية المتملي"، القراءة خارج الصلاة، ص ٤٩٨. (غنیہ) بلکہ بہ نیت تعظیم مستحب ہے۔

قراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔

مسئلہ ١: اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں، مثلاً لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتِكُمْ، نَعْبُدُ اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو، تو احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے، مثلاً ﴿ عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ ﴾ (1) پ ١٦، طٰهٰ: ١٢١. میں میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا اور ﴿ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ (2) پ ٢٢، فاطر: ٢٨. میں جلالت کو رفع اور العلما کو زبر پڑھا اور ﴿ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴾ (3) پ ١٩، النمل: ٥٨. میں ذال کو زیر پڑھا، ﴿ اِیَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ (4) پ ١، الفاتحة: ٤. میں کاف کو زیر پڑھا، ﴿ اَلْمُصَوِّرُ ﴾ (5) پ ٢٨، الحشر: ٢٤. کے

واؤ کو زبر پڑھا۔[6] "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۱. و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج۲، ص۴۷۳. (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾[7] پ۱، الفاتحة: ٤. میں ی پر تشدید نہ پڑھی، ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾[8] پ۱، الفاتحة: ۱. میں ب پر تشدید نہ پڑھی، ﴿ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلاً ﴾[9] پ۲۲، الاحزاب: ٦۱. میں ت پر تشدید نہ پڑھی، نماز ہوگئی۔[10] "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۱. و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها مطلب: مسائل زلة القارئ، ج۲، ص۴۷۴. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مخفف کو مشدد پڑھا جیسے ﴿ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ ﴾[11] پ۲۴، الزمر: ۳۲. میں ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھا یا ادغام ترک کیا جیسے ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ ﴾[12] پ۱، الفاتحة: ۵. میں لام ظاہر کیا، نماز ہو جائے گی۔[13] "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۱. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة... إلخ، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج۲، ص۴۷۵. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ٤: حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے ﴿ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾[1] پ۲۱، لقمان: ۱۷. میں ر کے بعد ی زیادہ کی، ﴿ هُمُ الَّذِيْنَ ﴾[2] پ۲۸، المنافقون: ۷. میں میم کو جزم کر کے الف ظاہر کیا اور اگر معنی فاسد ہو جائیں، جیسے ﴿ زَرَابِيُّ ﴾[3] پ۳۰، الغاشية: ۱٦. کو زَرَابِيْب، ﴿ مَثَانِيَ ﴾[4] پ۲۳، الزمر: ۲۳. کو مثانین پڑھا، تو نماز فاسد ہو جائیگی۔[5] "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۷۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۵: کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، جیسے ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ یو ہیں کلمہ کے بعض حرف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں، یو ہیں وقف و ابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفسد نہیں، اگرچہ وقف لازم ہو مثلاً ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾[6] پ۳۰، البروج: ۱۱. پر وقف کیا، پھر پڑھا ﴿ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ط ﴾[7] پ۳۰، البينة: ۷. یا ﴿ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴾[8] پ۲۸، الحشر: ۲۰. پر وقف نہ کیا اور ﴿ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ ﴾[9] پ۲۴، المومن: ۷. پڑھ دیا اور ﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ ﴾[10] پ۳، آل عمران: ۱۸. پر وقف کر کے اِلَّا هُوَ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔[11] "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج۱، ص۷۹،۸۲. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ٦: کوئی کلمہ زیادہ کر دیا، تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں، اگر معنی فاسد ہو جائیں گے، نماز جاتی رہے گی، جیسے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ اور اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا وَجَمَالًا اور اگر معنی متغیر نہ ہوں، تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو، جیسے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا اور فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ تُفَّاحٌ وَّ رُمَّانٌ ۔[12] "الفتاوی الهندية"، كتاب

الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے ﴿ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ﴾ (13) پ ۲۵، الشوریٰ: ۴۰. میں دوسرے سَيِّئَةٌ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں، جیسے ﴿ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴾ (1) (پ ۳۰، الانشقاق: ۲۰.) میں لَا نہ پڑھا، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، ومایکرہ فیھا، مطلب: مسائل زلۃ القاری، ج ۲، ص ۴۷۶. (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: کوئی حرف کم کر دیا اور معنی فاسد ہوں جیسے خَلَقْنَا بلا خ کے اور جَعَلْنَا بغیر ج کے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنی فاسد نہ ہوں مثلاً بر وجہ ترخیم شرائط کے ساتھ حذف کیا جیسے یَا مَالِکُ میں یَا مَالِ پڑھا تو فاسد نہ ہوگی، یوہیں تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا میں تعالَ پڑھا، ہو جائے گی۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، ومایکرہ فیھا، مطلب: مسائل زلۃ القاری، ج ۲، ص ۴۷۶. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا، اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی جیسے عَلِيْمٌ کی جگہ حَكِيْمٌ، اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے ﴿ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴾ (4) پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۴. میں فَاعِلِيْنَ کی جگہ غَافِلِيْنَ پڑھا، اگر نسب میں غلطی کی اور منسوب الیہ قرآن میں نہیں ہے، نماز فاسد ہوگئی جیسے مَرْيَمُ ابْنَةُ غَيْلَانَ پڑھا اور قرآن میں ہے تو فاسد نہ ہوئی جیسے مَرْيَمُ ابْنَةُ لُقْمَانَ۔ (5) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں، نماز فاسد ہے ورنہ نہیں، جیسے ﴿قَسْوَرَةٍ﴾ (6) پ ۲۹، المدثر: ۵۱. کو قَوْسَرَةٍ پڑھا، عَصْفٍ کی جگہ عَفْصٍ پڑھا، فاسد ہوگئی اور اِنْفَجَرَتْ کو اِنْفَرَجَتْ پڑھا تو نہیں، یہی حکم کلمہ کی تقدیم تاخیر کا ہے، جیسے ﴿لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ﴾ (7) پ ۱۲، ھود: ۱۰۶. میں شَهِيْقٌ کو زَفِيْرٌ پر مقدم کیا، فاسد نہ ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ پڑھا، فاسد ہوگئی۔ (8) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے ﴿ وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ ﴾ (9) پ ۳۰، العصر: ۱۔۲. پر وقف کر کے ﴿ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ ﴾ (10) پ ۳۰، المطففین: ۲۲. پڑھا، یا ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ پر وقف کیا، پھر پڑھا ﴿ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ ﴾ (1) پ ۳۰، البینۃ: ۶. نماز ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے یہی مثال ورنہ نہیں جیسے ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ ﴾ (2) پ ۱۶، الکھف: ۱۰۷. کی جگہ فَلَهُمْ جَزَآءَنِ الْحُسْنٰى پڑھا، نماز ہوگئی۔ (3) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: کسی کلمہ کو مکرر پڑھا، تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی جیسے رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مٰلِكِ مٰلِكِ

يَوۡمِ الدِّيۡنِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کا رب مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرّر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرّر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلوة، ومایکرہ فیھا، مطلب: إذا قرأ قولہ... إلخ، ج۲، ص٤٧٨. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے، اس پر کوشش کرنا ضروری ہے، اگر لاپرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ وعلما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں، تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی، اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم اس کی تفصیل باب الامامۃ میں مذکور ہوگی۔

مسئلہ ۱٤: ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں، ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س ش، ز ج، ق ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔

مسئلہ ۱۵: مد، غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا، تو نماز ہو جائے گی۔ (5) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۱. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱٦: لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سُننا بھی حرام، مگر مدو لین (6) (واو، ی، الف ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہوتو اس کو مدو لین کہتے ہیں۔یعنی واو کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر الف کے پہلے زبر۔۱۲) میں لحن ہوا، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (7) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۲. (عالمگیری) اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے۔

مسئلہ ۱۷: اللہ عزوجل کے لیے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ (8) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۲.

اِمامت کا بیان

حدیث ۱: ابوداود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کے اچھے لوگ اذان کہیں اور ''قُرّا'' اِمامت کریں۔'' (1) "سنن أبي داود"، کتاب الصلاۃ، باب من أحق با لإمامۃ، الحدیث: ٥٩٠، ص١٢٦٧. (کہ اس زمانہ میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا)۔

حدیث ۲: صحیح مسلم کی روایت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ اِمامت کا زیادہ مستحق اقرء ہے (2) "صحیح مسلم"، کتاب المساجد... إلخ، باب من أحق بالإمامۃ الحدیث: ١٥٢٩، ص٧٨٢. یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا۔

حدیث ۳: ابوالشیخ کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرمایا: ''امام و مؤذن کو ان سب کی برابر ثواب ہے، جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔'' (3) "کنزالعمال"، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ٢٠٣٧٠، ج٧، ص٢٣٩.

حدیث ٤: ابوداود و ترمذی روایت کرتے ہیں کہ ابوعطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ: ''مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے تھے، ایک دن نماز کا وقت آگیا، ہم نے کہا: آگے بڑھیے، نماز پڑھایئے، فرمایا: اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتادوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا

ہے کہ فرماتے ہیں: ''جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے، تو اُن کی اِمامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہیں میں کا کوئی اِمامت کرے۔'' (4) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب امامة الزائر، الحديث: ٥٩٦، ص١٢٦٨. و "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن زار قوما فلا يصل بهم، الحديث: ٣٥٦، ص١٦٧٥.

حدیث ۵: ترمذی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ''تین شخصوں کی نماز کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی، بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی اِمامت سے کراہیت کرتے ہوں۔'' (5) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن أمّ قوما وهم له كارهون، الحديث: ٣٦٠، ص١٦٧٦. (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)۔

حدیث ٦: ابن ماجہ کی روایت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں ہے، کہ ''تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی، ایک وہ شخص کہ قوم کی اِمامت کرے اور وہ لوگ اس کو بُرا جانتے ہوں اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔'' (6) "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلاة... إلخ، باب من أمّ قوما وهم له كارهون، الحديث: ٩٧١، ص٢٥٣٤.

حدیث ۷: ابوداود و ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہیت کرتے ہوں اور وہ شخص کہ نماز کو پیٹھ دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا۔'' (1) "سنن ابن ماجه"، أبواب اقامة... إلخ، باب من أمّ... إلخ، الحديث: ٩٧٠، ص٢٥٣٤. عن عبدالله بن عمرو.

حدیث ۸: امام احمد و ابن ماجہ سلامہ بنت الحر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''قیامت کی علامات سے ہے کہ باہم اہلِ مسجد اِمامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے، کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کو نماز پڑھاوے۔'' (2) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في كراهية التدافع عن الإمامة، الحديث: ٥٨١، ص١٢٦٧. (یعنی کسی میں اِمامت کی صلاحیت نہ ہوگی)۔

حدیث ۹: بخاری کے علاوہ صحاح ستہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''کسی کے گھر یا اسکی سلطنت میں اِمامت نہ کی جائے، نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے، مگر اس کی اجازت سے۔'' (3) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، الحديث: ١٥٣٤، ص٧٨٢.

حدیث ۱۰: بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔'' (4) "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه... إلخ، الحديث: ٧٠٣، ص٥٦. بتصرف قليل.

حدیث ۱۱: امام بخاری ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ

"میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں، لہٰذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں کہ جانتا ہوں، اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے۔" (5) "صحیح البخاري"، كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة... إلخ، الحديث: ٧٠٧، ص٥٦.

حدیث ۱۲: صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: کہ "ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے، ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، رکوع و سجود و قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔" (6) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع... إلخ، الحديث: ٩٦١، ص٧٤٦.

حدیث ۱۳: امام مالک کی روایت انہیں سے اس طرح ہے، کہ فرمایا: کہ "جو امام سے پہلے اپنا سر اُٹھاتا اور جھکاتا ہے، اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔" (1) "الموطا" لإمام مالك، كتاب الصلاة، باب ما يفعل من رفع رأسه قبل الإمام، الحديث: ٢١٢، ج١، ص١٠٢. عن أبي هريرة رضي الله عنه.

حدیث ۱۴: بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "کیا جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھاتا ہے، اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے؟" (2) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع... إلخ، الحديث: ٩٦٣، ص٧٤٦. بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث لینے کے لیے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے، مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر ان کا مونھ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور انہوں نے دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا، دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا مونھ گدھے کا سا ہے، انہوں نے کہا، "صاحب زادے! امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد (3) (بعض راویوں کی عدم صحت کے باعث دور از قیاس۔) جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی، تو میرا مونھ ایسا ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔" (4) "مرقاة المفاتيح"، كتاب الصلاة، تحت الحديث: ١١٤١، ج٣، ص٢٢١. لم يذكر النووي.

حدیث ۱۵: ابو داود ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ "تین باتیں کسی کو حلال نہیں، جو کسی قوم کی اِمامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دُعا کرے، اُنہیں چھوڑ دے، ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، بلکہ ہلکا ہولے یعنی فارغ ہو لے۔" (5) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجال وهو حاقن، الحديث: ٩٠، ص١٢٢٨.

احکام فقہیّہ

اِمامت کبریٰ کا بیان حصّہ عقائد میں مذکور ہوا۔ اس باب میں امامتِ صغریٰ یعنی اِمامت نماز کے مسائل بیان کیے جائیں گے، اِمامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

(شرائط اِمامت)

مسئلہ ۱: مرد غیر معذور کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں:

(۱) اسلام۔

(۲) بلوغ۔

(۳) عاقِل ہونا۔

(۴) مرد ہونا۔

(۵) قراءت۔

(۶) معذور نہ ہونا۔(1) "نور الإيضاح" كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص۷۳.

مسئلہ ۲: عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی امام ہوسکتی ہے، اگرچہ مکروہ ہے۔(2)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج۲، ص۳۳۷، ۳۶۵. (عامۂ کتب)

مسئلہ ۳: نابالغوں کے امام کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی اِمامت کرسکتا ہے، اگر سمجھ وال ہو۔(3) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج۲، ص۳۳۷. موضحاً. (ردالمحتار)

مسئلہ ٤: معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی اِمامت کرسکتا ہے، کم عذر والے کی اِمامت نہیں کرسکتا اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں، مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے، دوسرے کو قطرہ آنے کا، تو ایک دوسرے کی اِمامت نہیں کرسکتا۔(4) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج۲، ص۳۸۹. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة،الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج۱، ص۸٤. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ٥: طاہر معذور کی اقتدا نہیں کرسکتا جبکہ حالت وضو میں حدث پایا گیا، یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہوا، اگرچہ نماز کے بعد اور اگر نہ وضو کے وقت حدث تھا، نہ ختم وقت تک اس نے عود کیا تو یہ نماز جو اس نے انقطاع پر پڑھی، اس میں تندرست اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔(5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۸۹. (درمختار)

مسئلہ ٦: معذور اپنے مثل معذور کی اقتدا کرسکتا ہے اور ایک عذر والا دو عذر والے کی اقتدا نہیں کرسکتا، نہ ایک عذر والا دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتدا کرسکتا ہے، جب کہ وہ ایک عذر اسی کے دو میں سے ہو۔(6) المرجع السابق. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷: معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی اِمامت کی، صحیح کی نہ ہوگی اوروں کی ہوجائے گی۔(1)

"الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۸۹ (درمختار)

مسئلہ ۸: وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو، یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ اقدس میں تبرا کہتا ہو۔ قدری، جہمی، مشبہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدار الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے، ان کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج١، ص٨٤. و "غنية المتملي"، الأولىٰ بالإمامة، ص٥١٤.

(عالمگیری، غنیہ) اس سے سخت تر حکم وہابیہ زمانہ کا ہے کہ اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ ۹: جس بدمذہب کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی ہے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج١، ص٨٤.

(عالمگیری)

(شرائط اقتدا)

اقتدا کی تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں:

(۱) نیت اقتدا۔

(۲) اور اس نیت اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا، بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت وتحریمہ میں فاصل نہ ہو۔

(۳) امام ومقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔

(۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مقتدی کو متضمن ہو۔

(۵) امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہونا۔ اور

(۶) امام ومقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔

(۷) عورت کا محاذی (4) (برابر۔) نہ ہونا ان شروط کے ساتھ جو مذکور ہوں گی۔

(۸) مقتدی کا امام سے مقدم (1) (آگے۔) نہ ہونا۔

(۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔

(۱۰) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم (2) (یہ حقیقۃً صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے ولہذا بعد نماز اگر حال معلوم ہوجائے نماز صحیح ہوگئی۔ ۱۲منہ) ہو۔

(۱۱) ارکان کی ادا میں شریک ہونا۔

(۱۲) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم۔

(۱۳) یوہیں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبری، ج۲، ص۳۳۸۔۳۳۹.

مسئلہ ۱۰: سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی وامام دونوں دو سواریوں پر ہیں، ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہ ہوئی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں، تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کرسکتا ہے کہ مکان ایک ہے۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ ھل یسقط... إلخ، ج۲، ص۳۹۵. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: امام ومقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جاسکے، تو اقتدا نہیں ہوسکتی۔ یوہیں اگر بیچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجرا (5) (ایک قسم کی گول اور خوبصورت کشتی۔) چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں، اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجرا بھی نہ تیر سکے، تو اقتدا صحیح ہے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۴۰۰. (درمختار)

مسئلہ ۱۲: بیچ میں حوض دَہ در دَہ ہے تو اقتدا نہیں ہوسکتی، مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا

حوض ہے، تو اقتدا صحیح ہے۔(7) "ردالمحتار" كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج٢، ص ٤٠٠. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: بیچ میں چوڑا راستہ ہے، مگر اس راستہ میں صف قائم ہوگئی، مثلاً کم سے کم تین شخص کھڑے ہوگئے تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتدا کر سکتے ہیں، بشرطیکہ ہر دو صف اور صف اوّل و امام کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہو سکتی ہیں تو اتنی ہولیں کہ دو صفوں کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے، یوہیں اگر راستہ لنبا ہو یعنی مثلاً ہمارے ملکوں میں پورب پچھم (1) (مشرق و مغرب۔) ہو تو بھی ہر دو صفوں میں اور امام و مقتدی میں وہی شرط ہے۔(2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج٢، ص ٤٠١. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: نہر پر پُل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اس طرف ہے، اس طرف والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵: میدان میں جماعت قائم ہوئی، اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں، بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم۔(3) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص ٤٠٠. (درمختار)

مسئلہ ۱۶: بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں گے، جو چالیس ہاتھ ہو۔(4) "ردالمحتار" كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج٢، ص ٤٠١. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: مسجدِ عیدگاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں، اگرچہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔(5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج١، ص٨٧. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: میدان میں جماعت قائم ہوئی، پہلی دو صفوں نے ابھی اللہ اکبر نہ کہا تھا کہ تیسری صف نے امام کے بعد تحریمہ باندھ لیا، اقتدا صحیح ہوگئی۔(6) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج٢، ص ٤٠١. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: میدان میں جماعت ہوئی اور صفوں کے درمیان بقدر حوض دَہ در دَہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہوا، تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں تو اس جگہ کے بعد والے کی اقتدا صحیح ہے، ورنہ نہیں اور دَہ در دَہ سے کم جگہ خالی بچی ہے تو پیچھے والے کی اقتدا صحیح ہے۔(7) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج٢، ص ٤٠٢. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہے، دوسری پر مقتدی تو اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں۔ اور اگر کشتی کنارے پر رُکی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں، ورنہ ہے۔(8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ج٢، ص ٦٩١. (درمختار، ردالمحتار) یعنی جب امام اُترنے پر قادر نہ ہو، اس لیے کہ جو شخص کشتی سے اُتر کر خشکی میں

پڑھ سکتا ہے اس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں، ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے کہ اب وہ تخت کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۲۱: جو مسجد بہت بڑی نہ ہو، اس میں امام اگرچہ محراب میں ہو، مقتدی منتہائے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (1) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں، مثلاً اس کی یا مکبّر کی آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے تو حرج نہیں، اگرچہ اس کے لیے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو، مثلاً دروازہ میں جالیاں ہیں کہ امام کو دیکھ رہا ہے، مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جاسکے۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۲۳: امام و مقتدی کے درمیان ممبر حائل ہونا مانع اقتدا نہیں، جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔ (3) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو، تو نہیں۔ (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: مسجد کے متصل کوئی دالان ہے، اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے جبکہ امام کا حال مخفی نہ ہو۔ (5) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: مسجد سے باہر چبوترہ ہے اور امام مسجد میں ہے، مقتدی اس چبوترے پر اقتدا کر سکتا ہے جب کہ صفیں متصل ہوں۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی، مثلاً مسحِ موزہ کی مدّت گزر چکی تھی یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی، تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔ (7) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی، مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کیے اِمامت کی، حنفی اس کی اقتدا نہیں کر سکتا، اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے، جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کیے بھول کر اِمامت کی، حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔ (1) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کر سکتے ہیں، جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر

(1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج١، ص٨٨

(2) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج٢، ص٤٠٢

(3) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج٢، ص٤٠٣

(4) المرجع السابق، ص٤٠٤

(5) المرجع السابق.

(6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج١، ص٨٨

(7) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٣٩

(1) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج٢، ص٣٣٩

ظاہر کہا جائے، نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اُسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے، نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے، مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے، تو باطل محض ہے۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج ١، ص ٨٤. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الاقتداء بشافعي... إلخ، ج ٢، ص ٣٦١. (عالمگیری، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا، اس وقت مرد کے لیے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔ (3) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج ١، ص ٨٩. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی، دو دہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، دو دہنے بائیں دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں، ان سب کی نماز نہ ہوگی۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الکلام علی الصف الأول، ج ٢، ص ٣٨٠. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: مسجد میں بالاخانہ ہے، اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالاخانہ کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالاخانہ پر، تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے، ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (5) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٨٧. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الکافي للحاکم... إلخ، ج ٢، ص ٣٩٩. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے، دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوگی جو درمیان میں ہے، باقیوں کی ہو جائے گی۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج ١، ص ٨٧. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں، اس کی اُنگلیاں اس کی اُنگلیوں سے آگے ہیں، مگر ایڑیاں برابر ہوں، تو نماز ہو جائے گی۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: اذا صلی الشافعي قبل الحنفي... إلخ، ج ٢، ص ٣٦٨. (ردالمحتار)

(اِمامت کا زیادہ حقدار کون ہے)

مسئلہ ۳۵: سب سے زیادہ مستحق اِمامت وہ شخص ہے جو نماز وطہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ (3) (مہارت۔) نہ رکھتا ہو، بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش (4) (بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو، جو مروّت کے خلاف ہیں۔) سے بچتا ہو، اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قراءت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا

ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں، تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا، اس میں بھی برابر ہوں، تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے، پھر زیادہ خوبصورت، پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر زیادہ مالدار، پھر زیادہ عزت والا، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں، غرض چند شخص برابر کے ہوں، تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے، جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ اِمامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولیٰ کو امام بنایا، تو بُرا کیا، مگر گنہگار نہ ہوئے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص ۳۵۰ ۔ ۳۵٤. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: امام معین ہی اِمامت کا حق دار ہے، اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳٥٤. (درمختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امام ہو، ورنہ وہ اِمامت کا اہل ہی نہیں، بہتر ہونا درکنار۔

مسئلہ ۳۷: کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط اِمامت پائے جائیں تو وہی اِمامت کے لیے اولیٰ ہے، اگرچہ اور کوئی اس سے علم وغیرہ میں بہتر ہو، ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اس کا اعزاز ہے اور اگر وہ مہمان خود ہی آگے بڑھ گیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (1) "الفتاوی الهندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۸۳. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: کرایہ کا مکان ہے، اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار احق (2) (زیادہ حقدار۔) ہے، وہی اجازت دے گا اور اسی سے اجازت لی جائے گی، یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور عاریت (3) (دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔) رہتا ہو کہ یہی احق ہے۔ (4) "الفتاوی الهندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۸۳. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: سلطان و امیر و قاضی کسی کے گھر مجتمع ہوئے تو احق سلطان ہے، پھر امیر، پھر قاضی، پھر صاحب خانہ۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب في تکرار الجماعۃ في المسجد، ج۲، ص۳٥٤. (ردالمحتار)

مسئلہ ٤۰: کسی شخص کی اِمامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں، تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں، بلکہ اگر وہی حق ہو، تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳٥٤. (درمختار)

مسئلہ ٤۱: کوئی شخص صالح اِمامت ہے اور اپنے محلّہ کی اِمامت نہیں کرتا اور وہ ماہِ رمضان میں دوسرے محلّہ والوں کی اِمامت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے، وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔

(7) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج۱، ص۸۶. **(عالمگیری)**

مسئلہ ۴۲: امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے اور قدر مسنون سے زیادہ طویل قراءت نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔ (8) المرجع السابق، ص۸۷. **(عالمگیری)**

مسئلہ ۴۳: بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زناکار، سود خوار، چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة اقسام، ج۲، ص۳۵٦۔ ۳٦۰. **(درمختار، ردالمحتار وغیرہما)**

مسئلہ ۴۴: غلام، دہقانی (2)، (دیہاتی، اس سے مراد دیہات کا رہنے والا نہیں بلکہ جاہل مراد ہے چاہے وہ شہری ہی کیوں نہ ہو۔) اندھے، ولدالزنا، امرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو، سفیہ (یعنی بے وقوف کہ تصرفات مثلاً بیع وشرا (3) (خرید وفروخت۔) میں دھوکے کھاتا ہو) کی اِمامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق اِمامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی اِمامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔ (4) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۵۵ ۔ ۳٦۰. و "غنية المتملي شرح منية المصلي"، ص۵۱٤. **(درمختار، غنیہ)**

مسئلہ ۴۵: جس کو کم سوجھتا ہے، وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۵۵. **(درمختار)**

مسئلہ ۴٦: فاسق کی اقتدا نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔ (6) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج۲، ص۳۵۵. **(غنیہ، ردالمحتار، فتح القدیر)**

مسئلہ ۴۷: عورت، خنثیٰ، نابالغ لڑکے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہو سکتا ہے، مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو اِمامتِ عورت کی نیت کرے سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے اِمامتِ عورت کی نیت نہ کی، اقتدا کر سکتی ہے اور عورت و خنثیٰ عورت کے امام ہو سکتے ہیں، مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے، فرائض ہوں یا نوافل پھر بھی اگر عورت عورتوں کی اِمامت کرے، تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور خنثیٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں، خنثیٰ خنثیٰ کا بھی امام نہیں ہو سکتا۔ (7) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأوّل، ج۲، ص۳۸۷. **(ردالمحتار وغیرہ)**

مسئلہ ۴۸: نماز جنازہ صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی، تو اس جماعت میں کراہت نہیں۔ (1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص۳٦۵. و "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس، في الإمامة، الفصل

الثالث، ج ١، ص ٨٥. (عالمگیری، درمختار) بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی اِمامت کرے گی، جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۹: مجنون غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہو سکتا اور جب ہوش میں ہو اور معلوم بھی ہو تو ہو سکتا ہے، یوہیں جس کو نشہ ہے اس کی اِمامت صحیح نہیں اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کے لیے امام ہو سکتا ہے اوروں کے لیے نہیں۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ، ج ٢، ص ٣٨٩. (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو، وہ اُمّی کی (یعنی اس کی جس کو کوئی آیت یاد نہیں) اقتدا نہیں کر سکتا اور اُمّی اُمّی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں، وہ بھی اُمّی کے مثل ہے۔ (3) المرجع السابق، ص ٣٩١. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: اُمّی گونگے کی اقتدا نہیں کر سکتا، گونگا اُمّی کی کر سکتا ہے اور اگر اُمّی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا تو گونگے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (4) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: اُمّی نے اُمّی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو) اِمامت کی، تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو، یوہیں اگر قاری نے اُمّی کو خلیفہ بنایا ہو، اگرچہ تشہد میں۔ (5)

"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: المواضع التي تفسد... إلخ، ج ٢، ص ٤١٢. (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵۳: اُمّی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کرلے، ورنہ عنداللہ تعالیٰ معذور نہیں۔ (6) "الفتاوی الهندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الثالث، ج ١، ص ٨٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی اِمامت بھی کر سکتا ہے یعنی اس کی کہ وہ بھی اسی حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو۔ جس کو یہ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا، دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا، تو ایک دوسرے کی اِمامت نہیں کر سکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں اِمامت درکنار۔ ہکلا جس سے حرف مکرّر ادا ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر (1) (یعنی جو اس سے زیادہ ہکلاتا ہو۔ ١٢) کی اِمامت بھی کر سکتا ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب في الالثغ، ج ٢، ص ٣٩٥. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: قاری نماز پڑھ رہا تھا، اُمّی آیا اور شریک نہ ہوا، اپنی الگ پڑھی، تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (3) "الفتاوی الهندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الثالث، ج ١، ص ٨٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہے تو اُمّی کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے۔ (4) المرجع السابق، ص۸٦. **(عالمگیری)**

مسئلہ ۵۷: اُمّی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور قاری مسجد کے دروازہ پر ہے یا مسجد کے پڑوس میں، تو اُمّی کی نماز ہوجائے گی۔ (5) المرجع السابق، ص۸۵. **(عالمگیری)**

مسئلہ ۵۸: جس کا ستر کُھلا ہوا ہے وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہوسکتا، ستر کُھلے ہوؤں کا امام ہوسکتا ہے اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی کُھلے ہوؤں کی ہوجائے گی اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں اُن کے لیے افضل یہ ہے کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے دُور دُور پڑھیں، جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام بیچ میں ہو آگے نہ ہو۔ (6) المرجع السابق، ص۸۵، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ،بحث النیۃ، ج۲، ص۱۰۳، ۳۹۱. **(درمختار، عالمگیری)** ستر کُھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چُھپائے۔ ہوتے ہوئے نہ چُھپایا تو نہ اس کی ہو نہ اس کے پیچھے کسی اور کی، جیسا کہ شروط الصلاۃ میں بیان ہوا۔

مسئلہ ۵۹: جو رکوع وسجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع وسجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع وسجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع وسجود کرسکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہوجائے گی۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ... إلخ، ج۲، ص۳۹۱.

(درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ٦۰: فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوسکتی خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں، مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جُدا ہوں، مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو، دوسرا کل کی اور اگر دونوں کی ایک ہی دن کے ایک ہی وقت کی قضا ہوگئی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، یوہیں اگر امام نے عصر کی نماز غروب سے پہلے شروع کی دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہوگیا، اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی پچھلی رکعتوں میں اس کی اقتدا کرسکتا ہے، البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا تو اس کی اقتدا نہیں کرسکتا، مگر غروب سے پہلے نیت اقامت کرلی ہو تو کرسکتا ہے۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الثالث، ج۱، ص۸٦. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الواجب کفایۃ... إلخ، ج۲، ص۳۹۱. **(درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)**

مسئلہ ٦۱: دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی کہ ہر ایک نے اِمامت کی نیت کی نماز ہوگئی اور اگر ہر ایک نے اقتدا کی نیت کی، تو دونوں کی نہ ہوئی۔ (2) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج۱، ص۸٦. **(عالمگیری)**

مسئلہ ٦۲: جس نے کسی نماز کی منت مانی، اس نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، نہ نفل والے کے، نہ اس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے، ہاں اگر ایک کی نذر ماننے کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں، جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲،

ص ۳۹۲. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ٦٣: ایک شخص نے نفل نماز پڑھنے کی قسم کھائی، منت والا منت کی نماز اس کے پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانے والا فرض اور نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (4) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ٢، ص ٣٩٢. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ٦٤: دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے اور فاسد کردی، تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے اور تنہا تنہا پڑھ رہے تھے اور فاسد کردیں، تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ (5) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية هل يسقط... إلخ، ج ٢، ص ٣٩٣. (درمختار)

مسئلہ ٦٥: لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کرسکتا ہے نہ لاحق کی، یوہیں مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق کی، نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کرسکتا ہے۔ (6) المرجع السابق، ص ٣٩٤. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٦٦: جن نمازوں میں قصر ہے وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کرسکتا، خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہوگیا، البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہوگیا، تو اقتدا صحیح ہے۔ (1) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ٢، ص ٣٩٤. (درمختار)

مسئلہ ٦٧: محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور دو پر سلام پھیر دے، تو ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر، اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا نہ بعد کو اور چلا گیا نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہوا تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں، ہاں اگر جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا تو ان کی نماز ہو جائے گی، یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔ (2) "البحر الرائق"، كتاب الصلاة، باب المسافر، ج ٢، ص ٢٣٨. (خانیہ، بحر)

مسئلہ ٦٨: جہاں بوجہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو، تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوگی اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے، مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہوگی۔ (3) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ٢، ص ٣٩٧. (درمختار)

مسئلہ ٦٩: جس نے وضو کیا ہے تیمم والے کی اور پاؤں دھونے والا موزہ پر مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کا دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی، اقتدا کرسکتا ہے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج ١، ص ٨٤. (عالمگیری)

مسئلہ ٧٠: کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت کی اقتدا کرسکتا ہے، اگرچہ اس کا کُب حد رکوع کو پہنچا ہو، جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اوروں کی اِمامت کرسکتا ہے، مگر دوسرا شخص اَولیٰ ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ٨٥. (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کرسکتا ہے، اگرچہ مفترض پچھلی رکعتوں میں قراءت نہ کرے۔ (6) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: متنفل (7) (نفل پڑھنے والے۔) نے مفترض (8) (فرض پڑھنے والے۔) کی اقتدا کی پھر نماز فاسد کردی، پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔ (1) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۵. (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: اشارے سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کرسکتا ہے، مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۰۸. (درمختار)

مسئلہ ۷۴: جن نے امامت کی، اقتدا صحیح ہے اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۳۴۵. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی اِمامت صحیح نہ ہو، تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کردے جہاں تک بھی ممکن ہو، خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے، یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۱۰. (درمختار)

مسئلہ ۷۶: امام نے اپنا کافر ہونا بتایا تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں اُن کا اعادہ نہیں، ہاں اب وہ بے شک مرتد ہوگیا۔ (5) المرجع السابق، ص ۴۱۱. (درمختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا۔

مسئلہ ۷۷: پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمّم کیا تھا اور مقتدی نے وضو اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا، امام کی نماز صحیح ہوگئی اور مقتدی کی باطل۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۳۴. (درمختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی، بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے۔ اور ظاہر تر یہ تقیید واللہ اعلم بالصواب۔

جماعت کا بیان

حدیث ۱: بخاری و مسلم و مالک و ترمذی و نسائی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''نماز جماعت، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔'' (7) "صحیح البخاري"، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحدیث: ۶۴۵، ص ۵۲.

حدیث ۲: مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ نے روایت کی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ''ہم نے اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا، مگر کھلا منافق یا بیمار اور بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چلا کر نماز کو لاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو سنن الہدیٰ کی تعلیم فرمائی اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے، اس میں نماز پڑھنا سنن الہدیٰ سے ہے۔'' (1) "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة

من سنن الهدى، الحديث: ١٤٨٧، ص٧٧٩. اور ایک روایت میں یوں ہے، کہ ''جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے، تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے، جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کے لیے سنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے، تو تم نے اپنے نبی کی سُنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سُنت چھوڑو گے، تو گمراہ ہو جاؤ گے۔'' (2) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، الحديث: ١٤٨٨، ص٧٧٩. اور ابوداود کی روایت میں ہے، ''کافر ہو جاؤ گے'' (3) "سنن ابي داود"، كتاب الصلاة، باب التشديد يدفي ترك الجماعة، الحديث: ٥٥٠، ج١، ص١٢٦٤. اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے، ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ (4) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، الحديث: ١٤٨٨، ص٧٧٩.

حدیث ۳: نسائی و ابن خزیمہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے کامل وضو کیا، پھر نماز فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' (5)

"صحيح ابن خزيمه"، كتاب الصلاة، باب فضل المشي إلى الجماعة فتوضياً... إلخ، الحديث: ١٤٨٩، ج٢، ص٣٧٣.

حدیث ٤: طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟، تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔'' (6) المعجم الكبير"، الحديث: ٧٨٨٦، ج٨، ص٢٢٤.

حدیث ٥و٦: ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو اللہ کے لیے چالیس دن باجماعت پڑھے اور تکبیرۂ اُولیٰ پائے، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نار سے، دوسری نفاق سے۔'' (7) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التكبيرة الأولى، الحديث: ٢٤١، ص١٦٦١. ابن ماجہ کی روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیرۂ اُولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔'' (8) "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاة العشاء و الفجر في جماعة، الحديث: ٧٩٨، ص٢٥٢٤.

حدیث ۷: ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور ایک روایت میں ہے، میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلّی فرمائے ہوئے دیکھا، اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی لَبَّیکَ وَسَعْدَیکَ، اس نے فرمایا: تمھیں معلوم ہے ملاء اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟'' میں نے عرض کی، ''نہیں جانتا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی، تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا'' اور ایک روایت میں ہے، ''جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا''، فرمایا: ''اے محمد! جانتے ہو ملاء اعلیٰ

کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟'' میں نے عرض کی، ''ہاں، درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا، جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا'' اس نے فرمایا: ''اے محمد!'' میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ، فرمایا: ''جب نماز پڑھو، تو یہ کہہ لو۔''

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنَ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیۡ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ط. (1) (اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اچھے کام کروں اور بُری باتوں سے باز رہوں اور مساکین سے محبت رکھوں اور جب تو اپنے بندوں پر فتنہ کرنا چاہے، تو مجھے اس سے قبل اُٹھالے۔۱۲) فرمایا: ''اور درجات یہ ہیں۔ سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا، جب لوگ سوتے ہوں۔'' (2)

(1) "جامع الترمذي"، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، الحديث: ٣٢٣٣_٣٢٣٤، ص ١٩٨٢.

حدیث ۸ و ۹: امام احمد و ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یوں روایت کی ہے، کہ ایک دن صبح کی نماز کو تشریف لانے میں دیر ہوئی، یہاں تک قریب تھا کہ ہم آفتاب دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے، اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی، سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا: ''سب اپنی اپنی جگہ پر رہو، میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا؟ میں رات میں اٹھا، وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی، پھر میں نماز میں اونگھا (اس کے بعد اُسی کے مثل واقعات بیان فرمائے اور اس روایت میں یہ ہے) اس کے دستِ قدرت رکھنے سے ان کی خنکی (3) (ٹھنڈک۔) میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی'' اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ''کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی، جماعت کی طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا''، اس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔'' (1) ("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث معاذ بن جبل، الحديث: ٢٢١٧٠، ج٨، ص٢٥٨. و "مشكاة المصابيح"، كتاب الصلاة، الحديث: ٧٤٨، ج١، ص ٢٣٥.) ترمذی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی کے مثل دارمی و ترمذی نے عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۰: ابوداود و نسائی و حاکم ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے، تو اللہ تعالٰی اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کی مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔'' (2) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب فيمن خرج يريد الصلاة... إلخ، الحديث: ٥٦٤، ص ١٢٦٥. حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۱۱: امام احمد و ابوداود و نسائی و حاکم اور ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آیا فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے عرض

کی نہیں، فرمایا: ''فلاں حاضر ہے؟'' لوگوں نے عرض کی نہیں، فرمایا: ''یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں، اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں، اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔'' (3) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة، الحديث: ٥٥٤، ص١٢٦٤. و "الترغيب و الترهيب"، كتاب الصلاة، الترغيب في كثرة الجماعة، الحديث: ١، ج١، ص١٦١. یحییٰ بن معین اور ذہلی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۲: صحیح مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی، گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، گویا پوری رات قیام کیا۔'' (4) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة العشاء... إلخ، الحديث: ١٤٩١، ص٧٧٩. اسی کے مثل ابوداود و ترمذی و ابن خزیمہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۳: بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشا و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلا دوں۔'' (1) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة الجماعة... إلخ، الحديث: ١٤٨٢، ص٧٧٩. امام احمد نے انہیں سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں: ''اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو نماز عشا قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے، آگ سے جلا دیں۔'' (2) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٨٨٠٤، ج٣، ص٢٩٦.

حدیث ۱۴: امام مالک نے ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ ''امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا، بازار تشریف لے گئے، راستہ میں سلیمان کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کہ صبح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا، انہوں نے کہا! رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، فرمایا: کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔'' (3) "الموطا" للإمام مالك، كتاب صلاة الجماعة باب ماجاء في العتمة والصبح، الحديث: ٣٠٠، ج١، ص١٣٤.

حدیث ۱۵: ابوداود و ابن ماجہ و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جس نے اذان سُنی اور آنے سے کوئی عذر مانع نہیں، اس کی وہ نماز مقبول نہیں''، لوگوں نے عرض کی، عذر کیا ہے؟ فرمایا: ''خوف یا مرض۔'' (4) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، الحديث: ٥٥١، ص١٢٦٤. اور ایک روایت ابن حبان و حاکم کی انہیں سے ہے، ''جو اذان سُنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو، اس کی نماز ہی نہیں۔'' (5)

"الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الصلاة، باب فرض الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٠٦١، ج٣، ص٢٥٣. حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۶: احمد وابوداود ونسائی وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلّط ہوگیا تو جماعت کو لازم جانو، کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے، جو ریوڑ سے دور ہو۔'' (6) "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، التشديد في ترك الجماعة، الحديث: ٨٤٨، ص٢١٤١.

حدیث ۱۷ تا ۲۰: ابوداود ونسائی نے روایت کی، کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں، تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پڑھ لوں؟ فرمایا: ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سنتے ہو''، عرض کی، ہاں، فرمایا: ''تو حاضر ہو۔'' (1) "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، باب المحافظة على الصلوات، الحديث: ٨٥٢، ص٢١٤٢. (نابینا کہ انگل نہ رکھتا ہو نہ کوئی لے جانے والا ہو خصوصاً درندوں کا خوف ہو تو اُسے ضرور رخصت ہے مگر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انھیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں جو بلا عذر گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔۱۲منہ)

اسی کے مثل مسلم نے ابوہریرہ سے اور طبرانی نے کبیر میں ابوامامہ سے اور احمد وابویعلی اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

حدیث ۲۱: ابوداود وترمذی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، فرمایا: ''ہے کوئی کہ اس پر صدقہ کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔'' (2) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الجماعة... إلخ، الحديث: ٢٢٠، ص١٦٥٨. و "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب في الجمع في المسجد مرتين، الحديث: ٥٧٤، ص١٢٦٦.

حدیث ۲۲: ابن ماجہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے۔ (3) "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب الاثنان جماعة، الحديث: ٩٧٢، ص٢٥٣٤.

حدیث ۲۳: بخاری ومسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صفِ اوّل میں کیا ہے؟ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے، تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔'' (4)

حدیث ۲۴: امام احمد وطبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں''، لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر، فرمایا: ''اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں''، لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر، فرمایا: ''اور دوسری پر اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہوجاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمھارے درمیان داخل ہوجاتا ہے۔'' (5) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة

الباھلی، الحدیث: ۲۲۳۲۶، ج۸، ص۲۹۵.

حدیث ۲۵: بُخاری کے علاوہ دیگر صحاح ستہ میں مروی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے، پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا، فرمایا: ''اے اللہ (عزوجل) کے بندو! صفیں برابر کرو یا تمھارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا۔'' (1) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف... إلخ، الحدیث: ۹۷۹، ص۷۴۷. بخاری نے بھی اس حدیث کے جز اخیر کو روایت کیا۔

حدیث ۲۶: بخاری و مسلم و ابن ماجہ وغیرہم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ''صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا، تمام نماز سے ہے۔'' (2) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف... إلخ، الحدیث: ۹۷۵، ص۷۴۷.

حدیث ۲۷: امام احمد و ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو صف کو ملائے گا، اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے قطع کردے گا۔'' (3) "سنن النسائي"، کتاب الإمامۃ، باب من وصل صفاً، الحدیث: ۸۲۰، ص۲۱۳۹. حاکم نے کہا بر شرط مسلم یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۲۸: مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے ربّ کے حضور باندھتے ہیں''، عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس طرح ملائکہ اپنے ربّ کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: ''اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مِل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (4) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاۃ، باب الأمر بالسکون في الصلاۃ... إلخ، الحدیث: ۹۶۸، ص۷۴۷.

حدیث ۲۹: امام احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔'' (5) "المستدرک" للحاکم، کتاب الإمامۃ... إلخ، باب من وصل صفاً وصلہ اللہ، الحدیث: ۸۰۶، ج۱، ص۴۷۰. حاکم نے کہا، یہ حدیث بشرط مُسلِم صحیح ہے۔

حدیث ۳۰: ابن ماجہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جو کشادگی کو بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔'' (6) "سنن ابن ماجہ"، کتاب إقامۃ الصلاۃ... إلخ، باب اقامۃ الصفوف، الحدیث: ۹۹۵، ص۲۵۳۵.

اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ ''اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا۔'' (7) "المعجم الأوسط" للطبراني، باب المیم، الحدیث: ۵۷۹۷، ج۴، ص۲۲۵.

حدیث ۳۱: سنن ابوداود و نسائی و صحیح ابن خزیمہ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر

ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمھارے دل مختلف ہو جائیں گے۔'' (1) "صحیح ابن خزیمۃ"، باب ذکر

صلوات الرب وملائکتہ... إلخ، الحدیث: ١٥٥٦، ج٣، ص٢٦.

حدیث ۳۲ تا ۳۴ : طبرانی ابن عمر سے اور ابو داود براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں، جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے۔'' (2) "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٥٢٤٠، ج٤، ص٦٩. اور بزار باسناد حسن ابو جحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ''جو صف کی کشادگی بند کرے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (3) "مسند البزار"، مسند أبي جحيفة، الحديث: ٤٢٣٢، ج١٠، ص١٥٩.

حدیث ۳۵: ابو داود و ابن ماجہ باسناد حسن ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صف کے دہنے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔'' (4) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف... إلخ، الحديث: ٦٧٦، ص١٢٧٣.

حدیث ۳۶: طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لیے آباد کرے کہ اُدھر لوگ کم ہیں، اسے دُونا ثواب ہے۔'' (5) "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١١٤٥٩، ج١١، ص١٥٢.

حدیث ۳۷: مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کم تر پچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کم تر پہلی۔'' (6) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ٩٨٥، ص٧٤٨.

حدیث ۳۸ و ۳۹ : ابو داود و ابن خزیمہ و ابن حبان ام المؤمنین صدیقہ سے اور مسلم و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''ہمیشہ صف اوّل سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالٰی انھیں اپنی رحمت سے مؤخر کرکے، نار میں ڈال دے گا۔'' (7) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب صف النساء، الحديث: ٦٧٩، ص١٢٧٣.

حدیث ۴۰: ابو داود انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ''صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد ہو، اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی میں ہو۔'' (8) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، الحديث: ٦٧١، ص١٢٧٢.

حدیث ۴۱: ابو داود عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''عورت کا دالان میں نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔'' (1) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب التشديد في ذلك، الحديث: ٥٧٠، ص١٢٦٦.

حدیث ۴۲: ترمذی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے، تو ایسی اور ایسی ہے، یعنی زانیہ ہے۔'' (2) "جامع الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة معطرة، الحديث: ٢٧٨٦، ص١٩٣٢.

ابوداود ونسائی میں بھی اسی کے مثل ہے۔

حدیث ۴۳: صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو۔'' (3) "جامع الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة معطرة، الحديث: ۲۷۸٦، ص۱۹۳۲.

(جماعت کے مسائل)

احکام فقهیه: عاقل، بالغ، حر، قادر پر جماعت واجب ہے، بلاعذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسق مردود الشہادت (4) (جس کی گواہی قابل قبول نہیں۔) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پروسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج۲، ص۳٤۰ و "غنية المتملي"، فصل في الإمامة و فيها مباحث، ص۵۰۸. (درمختار، ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۱: جمعہ وعیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سُنت کفایہ کہ محلّہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کرلی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ تداعی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تداعی کے ساتھ مکروہ۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في شروط الإمامة الكبرى، ج۲، ص۳٤۱. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشر في الصلاة الكسوف، ج۱، ص۱۵۲. (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو، وضو میں تین تین بار اعضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضا دھونا تکبیرۂ اُولی پانے سے بہتر یعنی اگر وضو میں تین تین بار اعضا دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی، مگر تکبیرۂ اُولی نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔ (1) "صغيري"، فصل في مسائل شتى، ص۳۰٦. (صغیری)

مسئلہ ۳: مسجدِ محلّہ میں جس کے لیے امام مقرر ہو، امام محلّہ نے اذان واقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان واقامت کے ساتھ ہیأت اُولی پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعتِ ثانیہ ہوئی، تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی۔ ہیأت بدلنے کے لیے امام کا محراب سے دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے، شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگرچہ اذان واقامت کے ساتھ جماعتِ ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان واقامت سے جماعت کرے، یوہیں اسٹیشن وسرائے کی مسجدیں۔ (2)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب في تکرار الجماعۃ في المسجد، ج۲، ص۳۴۲ ـ ۳۴۴. (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴: جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کرکے پڑھے، ہاں مستحب ہے، البتہ جس کی مسجد حرم شریف کی جماعت فوت ہوئی، اس پر مستحب بھی نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرے۔(3)

"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۴۷ـ۳۴۹. (درمختار)

مسئلہ ۵: (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مُشقت ہو۔

(۲) اپاہج۔

(۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔

(۴) جس پر فالج گرا ہو۔

(۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔

(۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

(۷) سخت بارش اور

(۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔

(۹) سخت سردی۔

(۱۰) سخت تاریکی۔

(۱۱) آندھی۔

(۱۲) مال یا کھانے کے تلف (1) (ضائع۔) ہونے کا اندیشہ۔

(۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔

(۱۴) ظالم کا خوف۔

(۱۵) پاخانہ۔

(۱۶) پیشاب۔

(۱۷) ریاح کی حاجت شدید ہے۔

(۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔

(۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔

(۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترک جماعت کے لیے عذر ہیں۔(2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۴۷ ـ ۳۴۹. (درمختار)

مسئلہ ۶: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ

جوان ہوں یا بڑھیاں، یوہیں وعظ کی مجالس میں بھی جانا ناجائز ہے۔ (3) المرجع السابق، ص۳٦٧. (درمختار)

مسئلہ ۷: جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کو ان کی اِمامت ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو، تو ناجائز نہیں۔ (4) المرجع السابق، ص۳٦٨. (درمختار)

مسئلہ ۸: اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کی برابر دہنی جانب کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دو سے زائد کا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔ (1)

"الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۷۰. (درمختار)

مسئلہ ۹: دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں، اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو، زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے، دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو اور عورت پیچھے، دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت ان کے پیچھے۔ (2) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۸. و "البحرالرائق"، کتاب الصلوة،باب الإمامة، ج۱، ص٦۱۸. (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص امام کی برابر کھڑا ہو اور پیچھے صف ہے، تو مکروہ ہے۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۷۰. (درمختار)

مسئلہ ۱۱: امام کی برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گِٹا اُس کے گِٹے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں، تو اگر امام کی برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہٰذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے، مگر پاؤں کا گِٹا گِٹے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں، یوہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ اُنگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں، جب کہ گِٹا آگے نہ ہو۔ (4)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: إذا صلی الشافعي... إلخ، ج۲، ص۳٦۸. (درمختار)

مسئلہ ۱۲: اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات معتبر نہیں، بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو، خواہ امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے، بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائے گی، بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: إذا صلی الشافعي... إلخ، ج۲، ص۳٦۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہوا اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے، تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے، تو نماز صحیح نہ ہونا چاہیے۔ (6) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: إذا صلی الشافعي... إلخ، ج۲، ص۳۷۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کی برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا، خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز

ہیں، جو ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے، مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا، اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لیے ہو، کچھ حرج نہیں۔(1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: ھل الاساءۃ... إلخ، ج۲، ص ۳۷۰. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: مرد اور بچے اور خنثیٰ (2) (ہیجڑا۔) اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثیٰ کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔(3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۷۷. (درمختار)

مسئلہ ۱۶: صفیں مل کر کھڑی ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں۔(4) المرجع السابق، ص ۳۷۱. (درمختار)

مسئلہ ۱۷: امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو، اگر دہنی یا بائیں جانب کھڑا ہوا، تو خلاف سنت کیا۔(5) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہٰذا القیاس۔(6) المرجع السابق. (عالمگیری) مقتدی کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو دہنی طرف افضل ہے۔(7) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: صف مقدم کا افضل ہونا، غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے۔(8) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۳۷۲۔۳۸٤. (درمختار)

مسئلہ ۲۰: امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔(9) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: ھل اساءۃ دون الکراھۃ او افحش منھا؟، ج۲، ص ۳۷۱. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اس کے لیے حدیث میں فرمایا: کہ "جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کردے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔" (10) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹. و "مجمع الزوائد"، کتاب الصلاۃ، باب صلۃ الصفوف سدّ الفرج، الحدیث: ۲۵۰۳، ج۲، ص ۲۵۱. (عالمگیری) اور یہ وہاں ہے، جہاں فتنہ وفساد کا احتمال نہ ہو۔

مسئلہ ۲۲: صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالاخانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے، یوہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔(1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص ۳۷٤. (درمختار)

مسئلہ ۲۳: عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لیے چند شرطیں ہیں

(۱) عورت مشتہاۃ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے، اگرچہ نابالغہ ہو اور مشتہات میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی، جب کہ اُس کا جُثّہ (2) (جسم۔) اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں، تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ نماز

پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلہ میں مشتہاۃ ہے وہ عورت اگراس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، (۲) کوئی چیز اُنگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے، نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو سے محاذی نہ ہو، (۳) رکوع سجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو، اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی، (۴) وہ نماز دونوں میں تحریمۃً مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی، اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی، مکروہ ہوگی، (۵) ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں، حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے، نہ حقیقۃً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے، (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے، جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا مونھ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو، تو نماز ہو جائے گی، (۷) عورت عاقلہ ہو، مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی، (۸) امام نے اِمامت زناں (3) (عورتوں کی امامت۔) کی نیت کر لی ہو، اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر اِمامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں، (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے، (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں، (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج۱، ص۸۹. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأوّل، ج۲، ص۳۷۸ ۔ ۳۸۶. (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۲۴: مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آ کر برابر کھڑی ہوگئی اور اس نے اِمامت عورت کی نیت بھی کر لی ہے، مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی مرد کی نہیں، یوہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا اور نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ (1) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأوّل، ج۲، ص۳۸۶. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: خنثیٰ مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج۱، ص۹۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: امرد خوبصورت مشتہی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔ (3) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج۲، ص۳۸۶. (درمختار)

مسئلہ ۲۷: مقتدی کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مدرک۔

(۲) لاحق۔

(۳) مسبوق۔

(۴) لاحق مسبوق۔

مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اوّل رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی، اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں، خواہ عذر سے فوت ہوں، جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود کرنے نہ پایا، یا نماز میں اسے حدث ہوگیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی، خواہ بلا عذر فوت ہوں، جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کرلیا پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت، اس کی پہلی رکعت ہوگی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔

مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

لاحق مسبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہوگیا۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في احكام المسبوق... إلخ، ج۲، ص٤١٤.

مسئلہ ۲۸: لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کرے گا، نہ سہو سے سجدۂ سہو کرے گا اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیتِ اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہوگا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا، یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے، پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے، مثلاً اس کو حدث ہوا اور وضو کرکے آیا، تو امام کو قعدۂ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا، بلکہ جہاں سے باقی ہے، وہاں سے پڑھنا شروع کرے، اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہولیا، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی، تو ہوگئی، مگر گنہگار رہا۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج۲، ص٤١٦. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا، تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قراءت پڑھے، پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہولے، ورنہ اُسے بھی بلا قراءت تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی، پھر بعد میں تیسری پڑھی، تو ہوگئی اور گنہگار رہا۔ (2) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج۲، ص٤١٦. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہولے پھر امام کے سلام

پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قراءت کرے گا اور اس میں سہو ہو تو سجدۂ سہو کرے گا اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہوگا۔ (3)"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فیما لو أتی بالرکوع... إلخ، ج۲، ص٤١٦. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی، اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا، یا امام قعدہ میں تھا، غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قراءت سے پہلے تعوذ پڑھے۔ (4)"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ص٤١٧. و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل السابع، ج١، ص٩١. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۲: مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (5)"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص٤١٧. (درمختار)

مسئلہ ۳۳: مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا، تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے، پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔ (6)"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل السابع، ج١، ص٩١. (عالمگیری) رکوع و سجود میں پائے، جب بھی یوہیں کرے، اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا، تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۴: مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو حق قراءت میں یہ رکعت اوّل قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی تو حق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے، دوسری ہے، لہٰذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً ہے اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو، پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے، پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے، دو ملی ہیں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قراءت کرے، ایک میں بھی فرض قراءت ترک کیا، نماز نہ ہوئی۔ (1)"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص٤١٨. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے۔

(۱) اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی، مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا، اس کے لیے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا۔

(۲) بالاجماع تکبیرات تشریق کہے گا۔

(۳) اگر نئے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کے قطع کرنے کی نیت سے تکبیر کہی، تو نماز قطع ہو جائے گی، بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز قطع نہ ہوگی۔

(۴) اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدۂ سہو کرنا ہے، اگرچہ اس کی اقتدا کے پہلے ترک واجب ہوا

ہوتو اُسے حکم ہے کہ لوٹ آئے، اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں یہ دو سجدۂ سہو کرے۔ (2) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۳۶: مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدۂ سہو نہیں کرنا ہے، مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔ (3) المرجع السابق، ص ٤١٩. (درمختار)

مسئلہ ۳۷: امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا تو اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا اس کا شمار نہیں، مثلاً امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قراءت سے فارغ ہو گیا تو یہ قراءت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی اور بعد میں بھی بقدر ضرورت پڑھ لیا تو ہو جائے گی اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو ارکان ادا کر چکا ان کا اعتبار ہو گا، مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے، پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کر لی اور سلام میں امام کا شریک ہو گیا تو بھی صحیح ہو جائے گی اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا، تو فاسد ہو جائے گی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ٢، ص ٤٢٠. (درمختار)

مسئلہ ۳۸: امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا، مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو، یا فجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی، تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں۔ (2) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۳۹: اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا، تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے، اگر نہ لوٹا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کر لیا ہے تو مطلقاً نماز نہ ہو گی، اگرچہ امام کی متابعت کرے اگر امام کو سجدۂ سہو یا تلاوت کرنا ہے اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کر لیا تو اگر متابعت کرے گا، فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فیما لو أتی بالرکوع... إلخ، ج ٢ ص ٤٢١. (درمختار)

مسئلہ ۴۰: مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرا، یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے، نماز فاسد ہو گئی اور بھول کر سلام پھیرا، تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فیما لو أتی بالرکوع... إلخ، ج ٢، ص ٤٢٢. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہو گئی، نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا، تو اب فاسد ہو گئی۔ (5) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل السابع، ج ١، ص ٩١. (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لیے اُٹھا، اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے،

نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے قعدۂ اخیرہ نہ کیا تھا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرلے گا، فاسد نہ ہوگی۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۴۲۲. (درمختار)

مسئلہ ۴۳: امام نے سجدۂ سہو کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے، پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدۂ سہو نہ تھا، مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی۔ (7) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۴۴: دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی، پھر جب اپنی پڑھنے لگے تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں، دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھی، اس نے بھی پڑھی، اگر اس کی اقتدا کی نیت نہ کی ہوگئی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج۲، ص۴۱۹. (درمختار)

مسئلہ ۴۵: لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے، ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے، وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سو تا رہ گیا، تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قراءت ادا کرے، صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے، اس میں متابعت کرے، پھر وہ فوت شدہ مع قراءت پڑھے۔ (2) المرجع السابق، ص۴۱۶.

(درمختار)

مسئلہ ۴۶: دو رکعتوں میں سوتا رہا اور ایک میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں، تو اس کو آخر نماز میں پڑھے۔ (3) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل السابع، ج۱، ص۹۳. (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: قعدۂ اُولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے، وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہوگئے، تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے، اگرچہ رکعت فوت ہو جائے۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل السادس، ج۲، ص۹۰. (عالمگیری) رکوع یا سجدے سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اٹھالیا، تو اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دو رکوع، دو سجدے نہیں ہوں گے۔ (5) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: امام نے طویل سجدہ کیا، مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا، تو اگر سجدۂ اُولیٰ کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اُولیٰ ہوا اور اگر صرف ثانیہ کی نیت کی تو ثانیہ ہوا پھر اگر وہ اسی سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہوگئی تو جائز ہے اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھالیا تو جائز نہ ہوا اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے، اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہوجائے گی۔ (6) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: مقتدی نے سجدہ میں طول کیا یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اُٹھا کر دوسرے میں گیا، اب مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا، اگرچہ صرف پہلے ہی

سجدہ کی نیت کی ہو۔[1] "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامۃ، الفصل السادس، ج۲، ص۹۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔

(۱) تکبیرات عیدین۔

(۲) قعدۂ اُولیٰ۔

(۳) سجدۂ تلاوت۔

(۴) سجدۂ سہو۔

(۵) قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔[2] المرجع السابق.

(عالمگیری، صغیری) مگر قعدۂ اُولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے، تاکہ وہ واپس آئے، اگر واپس آگیا فبہا اور اگر سیدھا کھڑا ہوگیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی، بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ ۵۱: چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔

(۱) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا۔

(۲) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی۔

(۳) جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

(۴) پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر اس صورت میں اگر قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے، اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لے۔ اور اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔[3] المرجع السابق.

(عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے، بلکہ بجالائے۔

(۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اُٹھانا۔

(۲) ثنا پڑھنا، جبکہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو۔

(۳) رکوع۔

(۴) سجود کی تکبیرات و

(۵) تسبیحات۔

(۶) تسمیع۔

(۷) تشہد پڑھنا۔

(۸) سلام پھیرنا۔

(۹) تکبیرات تشریق۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السادس، ج۱، ص ۹۰.

(عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۵۳: مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا، تو ایک رکعت بعد کو بغیر قراءت پڑھے۔ (2) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا، مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (3) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا، مقتدی کہتے ہیں تین پڑھیں امام کہتا ہے چار پڑھیں تو اگر امام کو یقین ہو، اعادہ نہ کرے، ورنہ کرے اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جس طرف ہے اس کا قول لیا جائے گا۔ ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے تو امام و قوم اعادہ کریں اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں، ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے اعادہ کریں، ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو بہر حال اعادہ ہے۔ (4) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج۱، ص۹۳. (عالمگیری)

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

ابوداود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے، تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔'' (1) "سنن أبي داود"، کتاب الصلاۃ، باب استئذان المحدث للإمام، الحدیث: ۱۱۱٤، ص۱۳۰۵.

ابن ماجہ و دار قطنی کی روایت انھیں سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''جس کو قے آئے یا نکسیر ٹوٹے یا مذی نکلے، تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرے، بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔'' (2) "سنن ابن ماجه"، کتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء في البناء علی الصلاۃ، الحدیث: ۱۲۲۱، ص۲۵٤۸.

اور بہت سے صحابۂ کرام مثلاً صدیق اکبر و فاروقِ اعظم و مولیٰ علی و عبداللہ بن عمر و سلمان فارسی اور تابعین عظام مثلاً علقمہ و طاؤس و سالم بن عبداللہ و سعید بن جبیر و شعبی و ابراہیم نخعی و عطا و مکحول و سعید بن المسیب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے۔

احکام فقہیہ: نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے، تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے، اس کو بنا کہتے ہیں، مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں، اس حکم میں عورت مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (3) "البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب الحدث في الصلاۃ، ج۱، ص ٦٤٢ ـ ٦٥٣.

و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس في الحدث في الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۳. (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱: جس رکن میں حدث واقع ہو، اُس کا اعادہ کرے۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس في الحدث في الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۳. (عالمگیری)

مسئلہ ۲: بنا کے لیے تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں، اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم (5) (نہ پائی گئی۔) ہو، بنا جائز نہیں۔

(۱) حدث مُوجب ِوُضو ہو۔

(۲) اُس کا وجود نادر نہ ہو۔

(۳) وہ حدث سماوی ہو یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب۔

(۴) وہ حدث اس کے بدن سے ہو۔

(۵) اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو۔

(۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو۔

(۷) نہ چلتے میں رکن ادا کیا ہو۔

(۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی، نہ کیا ہو۔

(۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی، تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو۔

(۱۰) اس حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو۔

(۱۱) حدث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔

(۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے، دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔

(۱۳) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو، جو لائق امامت نہیں۔ (1) المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ٤۲۲. (درمختار، عالمگیری)

ان شرائط کی تفریعات

مسئلہ ۳: نماز میں موجب غسل پایا گیا، مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (2) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس في الحدث في الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۳ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ٤: اگر وہ حدث نادر الوجود (3) (بہت کم پایا جاتا۔) ہو، جیسے قہقہہ و بے ہوشی وجنون، تو بنا نہیں کر سکتا۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس في الحدث في الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۳، ۹٤. (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر وہ حدث سماوی نہ ہو، خواہ اس مُصلّی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا (مثلاً بھر مونھ قے کر دی یا نکسیر توڑ دی یا پھڑیا دبا دی کہ اس سے مواد بہا یا گھٹنے میں پھُڑیا تھی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا کہ بہی) خواہ دوسرے کی طرف سے ہو، مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبا دی اور خون بہ گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا، وہ پتھر خود بخود گرا یا کسی کے چلنے سے، تو ان سب

صورتوں میں سرے سے پڑھے، بنا نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہوگیا اور خون بہا یا پاؤں میں کانٹا چُبھا یا سجدہ میں پیشانی میں چبھا اور خون بہا یا بھڑ نے کاٹا اور خون بہا، تو بنا نہیں ہوسکتی۔ (5) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: بلا اختیار بھر مونھ قے ہوئی تو بنا کرسکتا ہے اور قصداً کی تو بنا نہیں کرسکتا، نماز میں سوگیا اور حدث واقع ہوا اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کرسکتا ہے اور بیداری میں توقف کیا، نماز فاسد ہوگئی، چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہوگئی یا قطرہ آ گیا، تو بنا نہیں کرسکتا۔ (1) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درم سے زیادہ نجس ہوگیا، تو اُسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کرسکتا اور اگر اُسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کرسکتا ہے اور اگر خارج وحدث دونوں سے ہے، تو بنا نہیں ہوسکتی۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کپڑا ناپاک ہوگیا، دوسرا پاک کپڑا موجود ہے کہ فوراً بدل سکتا ہے، تو اگر فوراً بدل لیا ہوگئی اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے یا اسی حالت میں ایک رکن ادا کیا یا وقفہ کیا، نماز فاسد ہوگئی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکن سر اُٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے اُٹھا، یا وضو کے لیے جاتے یا واپسی میں قراءت کی، نماز فاسد ہوگئی بنا نہیں کرسکتا، سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا، تو بنا میں حرج نہیں۔ (4) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا، تو اب بنا نہیں ہوسکتی۔ (5) (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے، اسے چھوڑ کر دور جگہ گیا بنا نہیں کرسکتا یوہیں بعد حدث کلام کیا یا کھایا یا پیا، تو بنا نہیں ہوسکتی۔ (6) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: وضو کے لیے کوئیں سے پانی بھرنا پڑا تو بنا ہوسکتی ہے اور بغیر ضرورت ہو تو نہیں۔ (7) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: وضو کرنے میں ستر کھل گیا یا بضرورت ستر کھولا، مثلاً عورت نے وضو کے لیے کلائی کھولی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہوگئی، مثلاً عورت نے وضو کے لیے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھول دیں، تو نماز گئی۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۱٤: کوآں نزدیک ہے، مگر پانی بھرنا پڑے گا اور رکھا ہوا پانی دُور ہے، تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔ (1) (عالمگیری)

(5) المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤٢٤.

(1) "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج۱، ص۹۳۔۹٤.

(2) المرجع السابق، ص۹٥.

(3) المرجع السابق.

(4) المرجع السابق، ص۹٤.

(5) المرجع السابق، ص۹۳. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤٢۳.

(6) "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج۱، ص۹٤.

(7) المرجع السابق.

(8) المرجع السابق.

(1) "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج۱، ص۹٤.

مسئلہ ۱۵: نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے، مگر حوض پر وضو کے لیے گیا اور اگر حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہوگئی اور اگر گھر میں پانی ہونا یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے، تو بنا کر سکتا ہے۔ (2) المرجع السابق، ص ۹۴۔۹۵ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: حدث کے بعد وضو کے لیے گھر گیا، دروازہ بند پایا اسے کھولا اور وضو کیا، اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کر دے، ورنہ کھلا چھوڑ دے۔ (3) المرجع السابق، ص ۹۵. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: وضو کرنے میں سُنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے، البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو سرے سے پڑھے۔ (4) المرجع السابق، ص ۹٤. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے، بلا عذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد ہٹا نماز فاسد ہوگئی اور وہاں بھیڑ تھی، تو فاسد نہ ہوئی۔ (5) المرجع السابق، ص ۹۵. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا جا کر مسح کر آئے اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے۔ اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جا کر اٹھالیا تو سرے سے پڑھے۔ (6) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسجد میں پانی ہے، اس سے وضو کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھالایا تو بنا کر سکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں، یوہیں برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بنا کر سکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا، تو نہیں۔ (7) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: موزہ پر مسح کیا تھا، نماز میں حدث ہوا، وضو کے لیے گیا، اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پٹی پر مسح کیا تھا، حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پٹی کھل گئی، تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کر سکتا۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج ۱، ص ۹۵. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے نکل گیا، اب معلوم ہوا کہ وضو نہ گیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو باقی (2) (جو بقیہ نماز رہ گئی ہو۔) پڑھ لے۔ (3) "الهداية"، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ج ۱، ص ٦٠. (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا، تو مُصلّے سے ہٹتے ہی نماز فاسد ہوگئی۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر یہ گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی یا صاحبِ ترتیب ظہر کی نماز میں تھا اور گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی یا تیمم کیا تھا اور سراب (5) (ریتلی زمین کی وہ چمک جس پر چاند سورج کی چمک سے پانی کا دھوکہ ہوتا ہے۔) پر نظر پڑی اور اُسے پانی گمان کیا، یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجاست گمان کیا، ان سب

صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٧. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا، اگر ادا کے ارادہ سے سر اٹھایا، نماز باطل ہوگئی، اس پر بنا نہیں کرسکتا۔ (7) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٤٣. (درمختار)

خلیفہ کرنے کا بیان

مسئلہ ۱: نماز میں امام کو حدث ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں، دوسرے کو خلیفہ کرسکتا ہے (اس کو استخلاف کہتے ہیں) اگرچہ وہ نماز نمازِ جنازہ ہو۔ (8) المرجع السابق، ص٤٢٥. (درمختار)

مسئلہ ۲: جس موقع پر بنا جائز ہے وہاں استخلاف صحیح ہے اور جہاں بنا صحیح نہیں استخلاف بھی صحیح نہیں۔ (9) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٥. (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جو شخص اس محدث کا امام ہو سکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (10) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ٤: جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کر کے (کہ لوگ نکسیر گمان کریں) پیٹھ جُھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے، خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٥. و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٥. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: میدان میں نماز ہو رہی ہے، تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا، خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہو، استخلاف ہو سکتا ہے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج١، ص٩٥. (عالمگیری)

مسئلہ ٦: مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں، امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا، بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا یہ استخلاف صحیح نہ ہوا قوم اور امام سب کی نمازیں گئیں اور آگے بڑھ گیا، تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ سُترہ یا موضع سجود سے متجاوز نہ ہوا ہو۔ (3) المرجع السابق، و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٥. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: مکان اور چھوٹی عیدگاہ مسجد کے حکم میں ہیں، بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عیدگاہ میدان کے حکم میں ہیں۔ (4) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج٢، ص٤٢٦. (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم نے بنا دیا، یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑا ہو گیا تو یہ خلیفہ امام ہو گیا اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہو گا جب تک نیت امامت نہ کرے۔ (5) المرجع السابق. (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لیے جو حد مقرر کی گئی ہے، اس سے ابھی متجاوز نہ ہوا نہ خود کوئی خلیفہ بنا، نہ جماعت نے کسی کو بنایا تو امام کی امامت قائم ہے، یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتدا کوئی شخص

کرلے، تو ہوسکتی ہے۔(6) المرجع السابق. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: امام کو حدث ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہوگیا، اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کرلی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں، سب کی نمازیں فاسد ہوگئیں، اس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اوّل کی فاسد نہ ہوئی اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا اور امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہوگئیں۔(1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج۱، ص۹٦. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤۲۷. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: امام کے لیے اَولیٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے، بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول کرلیا، تو ہوگیا۔(2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج۱، ص۹٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے، مسبوق وہیں سے شروع کرے، رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا باقی ہے، لہٰذا امام اسے اشارے سے بتا دے، مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک اُنگلی سے اشارہ کرے دو ہوں، تو دو سے رکوع کرنا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے، سجدہ کے لیے پیشانی پر، قراءت کے لیے مونھ پر، سجدۂ تلاوت کے لیے پیشانی و زبان پر، سجدۂ سہو کے لیے سینہ پر رکھے اور اگر اس مسبوق کو معلوم ہو، تو اشارے کی کچھ حاجت نہیں۔(3) المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤۲٥. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا اور اسے خلیفہ کیا اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے، تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔(4) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج۱، ص۹٦. (عالمگیری)

مسئلہ ۱٤: مسبوق کو خلیفہ کیا، تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لیے کسی مدرک کو مقدم کر دے، کہ وہ سلام پھیرے۔(5) المرجع السابق. (عالمگیری، وغیرہ)

مسئلہ ۱٥: چار یا تین رکعت والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا، جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں، تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں، ایک امام کا قعدۂ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قراءت نہ کی تھی، چار رکعت والی نماز میں، چاروں میں اس پر قراءت فرض ہے۔(6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ج۲، ص٤٤۱. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱٦: مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا، یا قصداً حدث کیا، یا کلام کیا، یا مسجد سے باہر ہوگیا، تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور قوم کی ہوگئی۔ رہا امام اوّل، وہ اگر ارکانِ نماز سے فارغ ہوگیا ہے، تو اس کی بھی ہوگئی، ورنہ گئی۔(1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في

الاستخلاف، ج۱، ص۹۶. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: لاحق کو خلیفہ بنایا تو اُسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کرے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں، یہاں تک کہ جو اس کے ذمہ ہے، اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی، تو جب سلام کا موقع آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لیے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پوری کرے۔ (2) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا، تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (3) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: تنہا نماز پڑھ رہا تھا، حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی، تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا۔ (4) المرجع السابق، ص۹۶۔۹۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی اور امام کو حدث ہوا، اُس نے مقیم کو خلیفہ کیا، مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں۔ اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے تو وہ تنہا تنہا دو دو رکعت بلا قراءت پڑھیں، اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں گے، تو ان سب کی نماز باطل ہوگئی۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشریۃ، ج۲، ص٤٤١. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: امام کو جنون ہو گیا یا بے ہوشی طاری ہوئی یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب غسل پایا گیا، مثلاً سو گیا اور احتلام ہوا، یا تفکر کرنے یا شہوت کے ساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلی، تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی، سرے سے پڑھے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤٢٩. (درمختار)

مسئلہ ۲۲: اگر شدّت سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا، تو استخلاف جائز نہیں۔ یوہیں اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، استخلاف جائز نہیں۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤٣٠. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قراءت سے عاجز ہے، تو استخلاف جائز ہے اور بالکل نسیان ہو گیا تو ناجائز۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤٢٩. (درمختار)

مسئلہ ۲٤: امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے، یعنی اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے، تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا موضع اقتدا میں آئے، یوہیں منفرد کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الاستخلاف، ج۲، ص٤٣٣. (درمختار)

مسئلہ ۲۵: نماز میں امام کا انتقال ہو گیا، اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (3) "ردالمحتار"، (ردالمحتار)

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح وتکبیر وقراءت قرآن۔'' (4) "صحیح مسلم"، کتاب

المساجد... إلخ، باب تحریم الکلام في الصلاۃ... إلخ، الحدیث: ۱۱۹۹، ص۷٦۱.

حدیث ۲: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز میں ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو سلام کیا کرتے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جواب دیتے، جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے، سلام عرض کیا، جواب نہ دیا، عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم سلام کرتے تھے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جواب دیتے تھے (اب کیا بات ہے کہ جواب نہ ملا؟) فرمایا: ''نماز میں مشغولی ہے۔'' (5) "صحیح البخاري"، کتاب مناقب الأنصار، باب هجرة الحبشة، الحدیث: ۳۸۷۵،

ص۳۱۵.

اور ابو داود کی روایت میں ہے فرمایا: کہ ''اللہ عزوجل اپنا حکم جو چاہتا ہے، ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے، اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو، اس کے بعد سلام کا جواب دیا'' اور فرمایا: ''نماز قراءت قرآن اور ذکر خدا کے لیے ہے، تو جب تم نماز میں ہو تو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے۔'' (6) "سنن أبي داود"، کتاب الصلاۃ، باب ردالسلام في الصلاۃ، الحدیث:

۹۲٤، ص۱۲۹۱.

حدیث ۳: امام احمد و ابو داود و ترمذی ونسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''دو سیاہ چیزیں، سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو۔'' (1) "سنن أبي داود"، کتاب الصلاۃ، باب العمل في الصلاۃ،

الحدیث: ۹۲۱، ص۱۲۹۱.

احکام فقہیہ

احکام فقہیہ: کلام مفسد نماز ہے، عمداً ہو یا خطاءً یا سہواً، سوتے میں ہو، یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا، یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا، یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قراءت وغیرہ اذکارِ نماز کہنا چاہتا تھا، غلطی سے زبان سے کوئی بات نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ (2)

"الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص٤٤٥-٤٤٧. (درمختار)

مسئلہ ۱: کلام میں قلیل وکثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لیے ہو یا نہیں، مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا، مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جا، یا ہوں کہا، نماز جاتی رہی۔ (3) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب

السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: قصداً کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہو گی جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو اور بیٹھ چکا ہے تو نماز پوری ہو گئی، البتہ مکروہ تحریمی ہوئی۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص٤٤٦. (درمختار)

مسئلہ ۳: کلام وہی مفسد ہے، جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سُن سکے، اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف (5)(حروف کو درست کرنا۔) ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (6) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ٤: نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا، تو نماز جاتی رہی۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص٤٤٩. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ٥: کسی شخص کو سلام کیا، عمداً ہو یا سہواً، نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ بھول کر السّلام کہا تھا کہ یاد آیا سلام کرنا نہ چاہیے اور سکوت کیا۔ (8) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ٦: مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا، نماز فاسد ہوگئی۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۷: عشا کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یا ظہر کو جمعہ تصوّر کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، یا مقیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، نماز فاسد ہوگئی، اس پر بنا بھی جائز نہیں۔ (2) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۸: دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کر لے۔ (3) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۹: زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ (4) المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص٤٥٠. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مُصلّی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی، اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا، نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔ (5) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا، تو نماز فاسد نہ ہوئی اور کسی اور کو چھینک آئی اس مصلّی نے اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہا، نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا، تو جاتی رہی۔ (6) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین، نماز فاسد ہوگئی۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: نماز میں چھینک آئے، تو سکوت کرے اور الحمدللہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ

کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (8) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمدللہ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے، تو فاسد نہ ہوئی، یوہیں کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب سُبْحَانَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا اَللّٰہُ اَکْبَر کہا، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج۱، ص۹۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے، زور سے الحمدللہ یا اللہ اکبر، یا سبحان اللہ پڑھا، نماز فاسد نہ ہوئی۔ (2) "غنية المتملي"، كتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ص۴۴۹. (غنیہ)

مسئلہ ۱۶: بُری خبر سُن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن کہا، یا الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا، نماز فاسد ہوگئی، مثلاً کسی نے پوچھا، کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے؟ اس نے جواب دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں؟ اس نے جواب میں کہا ﴿ اَلْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ ﴾ (3) پ۱۴، النحل: ۸. یا پوچھا کہاں سے آئے؟ کہا ﴿ وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴾ (4) پ۱۷، الحج: ۴۵. یوہیں اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا، مثلاً اس کا نام یحیٰی ہے، اس سے کہا ﴿ يٰـيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ﴾ (5) پ۱۶، مریم: ۱۲ موسیٰ نام ہے، اس سے کہا ﴿ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴾ (6) پ۱۶، طٰهٰ: ۱۷. نماز فاسد ہوگئی۔ (7) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص۴۵۸. (درمختار)

مسئلہ ۱۷: اللہ عزوجل کا نام مبارک سُن کر جل جلالہ کہا، یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سُن کر درود پڑھا، یا امام کی قراءت سُن کر صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهٗ کہا، تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی، جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں، یوہیں اگر اذان کا جواب دیا، نماز فاسد ہو جائے گی۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص۴۶۰. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: شیطان کا ذکر سُن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی، دفع وسوسہ کے لیے لَا حَوْلَ پڑھی، اگر امور دنیا کے لیے ہے، نماز فاسد ہو جائے گی اور امور آخرت کے لیے، تو نہیں۔ (9) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص۴۶۰. (درمختار)

مسئلہ ۱۹: چاند دیکھ کر رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ کہا، یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا، نماز فاسد ہوگئی بیمار نے اٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (10) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع في ما يفسد الصلاة... إلخ، الفصل الأول، ج۱، ص۹۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: کوئی عبارت بوزن شعر کہ قرآن مجید میں بترتیب پائی جاتی ہے، بہ نیت شعر پڑھی نماز فاسد ہوگئی، جیسے ﴿ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ ﴾ (11) پ۲۹، المرسلٰت: ۱ ـ ۲. اور اگر نماز میں شعر موزوں کیا، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو اگرچہ نماز فاسد نہ ہوئی، مگر گنہگار ہوا۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما

یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: نماز میں زبان پر نعم یا ارے یا ہاں جاری ہوگیا، اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے، فاسد ہوگئی ورنہ نہیں۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص٤٦٢. (درمختار، وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: مصلّی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز جاتی رہی، جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو، مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص٤٦١. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا، بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔ (4) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۲۴: اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے، البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آگیا اس کے بتانے سے نہیں، یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آجاتا، اس کے بتانے کو کچھ دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔ (5) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں، ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سُن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا، تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی۔ (6) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۲۶: لقمہ دینے والا قراءت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص٤٦١. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۷: فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے، مگر جب کہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے، تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے، یوہیں امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے، بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے، مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے۔ (8) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب المواضع التي لا یجب... إلخ، ج۲، ص٤٦٢. و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۹. (عالمگیری، ردالمحتار) مگر وہ غلطی اگر ایسی ہے، جس میں فساد معنی تھا تو اصلاح نماز کے لیے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکے، تو گئی۔

مسئلہ ۲۸: لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص۹۹. (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔

مسئلہ ۲۹: ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جاسکتا جائز ہے، مثلاً اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اور جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے، مفسد نماز ہے، مثلاً اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ یا اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ۔ (2) "الفتاوی الهندیة"،

کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: آہ، اوہ، اُف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے، ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے، تو حرج نہیں۔ (3) المرجع السابق، ص۱۰۱، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب: المواضع التیلا یجب فیہا ردالسلام، ج۲، ص۴۵۵. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی، یوہیں چھینک کھانسی جماہی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج۲، ص۴۵۶. (درمختار)

مسئلہ ۳۲: جنت و دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے، تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (5) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۳۳: امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نعم، ہاں، زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں، کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا، تو نماز جاتی رہی۔ (6) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے مفسد نہیں، مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں، جیسے اف، تف، تو مفسد ہے۔ (7) المرجع السابق. (غنیہ)

مسئلہ ۳۵: کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں، جیسے اح مفسد نماز ہے، جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض، اگر عذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے اس لیے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو، تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج۲، ص۴۵۵. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے، تو حرج نہیں۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص۴٦۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا، یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔ (3) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۱. و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج۲، ص۴۷۹. (عالمگیری، درمختار) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔

مسئلہ ۳۸: صرف توراۃ یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی، قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں۔ (4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۱. (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن پڑھ

لیا اور کچھ آیات تورات و انجیل کی، جن میں ذکرِ الٰہی ہے پڑھیں، تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۹: عملِ کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عملِ قلیل مفسد نہیں، جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عملِ کثیر ہے اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شبہہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عملِ قلیل ہے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص٤٦٤. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۰: کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا، نماز جاتی رہی۔ (6) "غنیۃ المتملي"، کتاب الصلاۃ، مفسدات الصلاۃ، ص٤٥٢. (غنیہ)

مسئلہ ۴۱: ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص٤٦٦. (درمختار) یوہیں ہاتھ یا گھٹنے سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے، نماز فاسد ہوگئی۔ (8) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، و مطلب في التشبہ باھل الکتاب، ج۲، ص٤٦٦. (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا، یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا، مفسد نماز ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا، یا امام سے آگے ہوگیا، نماز جاتی رہی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص٤٦٧. (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے، اگرچہ معاً (2) (فوراً۔) ڈھانک لے، اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۳: دو کپڑے ملا کر سیے ہوں ان میں استر (3) (نیچے کی تہ۔) ناپاک ہے اور ابرا (4) (اوپر کی تہ۔) پاک، تو ابرے کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی، جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے، جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ استر چمکتا ہو۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، و مطلب في التشبہ باھل الکتاب، ج۲، ص٤٦٧. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: نجس زمین پر مٹی چونا خوب بچھا دیا، اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بُو آتی ہے، تو ناجائز ہے جب کہ مواضع سجود پر نجاست ہو۔ (6) "منیۃ المصلي"، حکم ما اذا کان تحت قدمي المصلي نجس، ص۱۷۰. (منیہ)

مسئلہ ۴۵: نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے مونھ میں گرا اور اس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب المواضع التی لا یجب... إلخ، ج۲، ص٤٦٢. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی۔ دانتوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی،

ورنہ ہو جائے گی۔(8) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۲.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص٤٦٢. '(کافی' اور 'فتح القدیر' کی تحقیق یہ ہے کہ اگر حلق میں اس کا مزہ محسوس ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہوگئی اور یہی حکم روزہ کا ہے اور یہ قول باقوت معلوم ہوتا ہے اور احتیاط ضروری ہے۔۱۲منہ) (درمختار، عالمگیری) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا مزہ محسوس ہو، نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔

مسئلہ ۴۷: نماز سے پیشتر (1) (پہلے۔) کوئی چیز میٹھی کھائی تھی اس کے اجزا نگل لیے تھے، صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا، اُس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ مونھ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے، نماز فاسد ہوگئی۔ گوند مونھ میں ہے اگر چبایا اور بعض اجزا حلق سے اتر گئے، نماز جاتی رہی۔(2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰۲. (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے، جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی جب کہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس (۴۵) درجے ہٹ جائے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں، مثلاً حدث کا گمان ہوا اور مونھ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہوا ہو، نماز فاسد نہ ہوگی۔(3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص٤٦٨. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۹: قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا، پھر ایک رکن کی قدر ٹھہر گیا، پھر چلا پھر ٹھہرا، اگرچہ متعدد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے، نماز فاسد نہ ہوگی، مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص صُفوف سے متجاوز ہو گیا کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی، یوہیں اگر ایک دم دو صف کی قدر چلا، نماز فاسد ہوگئی۔(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، مطلب في التشبه باهل الکتاب، ج۲، ص٤٦٨. (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: صحرا میں اگر اس کے آگے صفیں نہ ہوں بلکہ یہ امام ہے اور موضع سجود سے متجاوز ہوا، تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی اور اس سے زیادہ ہٹا تو فاسد ہوگئی اور اگر منفرد ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے یعنی اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے داہنے بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی۔(5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، مطلب في التشبه باهل الکتاب، ج۲، ص٤٦٩. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا ڈھکیل دیا، تو نماز فاسد ہوگئی۔(6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، ج۲، ص٤٧٠. (درمختار)

مسئلہ ۵۲: ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہوا، پہلی نماز فاسد ہوگئی، مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا ظہر کی نماز جاتی رہی پھر اگر صاحب ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو عصر کی بھی نہ ہوگی، بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہے، ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل، یوہیں اگر تنہا نماز پڑھتا تھا اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا مقتدی تھا اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو نماز فاسد ہوگئی، یوہیں اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا

اور دوسرا جنازہ لایا گیا دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا دوسرے کی نیت سے تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی اور پہلے کی فاسد ہوگئی۔ (1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٦٢. (درمختار)

مسئلہ ۵۳: عورت نماز پڑھ رہی تھی، بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا، نماز جاتی رہی۔ (2) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٤٧٠. (درمختار)

مسئلہ ۵۴: عورت نماز میں تھی، مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا، نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی، جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المشي في الصلاة، ج٢، ص٤٧٠. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: داڑھی یا سر میں تیل لگایا یا کنگھا کیا یا سرمہ لگایا نماز جاتی رہی، ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (4) "منية المصلي"، بيان مفسدات الصلاة، ص٤١٤، و "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص٤٤٢. (منیہ، غنیہ)

مسئلہ ۵۶: کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا دو ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی، تین بار پے در پے کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی اگر پے در پے تین بار ہو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی تو فاسد ہوگئی، لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلے، تو فاسد نہ ہوئی۔ (5) "منية المصلي"، بيان مفسدات الصلاة، ص٤١٥، و "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص٤٤٣. (منیہ، غنیہ)

مسئلہ ۵۷: گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی، نماز فاسد ہوگئی، نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا، نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا اتر آیا، فاسد نہ ہوئی۔ (6) "منية المصلي"، المرجع السابق، و "الفتاوى الخانية"، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ج١، ص٦٤. (منیہ، قاضی خاں)

مسئلہ ۵۸: تین کلمے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں، نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حرف ظاہر نہ ہوں، مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا تو عبث ہے، نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ (7) "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص٤٤٤. (غنیہ)

مسئلہ ۵۹: نماز پڑھنے والے کو اٹھالیا پھر وہیں رکھ دیا، اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا، نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا، نماز جاتی رہی۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج١، ص١٠٣. (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: موت و جنون و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے، اگر وقت میں افاقہ ہوا تو ادا کرے، ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المشي في الصلاة، ج٢، ص٤٧٢. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: قصداً وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پایا گیا یا کسی رکن کو ترک کیا، جبکہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کر لیا ہو، یا

بلا عذر شرط کو ترک کیا، یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کر لیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا، یہاں تک کہ امام کیساتھ سلام پھیر دیا، یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدۂ سہو میں متابعت کی، یا قعدۂ اخیرہ کے بعد سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت یاد آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا، یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی۔(3) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ٢، ص ٤٧٢. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ٦٢: سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو، ورنہ جاتی رہے گی، مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔(4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج ١، ص ١٠٣. (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ٦٣: سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے، کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔(5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج ١، ص ١٠٣. (عالمگیری)

مسئلہ ٦٤: پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر مکروہ ہے۔(6) المرجع السابق، و "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص ٤٤٨. (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ٦٥: موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے سے نماز فاسد نہ ہوگی اور موزہ پہننے سے نماز جاتی رہے گی۔(7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج ١، ص ١٠٣. (عالمگیری)

مسئلہ ٦٦: گھوڑے کے مونھ میں لگام دی یا اس پر کاٹھی کسی یا کاٹھی اتار دی نماز جاتی رہی۔(1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج ١، ص ١٠٣. (عالمگیری)

مسئلہ ٦٧: ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹا لیا وعلیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔(2) المرجع السابق، ص ١٠٤، و "غنية المتملي"، مفسدات الصلاة، ص ٤٤٨. (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ٦٨: تکبیرات انتقال میں **اللہ** یا **اکبر** کے الف کو دراز کیا **آللہ** یا **آکبر** کہا یا بے کے بعد الف بڑھایا **اکبار** کہا نماز فاسد ہو جائے گی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔(3) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ويكره فيها، ج ٢، ص ٤٧٣. (درمختار وغیرہ) قراءت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں، نماز فاسد کر دیتی ہے، اس کے متعلق مفصل بیان گزر چکا۔

مسئلہ ٦٩: نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود(4) (موضع سجود سے کیا مراد ہے یہ آگے مذکور ہوگا۔ ١٢ منہ) سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا، خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت، کتا ہو یا گدھا۔(5) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد

الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص ٤٨٠. (عامۂ کتب)

مسئلہ ۷۰: مصلّی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔
حدیث میں فرمایا: کہ ''اس میں جو کچھ گناہ ہے، اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا''، راوی کہتے ہیں: ''میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔'' (6) "مسند البزار"، مسند زید بن خالد الجهني رضي الله تعالیٰ عنه، الحدیث: ٣٧٨٢، ج٩، ص٢٣٩. یہ حدیث صحاح ستہ میں ابی جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی اور بزار کی روایت میں چالیس برس (7) "مسند البزار"، مسند زید بن خالد الجهني رضي الله تعالیٰ عنه، الحدیث: ٣٧٨٢، ج٩، ص٢٣٩. کی تصریح ہے۔ اور ابن ماجہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے؟ تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔'' (8) "سنن ابن ماجه"، ابواب اقامة الصلوات و السنة فيها، باب المرور بين يدي المصلي، الحديث: ٩٤٦، ص٢٥٣٢ امام مالک نے روایت کیا کہ کعب احبار فرماتے ہیں: ''نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے؟ تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔'' (9) "الموطأ"، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب التشديد في ان يمر احد بين يدي المصلي، الحديث: ٣٧١، ج١، ص١٥٤.

امام مالک سے روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابطح میں چمڑے کے ایک سُرخ قبہ کے اندر تشریف فرما ہیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وضو کا پانی لیا اور لوگ جلدی جلدی اسے لے رہے ہیں جو اس میں سے کچھ پا جاتا اسے مونھ اور سینہ پر ملتا اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نیزہ نصب کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُرخ دھاری دار جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف مونھ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپاؤں کو نیزے کے اُس طرف سے گزرتے دیکھا۔ (1) "صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي و الندب إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ١١٢٠، ص٧٥٦.

مسئلہ ۷۱: میدان اور بڑی مسجد میں مصلّی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے، مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں اگر سترہ نہ ہو۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج١، ص١٠٤. و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ج٢، ص٤٧٩. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷۲: کوئی شخص بلندی پر پڑھ رہا ہے اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں، جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو، چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو، تو حرج نہیں۔ (3) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢،

ص ٤٨٠. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۳: مصلّی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا، اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن مصلّی کے سر کے سامنے ہوا تو ممنوع ہے۔(4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب إذا قرأ قولہ... إلخ، ج۲، ص ٤٨٠. (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: مصلّی کے آگے سُترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے، تو سُترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔(5) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص ١٠٤. (عامۂ کتب)

مسئلہ ۷۵: سُترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔(6)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص ٤٨٤. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۶: امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سُترہ گاڑیں اور سُترہ نزدیک ہونا چاہیے، سُترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔(1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص ٤٨٤. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۷: اگر نصب کرنا ناممکن ہو تو وہ چیز لمبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا محراب کی مثل۔(2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الأول، ج۱، ص ١٠٤. و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص ٤٨٥. ان دونوں صورتوں سے یہ مقصود نہیں کہ گزرنا جائز ہو جائیگا بلکہ اس لیے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ بٹے۔۱۲ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۸: اگر سُترہ کے لیے کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے، تو اسی کو سامنے رکھ لے۔(3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب إذا قرأ قولہ... إلخ، ج۲، ص ٤٨٥. (اس سے بھی وہی مقصود ہے کہ نمازی کا دل نہ بٹے ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اس کے آگے سے گزرنا، جائز نہ ہوگا، ہاں اگر بلندی اتنی ہو جائے جو سترہ کے لیے درکار ہے، تو گزرنا بھی جائز ہو جائیگا۔۱۲منہ) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: امام کا سُترہ مقتدی کے لیے بھی سُترہ ہے، اس کو جدید سُترہ کی حاجت نہیں، تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے، جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو حرج نہیں۔(4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب إذا قرأ قولہ... إلخ، ج۲، ص ٤٨٧. (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔(5) "غنیة المتملي"، فصل کراھیة الصلاۃ، ص ٣٦٧. (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سُترہ کیا جائے، جب کہ اس کی پیٹھ مصلّی کی طرف ہو کہ مصلّی کی طرف مونھ کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۱: سوار اگر مصلّی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے، تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو مصلّی کے آگے کرلے اور اس طرف سے گزر جائے۔ (6) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰٤. (عالمگیری)

مسئلہ ۸۲: دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے، تو مصلّی سے جو قریب ہے وہ گنہگار ہوا اور دوسرے کے لیے یہی سُترہ ہوگیا۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰٤. (عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: مصلّی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز سُترہ کے قابل ہو تو اسے اس کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اسے اٹھالے، اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سُترہ کو کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے، پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے، پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔ (2)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول، ج۱، ص۱۰٤. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج۲، ص٤٨٣. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کرسکتا، تو اسے کھڑا کرکے مصلّی کے آگے سے گزرنا جائز ہے، جب کہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔

مسئلہ ۸۵: اگلی صف میں جگہ تھی، اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جاسکتا ہے، کہ اس نے اپنی حُرمت اپنے آپ کھوئی۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج۲، ص٤٨٣. (درمختار)

مسئلہ ۸۶: جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سُترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اَولیٰ سُترہ قائم کرنا ہے۔ (4) المرجع السابق، ص٤٨٧. (درمختار)

مسئلہ ۸۷: نمازی کے سامنے سُترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سُترہ ہے مگر وہ شخص مصلّی اور سُترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے، خواہ سبحان اللہ کہے یا جہر (5) (بلند آواز۔) کے ساتھ قراءت کرے یا ہاتھ، یا سر، یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا، بلکہ اگر عملِ کثیر ہوگیا، تو نماز ہی جاتی رہی۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج۲، ص٤٨٥. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے، عورت کے سامنے سے گزرے تو تصفیق سے منع کرے، یعنی دہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے تسبیح، تو بھی فاسد نہ ہوئی، مگر خلافِ سُنّت ہوا۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج۲، ص٤٨٦. (درمختار)

مسئلہ ۸۹: مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو، تو اُس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔(2)

"ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج۲، ص ٤٨٢. (ردالمحتار)

مکروہات کا بیان

حدیث ۱: بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔(3) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب كراهية الاختصار في الصلاة، الحديث: ۱۲۱۸، ص ۷٦۲. و

"صحيح البخاري"، كتاب العمل في الصلاة، باب الخصر في الصلاة، الحديث: ۱۲۱۹، ص ۹۵.

حدیث ۲: شرح سنہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا، جہنمیوں کی راحت ہے۔'' (4) "شرح السنة"، كتاب الصلاة، باب كراهية الاختصار في الصلاة، الحديث:

۷۳۱، ج۲، ص ۳۱۳ (یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے، کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کے لیے جہنم میں کیا راحت۔ کذا فسرہ الائمۃ ۱۲منہ)

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ابوداود و نسائی روایت کرتے ہیں، کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نماز کے اندر اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا؟' فرمایا: یہ اُچک لینا ہے کہ بندہ کی نماز میں سے شیطان اُچک لے جاتا ہے۔'' (5) (یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے، کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کے لیے جہنم

میں کیا راحت۔ کذا فسرہ الائمۃ ۱۲منہ)

حدیث ۴: امام احمد و ابوداود و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم بافادۂ تصحیح ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو بندہ نماز میں ہے، اللہ عزوجل کی رحمتِ خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب اس نے اپنا مونھ پھیرا، اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔'' (6) "المستدرك" للحاكم، كتاب الإمامة...

إلخ، باب لايزال الله، مقبلاً على العبد مالم يلتفت... إلخ، الحديث: ۸۹٦، ج۱، ص ٥٠٤

حدیث ۵: امام احمد باسناد حسن و ابویعلیٰ روایت کرتے ہیں، کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ''مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا، مُرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتّے کی طرح بیٹھنے اور اِدھر اُدھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔'' (1) "مجمع الزوائد"، كتاب الصلاة، باب ما ينهى عنه في الصلاة... إلخ، الحديث:

۲٤۲٥، ج۲، ص ۲۳۲.

حدیث ٦: بزار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہے فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! کس کی طرف التفات کرتا ہے، کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے، جس کی طرف التفات کرتا ہے، پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے، پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے، اللہ عزوجل اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔'' (2) "مجمع الزوائد"، كتاب الصلاة، باب ينهى عنه في الصلاة... إلخ، الحديث: ۲٤۲٦، ج۲، ص ۲۳۲.

حدیث ۷: ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی

عنہ سے فرمایا: ''اے لڑکے! نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔'' (3) "جامع الترمذي"، أبواب السفر، باب ما ذكر في الإلتفات في الصلاة، الحديث: ٥٨٩، ص١٧٠٣.

حدیث ۸ تا ۱۲: بخاری و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ''کیا حال ہے؟ اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں، اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔'' (4) "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة، الحديث: ٧٥٠، ص٥٩. اسی مضمون کے قریب قریب ابن عمر و ابو ہریرہ و ابو سعید خدری و جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

حدیث ۱۳: امام احمد و ابوداود و ترمذی بافادۂ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن خزیمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب کوئی تم میں نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے، کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔'' (5) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة... إلخ، باب ماجاء في كراهية مسح الحصى في الصلاة، الحديث: ٣٧٩، ص١٦٧٨. عن أبي ذر رضي الله عنه.

حدیث ۱۴: صحاح ستہ میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''کنکری نہ چھوؤ اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔'' (6) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب مسح الحصى في الصلاة، الحديث: ٩٤٦، ص١٢٩٣.

حدیث ۱۵: صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا؟ فرمایا: ''ایک بار اور اگر تُو اس سے بچے، تو یہ سو اونٹنیوں سیاہ آنکھ والیوں سے بہتر ہے۔'' (1) "صحيح ابن خزيمة"، أبواب الافعال المباحة في الصلاة، باب الرخصة في مسح الحصى في الصلاة مرة واحدة، الحديث: ٨٩٧، ج٢، ص٥٢.

حدیث ۱۶ و ۱۷: مسلم ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے، کہ شیطان مونھ میں داخل ہو جاتا ہے۔'' (2) "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ٧٤٩٣، ص١١٩٦.

اور صحیح بخاری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرماتے ہیں: ''جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور ھانہ کہے، کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان اس سے ہنستا ہے۔'' (3) "صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده، الحديث: ٣٢٨٩، ص٢٦٦.

اور ترمذی و ابن ماجہ کی روایت انھیں سے ہے، اس کے بعد فرمایا: کہ ''مونھ پر ہاتھ رکھ دے۔'' (4) "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب ما يكره في الصلاة، الحديث: ٩٦٨، ص٢٥٣٣.

حدیث ۱۸ و ۱۹: امام احمد و ابوداود و ترمذی و نسائی و دارمی کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے، تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے۔'' (5) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية التشبيك... إلخ، الحديث: ٣٨٦، ص١٦٧٩. اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۲۰: صحیح بخاری میں شقیق سے مروی کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع وسجود پورا نہیں کرتا، جب اس نے نماز پڑھ لی، تو بُلایا اور کہا: ''تیری نماز نہ ہوئی۔'' راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا تو فطرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ (6) "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب إذا لم يتم سجوده، الحديث: ٨٠٨، ص٦٤، باب اذا لم يتم الركوع، الحديث: ٧٩١، ص٦٢.

حدیث ۲۱ تا ۲۴: بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ وغیرہ خالد بن ولید وعمرو بن عاص و یزید بن ابی سفیان و شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، حکم فرمایا: کہ ''پورا رکوع کرے اور فرمایا: یہ اگر اسی حالت میں مرا تو ملّت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا، پھر فرمایا: جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھالیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔'' (1) "كنز العمال"، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٢٤٢٦، ج٨، ص٨٣.

حدیث ۲۵: امام احمد ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''سب میں بُرا وہ چور ہے، جو اپنی نماز سے چراتا ہے، صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چُراتا ہے؟ فرمایا: کہ ''رکوع وسجود پورا نہیں کرتا۔'' (2) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث أبي قتادة الانصاري، الحديث: ٢٢٧٠٥، ج٨، ص٣٨٦.

حدیث ۲۶: امام مالک واحمد نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا: کہ ''شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی، اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ بہت بُری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بُری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے۔ عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چُرائے گا؟ فرمایا: یوں کہ رکوع وسجود تمام نہ کرے۔'' (3) "الموطا" لإمام مالك، كتاب قصد الصلاة في السفر، باب العمل في جامع الصلاة، الحديث: ٤١٠، ج١، ص١٦٤. اسی کے مثل دارمی کی روایت میں بھی ہے۔

حدیث ۲۷: امام احمد نے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ عزوجل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا، جس میں رکوع وسجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔'' (4)

"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث طلق بن علي، الحديث: ١٦٢٨٣، ج٥، ص٤٩٢.

حدیث ۲۸: ابوداود وترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔'' (5) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الصف بين السواري،الحديث: ٢٢٩، ص١٦٥٩. دوسری روایت میں ہے ہم دھکا دے کر ہٹائے جاتے۔ (6) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب الصفوف بين السواري، الحديث: ٦٧٣، ص١٢٧٣.

حدیث ۲۹: ترمذی نے روایت کی، کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: ''ہمارا ایک غلام افلح نامی جب سجدہ کرتا تو پھونکتا، فرمایا: اے افلح! اپنا مونھ خاک آلود کر۔'' (7) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية النفخ... إلخ، الحديث: ٣٨١، ص١٦٧٩.

حدیث ۳۰: ابن ماجہ نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جب تُو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چٹکا۔'' (1) "سنن ابن ماجه"، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب مايكره في الصلاة، الحديث: ٩٦٥، ص٢٥٣٣. بلکہ ایک روایت میں ہے، جب مسجد میں انتظارِ نماز میں ہو اس وقت انگلیاں چٹکانے سے منع فرمایا۔ (2) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٤٩٣.

حدیث ۳۱: صحاح ستہ میں مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ''مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔'' (3) "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب لا يكف ثوبه في الصلاة، الحديث: ٨١٦، ص٦٥.

حدیث ۳۲: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، مونھ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔'' (4) صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف، الحديث: ٨١٢، ص٦٤.

حدیث ۳۳: ابوداود ونسائی ودارمی عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کرلے، جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔'' (5) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود، الحديث: ٨٦٢، ص١٢٨٧.

حدیث ۳۴: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! میں اپنے لیے جو پسند کرتا ہوں تمھارے لیے پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے جو مکروہ جانتا ہوں تمھارے لیے مکروہ جانتا ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعانہ کرنا۔'' (6) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الإقعاء بين السجدتين، الحديث: ٢٨٢، ص١٦٦٦. (یعنی اس طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے)۔

حدیث ۳۵: ابوداود اور حاکم نے مستدرک میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس سے منع فرمایا کہ ''مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔'' (7) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب إذا كان الثوب ضيقا يتزربه، الحديث: ٦٣٦، ص١٢٧٠.

حدیث ۳۶: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تم میں کوئی ایک کپڑا اپہن کر اس طرح ہرگز نماز نہ پڑھے کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو۔'' (8) "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة،

باب إذا صلى في الثوب الواحد، الحديث: ۳۵۹، ص ۳۱.

حدیث ۳۷: صحیح بخاری میں اونھیں سے مروی، فرماتے ہیں: ''جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے، یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو، تو اِدھر کا کنارہ اُدھر اور اُدھر کا اِدھر کرلے۔'' (1) "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في الثوب الواحد...

إلخ، الحديث: ۳٦۰، ص ۳۱.

حدیث ۳۸: عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کی، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیے اور یہ اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، اس پر فرمایا: ''کیا تمھارے پاس دو کپڑے نہیں کہ انھیں پہنتے؟ عرض کی، ہاں ہیں۔ تو فرمایا: بتاؤ اگر مکان سے باہر تمہیں بھیجوں تو دونوں پہنو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لیے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے؟ عرض کی، اللہ (عزوجل) کے لئے۔'' (2) مصنف عبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب ما يكفي الرجل من الثياب، الحديث:

۱۳۹۲، ج ۱، ص ۲۷٤.

حدیث ۳۹: امام احمد کی روایت ہے، کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ''ایک کپڑے میں نماز سُنت ہے یعنی جائز ہے، کہ ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (3) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث المشايخ، الحديث: ۲۱۳۳٤،

ج ۸، ص ٦۰.

حدیث ۴۰: ابو داود نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے، اسے اللہ (عزوجل) کی رحمت حل میں ہے، نہ حرم میں۔'' (4) "سنن أبي

داود"، كتاب الصلاة، باب الإسبال في الصلاة، الحديث: ٦۳۷، ص ۱۲۷۰.

حدیث ۴۱: ابو داود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ''ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے، ارشاد فرمایا: جاؤ وضو کرو، وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے۔'' کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! کیا ہوا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وضو کا حکم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: ''وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا، جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو۔'' (5) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة،

باب الإسبال في الصلاة، الحديث: ٦۳۸، ص ۱۲۷۰. (یعنی اتنا نیچا کہ پاؤں کے گٹے چھپ جائیں)۔ شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لمعات میں فرماتے ہیں: کہ ''وضو کا حکم اس لیے دیا کہ انھیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتا دیا تھا کہ وضو گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا۔'' (1) "لمعات".

حدیث ۴۲: ابوداود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی نماز پڑھے تو دہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کی دہنی جانب ہوں گی، مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو، بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔'' (2)

(2) ''سنن أبي داود''، كتاب الصلاة، باب المصلي إذا خلع نعليه... إلخ، الحديث: ٦٥٤، ص ١٢٧١.

احکامِ فقہیّہ

احکام فقھیه: (۱) کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا، (۲) کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ، (۳) کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۵ ـ ۱۰۶. (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱: اگر کُرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے، بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی، جب بھی یہی حکم ہے۔ (4) الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۸۸. (مستفاد من الدر)

مسئلہ ۲: رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں، یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر، جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے، تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الكراهة التحريمية و التنزيهية، ج۲، ص۴۸۸. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: (۴) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی، یا (۵) دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (6) المرجع السابق، ص۴۹۰، و "الفتاوى الرضوية"، كتاب الصلاة، ج۷، ص۳۸۵. (درمختار)

مسئلہ ٤: (۶) شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت، یا (۷) غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في الخشوع، ج۲، ص۴۹۲. حدیث میں ہے، ''جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلا جانا ہو، تو پہلے بیت الخلا کو جائے۔'' (2) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء إذا أقيمت الصلاة... إلخ، الحديث: ۱٤۲، ص۱٦٤۸. اس حدیث کو ترمذی نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابو داود و نسائی و مالک نے بھی اس کے مثل روایت کی ہے۔

مسئلہ ۵: نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع ہی ممنوع و گناہ ہے، قضائے حاجت مقدم ہے، اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے، نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز (3) (نماز کے دوران۔) میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب اور اگر اسی طرح پڑھ لی، تو گناہ گار ہوا۔ (4) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع، ج۲، ص۴۹۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ٦: (۸) جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا، تو فاسد ہو گئی۔ (5)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص۴۹۲.

مسئلہ ۷: (۹) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سُنّت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو، تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في الخشوع، ج۲، ص۴۹۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: (۱۰) اُنگلیاں چٹکانا، (۱۱) انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا، مکروہ تحریمی ہے۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ وما يكره فيها، ج۲، ص۴۹۳. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے، نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں، جب کہ کسی حاجت کے لیے ہوں۔ (8) المرجع السابق. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: (۱۲) کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (9) المرجع السابق، ص۴۹٤. (درمختار)

مسئلہ ۱۱: (۱۳) اِدھر اُدھر مونھ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر مونھ نہ پھیرے، صرف کنکھیوں سے اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھے، تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں، (۱۴) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۱۲: (۱۵) تشہد یا سجدوں کے درمیان میں کُتّے کی طرح بیٹھنا، یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا، (۱۶) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا، (۱۷) کسی شخص کے مونھ کے سامنے نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ یوہیں دوسرے شخص کو مصلّی کی طرف مونھ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، یعنی اگر مصلّی کی جانب سے ہو تو کراہت مصلّی پر ہے، ورنہ اس پر۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج۲، ص۴۹۵۔۴۹۷. (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر مصلّی اور اس شخص کے درمیان جس کا مونھ مصلّی کی طرف ہے، فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے، مگر جب کہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہہ ہو قعود میں نہ ہو، مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصلّی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں قعود میں مواجہہ نہ ہوگا، مگر قیام میں ہوگا، تو اب بھی کراہت ہے۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج۲، ص۴۹۷. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱٤: (۱۸) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے، علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔ (3) "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ، فصل في مكروهات الصلاۃ، ص۷۹. (درمختار)

مسئلہ ۱۵: (۱۹) اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو، (4) (صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی محمد امجد علی

اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''فتاوٰی امجدیہ'' میں فرماتے ہیں: ''لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے'' مگر تحقیق یہ ہے: کہ ''اعتجار اس صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔'' ("فتاوىٰ امجديه"، كتاب الصوم، ج١، ص٣٩٩.) مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ (۲۰) یوہیں ناک اور مونھ کو چھپانا، (۲۱) اور بے ضرورت کھنکار نکالنا، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١١. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٦. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: (۲۲) نماز میں بالقصد جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں، مگر روکنا مستحب ہے اور اگر روکے سے نہ رُکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ مونھ پر رکھ دے یا آستین سے مونھ چھپالے، قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ (1) "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، كتاب الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص٨٠. (مراقی الفلاح)

فائدہ: انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، اس لیے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''جماہی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے۔'' (2) "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ٧٤٩٠، ص١١٩٥. اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا، بلکہ بعض روایتوں میں ہے، کہ ''شیطان مونھ میں گھس جاتا ہے۔'' (3) "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ٧٤٩١، ص١١٩٥. بعض میں ہے، ''شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔'' (4) "صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب ما يستحب من العطاس... إلخ، الحديث: ٦٢٢٣، ص٥٢٤.

علماء فرماتے ہیں: کہ ''جو جماہی میں مونھ کھول دیتا ہے، شیطان اس کے مونھ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے، وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا مونھ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا تھوک ہے۔'' اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، فوراً رُک جائے گی۔ (5) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ومطلب إذا تردد الحكم بين سنة... إلخ، ج٢، ص٤٩٨. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: (۲۳) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو، اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا، ناجائز ہے۔ (۲۴) یوہیں مصلّی (6) (نمازی۔) کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلّق (7) (آویزاں۔) ہو، یا (۲۵) محل سجود (8) (سجدے کی جگہ۔) میں ہو، کہ اس پر سجدہ واقع ہو، تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (۲۶) یوہیں مصلّی کے آگے، یا (۲۷) داہنے، یا (۲۸) بائیں تصویر کا ہونا، مکروہ تحریمی ہے، (۲۹) اور پسِ پُشت (9) (پیچھے۔) ہونا بھی مکروہ ہے، اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دہنے بائیں معلّق ہو، یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں، تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے، جیسے پہاڑ دریا وغیرہا کی، تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (10) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب

ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٠٢ ـ ٥٠٤. وغيره) (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۸: اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو، مثلاً جوتیاں اُتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو، تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں، نہ اس سے نماز میں کراہت آئے، جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔ (1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٠٣. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: جس تکیہ پر تصویر ہو، اسے منصوب (2) (کھڑا۔) کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا، اعزاز تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کردے گا۔ (3) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٠٣. (درمختار)

مسئلہ ۲۰: اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو، مگر کپڑوں سے چھپی ہو، یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو، یا آگے، پیچھے، دہنے، بائیں، اوپر، نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا پاؤں کے نیچے، یا بیٹھنے کی جگہ ہو، تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ (4) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۲۱: تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھوڈالا ہو، کراہت نہیں۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٤. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے ہنوز (6) (ابھی تک۔) جدا نہ ہوا، تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی، اس کی گردن پر سلائی کردی کہ مثل طوق کے بن گئی۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٤. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: مٹانے میں صرف چہرہ کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے، اگر آنکھ یا بھوں، ہاتھ، پاؤں جُدا کر لیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔ (8) المرجع السابق. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو، تو نماز میں کراہت نہیں۔ (9) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥٠٤. (درمختار)

مسئلہ ۲۵: تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی، تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔ (1) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا ترددالحكم... إلخ، ج٢، ص٥٠٤. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت (2) (ذلت کی جگہ۔) میں نہ ہو، اس پر پردہ نہ ہو، تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے، جب تصویر مصلّی کے آگے

قبلہ کو ہو، پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو، اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو، پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر۔ (3) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٠٧. و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ٢، ص ٥٠٣. (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: یہ احکام تو نماز کے ہیں، رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ "جس گھر میں کتّا ہو یا تصویر، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔" (4) "صحيح البخاري"، كتاب المغازي، الحديث: ٤٠٠٢، ص ٣٢٧. یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں۔

مسئلہ ۲۸: روپے اشرفی اور دیگر سکّے کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ٢، ص ٥٠٦. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: یہ احکام تو تصویر کے رکھنے میں ہیں کہ صورت اہانت وضرورت وغیرہما مستثنیٰ ہیں، رہا تصویر بنانا یا بنوانا، وہ بہرحال حرام ہے۔ (6) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ٢، ص ٥٠٦. (اس کے متعلق دیگر احکام ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الحظر میں مذکور ہوں گے۔۱۲) (ردالمحتار) خواہ دستی (7) (ہاتھ کے ذریعہ۔) ہو یا عکسی (8) (فوٹو۔)، دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۳۰: (۳۰) اُلٹا قرآن مجید پڑھنا، (۳۱) کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، یوہیں قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا، (۳۲) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا، یا (۳۳) رکوع میں قراءت ختم کرنا، (۳۴) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

مسئلہ ۳۱: (۳۵) صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے، تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں، تو معافی ہے۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٠٦، و "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص ٣٤٨. (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲: (۳۶) امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لیے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٠٨. (عالمگیری) (۳۷) جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا، پھر صف میں داخل ہوا، یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٠٨. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: (۳۸) زمین مغصوب (4) (ایسی زمین جس پر زبردستی قبضہ کیا ہو۔)، یا (۳۹) پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، (۴۰) قبر کا سامنے ہونا، اگر مصلّی و قبر کے درمیان

کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔(5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج۲، ص ٥٤. و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب الخامس في آداب المسجد و قبلة... إلخ، ج٥، ص٣١٩. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳٤: (٤١) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں اور ظاہر کراہت تحریم۔(6) "البحرالرائق"، کتاب الدعوی، ج٧، ص ٣٦٤. (بحر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔(7) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب تکرہ الصلاۃ في الکنیسة، ج۲، ص٥٣. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳٥: (٤٢) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریم۔(٤٣) یوہیں انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔ یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے، بلکہ اسی پر اعتماد کیا ہے، اب بعض دیگر مکروہات بیان کیے جاتے ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح ہے اور بعض میں اختلاف ہے، مگر راجح تنزیہی ہے۔(١) سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا، حدیث میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا، ہاں تنگی وقت یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کا ساتھ دے۔

مسئلہ ۳٦: (۲) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔(1) "شرح الوقایة"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج١، ص١٩٨. (متون)

مسئلہ ۳٧: (۳) مونھ میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے، جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قراءت ہو، مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(2)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في الکراهة التحریمیّة و التنزیهیّة ج۲، ص٤٩١. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳٨: (٤) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی مہتم بالشان(3) (اہم۔) چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے اور خشوع خضوع کے لیے سر برہنہ پڑھی، تو مستحب ہے۔(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في الکراهة التحریمیّة و التنزیهیّة، ج۲، ص٤٩١. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳٩: نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھا لینا افضل ہے، جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو، تو نہ اٹھانا افضل ہے۔(5) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٤٠: (٥) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقا

مضایقہ نہیں بلکہ چاہیے، تاکہ ریا نہ آنے پائے۔(6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۵. (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: یوہیں حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پوچھنا، بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ مصلّی کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو، مکروہ ہے۔(7) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۵. (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا، زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور ہے۔(8) المرجع السابق. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۳: (۶) نماز میں اُنگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے، نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا اور سب اُنگلیاں بطورِ مسنون اپنی جگہ پر ہوں، اس میں کچھ حرج نہیں، مگر خلافِ اَولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا مفسد نماز ہے۔(1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج۲، ص۵۰۷. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۴: نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بعض احادیث میں عقدِ انامل (2) (انگلیوں پر گننا۔) کا حکم ہے اور یہ کہ اُنگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔(3) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج۲، ص۵۰۷. (ردالمحتار، حلیہ)

مسئلہ ۴۵: تسبیح رکھنے میں حرج نہیں، جب کہ ریا کے لیے نہ ہو۔(4) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ج۲، ص۵۰۸. (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: (۷) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا، مکروہ ہے۔(5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص۴۹۷ (درمختار)

مسئلہ ۴۷: (۸) نماز میں بغیر عذر چارزانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی حرج نہیں۔(6) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج۲، ص۴۹۸. (درمختار)

مسئلہ ۴۸: (۹) دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔(7) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۷. (عالمگیری) جب کہ دو ایک بار ہو۔(8) "مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص۸۰. (مراقی الفلاح) یہ اس قول کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا اور پنکھا جھلنا مفسد نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے گا کہ نماز میں نہیں۔(9) "حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح"، كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ص۱۹٤ (منتقیٰ ذخیرہ، محیط رضوی، طحطاوی علی مراقی الفلاح)

مسئلہ ۴۹: (۱۰) اسبال یعنی کپڑا حدِ معتاد سے بافراط دراز رکھنا منع ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز پڑھو تو لٹکتے کپڑے کو اٹھا لو کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی، وہ نار میں ہے۔'' (10) "المعجم الكبير"،

الحدیث: ۱۱٦۷۷، ج ۱۱، ص ۲۰۸. اس حدیث کو بُخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ دامنوں اور پائچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں انگلیوں سے نیچے، عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دبے۔

مسئلہ ۵۰: (۱۱) انگڑائی لینا (۱۲) اور بالقصد کھانسنا، یا (۱۳) کھنکارنا مکروہ ہے اور اگر طبیعت دفع کر رہی ہے تو حرج نہیں (۱۴) اور نماز میں تھوکنا بھی مکروہ ہے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۷. (عالمگیری) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگڑائی کو فرمایا ظاہراً مکروہ تنزیہی ہے۔ (2) "حاشیة الطحطاوي علی مراقي الفلاح"، کتاب الصلاة، فصل في المکروهات، ص ۱۹٤.

مسئلہ ۵۱: (۱۵) صف میں منفرد (3) (تنہا نماز پڑھنے والے۔) کو کھڑا ہونا مکروہ ہے، کہ قیام وقعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا۔ (۱٦) یوہیں مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے، جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ بہتر ہے، مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔ (4) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۷. (عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے، اس پر سے کراہت دفع ہوگئی۔ (5) "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۱، ص ۳۰۹. (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۲: (۱۷) فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ (۱۸) یوہیں ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (6) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۷. و "غنیة المتملي"، کراهیة الصلاة، ص ۳۵۵. (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵۳: (۱۹) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا، (۲۰) اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا، بلا عذر مکروہ ہے۔ (7) "منیة المصلي"، بیان مکروهات الصلاة، ص ۳٤۰ (منیہ)

مسئلہ ۵٤: (۲۱) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا، مکروہ ہے۔ (8) المرجع السابق، ص ۳٤۹. (منیہ)

مسئلہ ۵۵: (۲۲) بسم اللہ وتعوذ وثنا اور آمین زور سے کہنا، یا (۲۳) اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا، مکروہ ہے۔ (9) "غنیة المتملي"، کراهیة الصلاة، ص ۳۵۲. و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ۱۰۷. (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۵٦: (۲٤) بغیر عذر دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں، بلکہ فرض وواجب وسنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جب کہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے، جیسا کہ بحث قیام میں ذکر ہوا۔ (1) "غنیة المتملي"، کراهیة الصلاة، ص ۳۵۳. (غنیہ، وغیرہ)

مسئلہ ۵۷: (۲۵) رکوع میں گھٹنوں پر، (۲٦) اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا، مکروہ ہے۔ (2) "الفتاوی

الهندية"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: (۲۷) عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا، یا (۲۸) زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں، البتہ مکروہ ہے۔ (3) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: (۲۹) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہِ تکبر ہو تو کراہت تحریم اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر سجدہ کیا، تو حرج نہیں۔ (4) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا، منفرد نفل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے۔ (۳۰) امام و مقتدی کو مکروہ۔ (5) المرجع السابق (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر ثقل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی۔

مسئلہ ۶۱: (۳۱) داہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراوح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سُنّت ہے۔ (6) "حلیه"، کتاب الصلاۃ، فصل فیما یکره في الصلاۃ وما لا یکره، ج۱، ص۳۲۸. (حلیہ)

مسئلہ ۶۲: اُٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اُٹھتے وقت بائیں پر زور دینا، مستحب ہے۔ (7) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: (۳۳) نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ ہے، مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج۲، ص۴۹۹. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: (۳۴) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا، مکروہ ہے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۵: جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں۔ (2) "غنیة المتملي"، کراهیة الصلاۃ، ص۳۵۳. (غنیہ) یعنی جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو۔

مسئلہ ۶۶: (۳۵) امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہوا سجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں، یوہیں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص۴۹۹. و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: (۳۶) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے، (۳۷) یوہیں امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زاویہ و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ، اسے سُنّت یہ ہے کہ وسط میں کھڑا ہو اور اسی وسط کا نام محراب ہے، خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہوا اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے ہوں، مکروہ ہے۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج۲، ص۵۰۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۸: (۳۸) امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم۔ (۳۹) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر، یہ بھی مکروہ و خلافِ سُنت ہے۔(5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج۲، ص۵۰۰. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۹: (۴۰) کعبۂ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔(6) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸. و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب الخامس في آداب المسجد و قبلة... إلخ، ج۵، ص۳۲۲. (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: (۴۱) مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا، کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔(7) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷۱: کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں، جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا، مکروہ نہیں۔(1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة... إلخ، ج۲، ص۵۰۹. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۲: (۴۲) تلوار و کمان وغیرہ حمائل کیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔(2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: (۴۳) جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے، شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔(3) المرجع السابق، ص۱۰۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۷۴: (۴۴) ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو، (۴۵) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنۂ نجاست ہو، مکروہ ہے۔(4) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۸. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في بیان السنة و المستحب، ج۲، ص۵۱۳. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: (۴۶) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا، یا (۴۷) ہاتھ سے بغیر عذر مکھی پسوا اڑانا مکروہ ہے۔(5) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۰۹. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب في اطالة الرکوع للجائي، ج۲، ص۲۵۹ (عالمگیری) مگر عورت سجدہ میں ران پیٹ سے ملا دے گی۔

مسئلہ ۷۶: قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں

پیشانی نہ ٹھہرے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (6) "غنية المتملي"، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، فروع في الخلاصة، ص ٣٦٠ (غنیہ)

مسئلہ ۷۷: (۴۸) ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے، مثلاً زینت اور لہو ولعب وغیرہ۔

مسئلہ ۷۸: (۴۹) نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔ (7) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في بيان السنة و المستحب، ج٢، ص٥١٣. (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: (۵۰) عام راستہ، (۵۱) کوڑا ڈالنے کی جگہ، (۵۲) مذبح، (8) (جانور ذبح کرنے کی جگہ۔) (۵۳) قبرستان، (۵۴) غسل خانہ، (۵۵) حمام، (۵۶) نالا، (۵۷) مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، (۵۸) اصطبل، (1) (گھوڑے باندھنے کی جگہ۔) (۵۹) پاخانہ کی چھت، (۶۰) اور صحرا میں بلاسُترہ کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان مواضع (2) (جگہوں۔) میں نماز مکروہ ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، ج٢، ص٥٢ ـ ٥٤. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں اور کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور مصلّی اور قبر کے درمیان کوئی شے سُترہ کی قدر حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سُترہ کوئی چیز حائل ہو، تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس، ج٥، ص٣٢٠، و "غنية المتملي"، كراهية الصلاة، ص٣٦٣. (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۸۱: ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی، تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے، اگر کھیتی نہ ہو ورنہ راستہ پر پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے، مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة في الارض المغصوبة... إلخ، ج٢، ص٥٤. (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۲: سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یوہیں اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو، مثلاً دُودھ اُبل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکا لے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (6) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان المستحب... إلخ، ج٢، ص٥١٣. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع، فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج١، ص١٠٩. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو، یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے، بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا، البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في بيان المستحب... إلخ، ج٢، ص٥١٤. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في بيان المستحب... إلخ، ج۲، ص٥١٤ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔ (2) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّكٰوةَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِیۡنَ ۝ ﴾ (3) پ۱۰، التوبة: ۱۸.

''مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے، بے شک وہ راہ پانے والوں سے ہونگے۔''

حدیث ۱ تا ۴: بُخاری و مُسلِم و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ، گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے، تو ملائکہ برابر اس پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلّے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔'' (4) "صحيح البخاري"، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحديث: ٦٤٧، ص٥٢. و "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة، الحديث: ٥٥٩، ص١٢٦٥. امام احمد و ابویعلٰی وغیرہ کی روایت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔'' (1) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث عقبة بن عامر الجهني، الحديث: ١٧٤٤٥، ج٦، ص١٤٦. انھیں روایتوں کے قریب قریب ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵: نسائی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔'' (2) "سنن النسائي"، كتاب الإمامة، باب حد إدراك الجماعة، الحديث: ٨٥٧، ص٢١٤٣.

حدیث ٦: مُسلِم وغیرہ نے روایت کی کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں، بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں، یہ خبر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی، فرمایا: ''مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے ہو۔'' عرض کی، یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہاں ارادہ تو ہے، فرمایا: ''اے بنی سلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمھارے قدم لکھے جائیں گے۔ دوبارہ اس کو فرمایا، بنی سلمہ کہتے ہیں، لہٰذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔'' (3) "صحیح مسلم"، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المسجد، الحدیث: ١٥١٩ـ١٥٢٠، ص ٧٨١.

حدیث ٧: ابن ماجہ نے باسناد جید روایت کی، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: ''انصار کے گھر مسجد سے دُور تھے، انہوں نے قریب آنا چاہا۔'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ﴾ (4)

"سنن ابن ماجه"، کتاب المساجد... إلخ، باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرا، الحدیث: ٧٨٥، ص ٢٥٢٣. پ ٢٢، یٰسٓ: ١٢.

''جو انہوں نے نیک کام آگے بھیجے، وُہ اور ان کے نشانِ قدم ہم لکھتے ہیں۔''

حدیث ٨: بُخاری و مُسلِم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے، جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔'' (5) "صحیح مسلم"، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المسجد، الحدیث: ١٥١٣، ص ٧٨١.

حدیث ٩: مُسلِم وغیرہ کی روایت ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ''ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دُور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی، ان سے کہا گیا، کاش! تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ، جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے، اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (عزوجل) نے تجھے یہ سب جمع کر کے دے دیا۔'' (6) "صحیح مسلم"، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المسجد، الحدیث: ١٥١٤، ص ٧٨١.

حدیث ١٠: بزار و ابو یعلیٰ باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا، گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔'' (1) "مسند البزار"، مسند علي بن أبي طالب، الحدیث: ٥٢٨، ج٢، ص ١٦١.

حدیث ١١: طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''صبح و شام مسجد کو جانا از قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے۔'' (2) "المعجم الکبیر"، الحدیث: ٧٧٣٩، ج٨، ص ١٧٧.

حدیث ١٢: صحیحین وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی طیار کرتا ہے، جتنی بار جائے۔'' (3) "صحیح مسلم"، کتاب المساجد... إلخ، باب المشي إلی الصلاۃ... إلخ، الحدیث: ١٥٢٤، ص ٧٨٢.

حدیث ١٣ تا ٢٣: ابوداود و ترمذی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،

کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جانے والے ہیں، انھیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سُنادے۔'' (4) "سنن أبي داود"، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء في المشي إلی الصلاۃ في الظلم، الحدیث: ٥٦١، ص١٢٦٥. اور اسی کے قریب قریب ابو ہریرہ و ابو درداء و ابو امامہ و سہل بن سعد ساعدی و ابن عباس و ابن عمر و ابی سعید خدری و زید بن حارثہ و ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی۔

حدیث ٢٤: ابوداود و ابن حبان ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''تین شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں، تو روزی دے اور کفایت کرے، مرجائیں تو جنت میں داخل کرے، جو شخص گھر میں داخل ہوا اور گھر والوں پر سلام کرے، وہ اللہ کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ کی ضمان میں ہے اور جو اللہ کی راہ میں نکلا وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔'' (5) "الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان"، کتاب البر والإحسان، باب إفشاء السلام... إلخ، الحدیث: ٤٩٩، ج١، ص٣٥٩.

حدیث ٢٥: طبرانی کبیر میں باسناد جید اور بیہقی باسناد صحیح موقوفاً سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ''جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کو آیا وہ اللہ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے، اس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام کرے۔'' (6) "المعجم الکبیر"، باب السین، الحدیث: ٦١٣٩، ج٦، ص٢٥٣.

حدیث ٢٦: ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ''جو گھر سے نماز کو جائے اور یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّی لَمْ اَخْرُجْ اَشِرًا وَّلَا بَطِرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. (1) (اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس حق سے کہ تُو نے سوال کرنے والوں کا اپنے ذمہ کرم پر رکھا ہے اور اپنے اس چلنے کے حق سے کیونکہ میں تکبر و فخر کے طور پر گھر سے نہیں نکلا اور نہ دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی طلب میں نکلا، لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جہنم سے مجھے پناہ دے اور میرے گناہوں کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔١٢)

اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (2)

"سنن ابن ماجہ"، أبواب المساجد و الجماعت، باب المشي إلی الصلوٰۃ، الحدیث: ٧٧٨، ص٢٥٢٣.

حدیث ٢٧ تا ٢٩: صحیح مُسلِم میں ابو اسید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں: جب کوئی مسجد میں جائے، تو کہے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ. (3)

اے اللہ (عزوجل)! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔١٢

اور جب نکلے تو کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ. (4)

"صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين ...إلخ باب ما يقول إذا دخل المسجد، الحديث: ١٦٥٢، ص ٧٩٠.

اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔۱۲

اور ابوداود کی روایت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مسجد میں جاتے، تو یہ کہتے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. (5)

پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی اور اس کے وجہ کریم کی اور سلطان قدیم کی، مردود شیطان سے۔۱۲

فرمایا: ''جب اسے کہہ لے، تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔'' (6) "سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، الحديث: ٤٦٦، ص ١٢٥٧. اور ترمذی کی روایت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، جب مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) داخل ہوتے تو دُرود پڑھتے اور کہتے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ. (1)

اے پروردگار! تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔۱۲

اور جب نکلتے تو دُرود پڑھتے اور کہتے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ. (2)

"جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء ما يقول عند دخوله المسجد، الحديث: ٣١٤، ص ١٦٧١.

اے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔۱۲

امام احمد و ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ کہتے اس کے بعد وہ دُعا پڑھتے۔ (3) "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب الدعاء عند دخول المسجد، الحديث: ٧٧١، ص ٢٥٢٢.

حدیث ۳۰ تا ۳۳: صحیح مُسلِم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔'' (4) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل الجلوس في مصلاه... إلخ، الحديث: ١٥٢٨، ص ٧٨٢. اور اسی کے مثل جبیر بن مطعم و عبداللہ بن عمرو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے اور بعض روایت میں ہے کہ یہ قول اللہ عزوجل کا ہے۔

حدیث ۳۴: بُخاری و مُسلِم وغیرہما اُنھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''سات شخص ہیں، جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا، کوئی سایہ نہیں۔ (۱) امام عادل، (۲) اور وہ جوان جس کی نشوونما اللہ عزوجل کی عبادت میں ہوئی، (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے، (۴) اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں اسی پر جمع ہوئے، اسی پر متفرق ہوئے، (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب و

جمال نے بلایا، اس نے کہہ دیا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ دہنے نے کیا خرچ کیا اور (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے۔" (5)

"صحيح البخاري"، كتاب الزكاة، باب الصدقة باليمين، الحديث: ۱٤۲۳، ص ۱۱۲.

حدیث ۳۵: ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ "تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے، تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ" کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: کہ "مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔" (6) "جامع الترمذي"، أبواب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلوة، الحديث: ۲٦۱۷، ص ۱۹۱۵. ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

حدیث ۳۶: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "مسجد میں تھوکنا خطا ہے اور اس کا کفارہ زائل کر دینا ہے۔" (1) "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب كفارة البزاق في المسجد، الحديث: ٤۱٥، ص ۳٥.

حدیث ۳۷: صحیح مُسلِم میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ مجھ پر میری اُمت کے اعمال اچھے بُرے سب پیش کیے گئے، نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دُور کرنا پایا اور بُرے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ زائل نہ کیا گیا ہو۔" (2) "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب كفارة البزاق في المسجد، الحديث: ٤۱٥، ص ۳٥.

حدیث ۳۸ و ۳۹: ابوداود و ترمذی وابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "مجھ پر اُمت کے ثواب پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کیے گئے، تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی۔" (3) "سنن أبي داود"، كتاب الصلوة، باب كنس المسجد، الحديث: ٤٦۱، ص ۱۲٥۷. اور ابن ماجہ کی ایک روایت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔" (4) "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب تطهير المساجد وتطييبها، الحديث: ۷٥۷، ص ۲٥۲۲.

حدیث ۴۰ تا ۴۲: ابن ماجہ واثلہ بن اسقع سے اور طبرانی ان سے اور ابودرداء و ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع وشرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔" (5) "سنن ابن ماجه"، أبواب المساجد... إلخ، باب مايكره في المساجد، الحديث: ۷٥۰، ص ۲٥۲۱.

حدیث ۴۳: ترمذی و دارمی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو، تو کہو: خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔" (6) "جامع الترمذي"، أبواب

البیوع، باب النهي عن البيع في مسجد، الحديث: ١٣٢١، ص١٧٨٤.

حدیث ٤٤: بیہقی شعب الایمان میں حسن بصری سے مرسلاً راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ خدا کو ان سے کچھ کام نہیں۔'' (7)

"شعب الإيمان"، باب في الصلوات، فصل المشي إلى المساجد، الحديث: ٢٩٦٢، ج٣، ص٨٦.

حدیث ٤٥: ابن خزیمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا، اسے صاف کیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اس کے مونھ کی طرف تھوک دے۔'' (1) "المسند" للإمام احمد بن حنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١١٨٥، ج٤، ص٤٨.

حدیث ٤٦و٤٧: ابوداود و ابن خزیمہ و ابن حبان ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ''جو قبلہ کی جانب تھوکے، قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک، دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔'' (2) "سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب في أكل الثوم، الحديث: ٣٨٢٤، ص١٥٠٥، عن حذيفة رضي الله عنه. اور امام احمد کی روایت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔'' (3) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث: ٢٢٣٠٦، ج٨، ص٢٩٢.

حدیث ٤٨: صحیح بُخاری شریف میں ہے سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: میں مسجد میں سویا تھا، ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی دیکھا، تو امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، فرمایا: جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ، میں ان دونوں کو حاضر لایا، فرمایا: تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی، ہم طائف کے رہنے والے ہیں، فرمایا: ''اگر تم اہلِ مدینہ سے ہوتے تو میں تمھیں سزا دیتا (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آواز بلند کرتے ہو۔'' (4) "صحيح البخاري"، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت في المسجد، الحديث: ٤٧٠، ص٤٠. رواه بلفظ " كنت قائما " وفي نسخة " نائما " (ارشاد الساري شرح "صحيح البخاري"، ج٢، ص١٤٨).

احکام فقہیّہ

مسئلہ ۱: قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، یوہیں مصحف شریف و کتب شرعیہ (5) (تفسیر و حدیث وغیرہ۔) کی طرف بھی پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، ہاں اگر کتابیں اونچے پر ہوں کہ پاؤں کی محاذات (6) (سیدھ۔) اُن کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور ہوں کہ عرفاً کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا نہ کہا جائے، تو بھی معاف ہے۔ (7) "الدر المختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، ج٢، ص٥١٦. (درمختار)

مسئلہ ۲: نابالغ کا پاؤں قبلہ رُخ کر کے لٹا دیا، یہ بھی مکروہ ہے اور کراہت اس لٹانے والے پر عائد ہوگی۔ (8) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ج٢، ص٥١٥. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر اسباب مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو، تو علاوہ اوقات نماز بند کرنے کی اجازت ہے۔(1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج١، ص١٠٩. (عالمگیری)

مسئلہ ۴: مسجد کی چھت پر وطی و بول و براز(2) (پیشاب اور پاخانہ۔) حرام ہے، یوہیں جنب اور حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے۔ مسجد کی چھت پر بلاضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔(3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في أحكام المسجد، ج٢، ص٥١٦. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے، اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا وسط میں پہنچا کہ نادم ہوا، تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو، تو جس طرف سے آیا واپس جائے۔(4) المرجع السابق، ص٥١٧. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مسجد میں نجاست لے کر جانا، اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو، یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو، اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔(5) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ج٢، ص٥١٧. (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ناپاک روغن مسجد میں جلانا یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔(6) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١٧. (درمختار)

مسئلہ ۸: مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا(7) (رگ کھول کر فاسد خون نکلوانا۔) بھی جائز نہیں۔(8) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١٧. (درمختار)

مسئلہ ۹: بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ، جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں، ان کو اس کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا، سوءِ ادب ہے۔(9) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١٨. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عیدگاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لیے بنایا ہو، اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ جنب اور حیض و نفاس والی کو اس میں آنا جائز، فنائے مسجد اور مدرسہ و خانقاہ و سرائے اور تالابوں پر جو چبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لیے بنا لیا کرتے ہیں، اُن سب کے بھی یہی احکام ہیں، جو عیدگاہ کے لیے ہیں۔(1) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج٢، ص٥١٩. (درمختار)

مسئلہ ۱۱: مسجد کی دیوار میں نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو، مگر دیوار قبلہ

میں نقش ونگار مکروہ ہے، یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال حلال سے نقش کرے اور مال وقف سے نقش ونگار حرام ہے، اگر متولّی نے کرایا یا سفیدی کی تو تاوان دے، ہاں اگر واقف نے یہ فعل خود بھی کیا یا اُس نے متولّی کو اختیار دیا ہو، تو مال وقف سے یہ خرچ دیا جائے گا۔ (2) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۱۲: مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر ڈالیں گے، تو ایسی حالت میں نقش ونگار میں صرف کر سکتے ہیں۔ (3) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۰۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے، اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ علّت مشترک ہے۔ یوہیں جس بچھونے یا مُصلّے پر اسمائے الٰہی لکھے ہوں اس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اِسے جُدا کر دے کہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان، لہٰذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو۔ (4) المرجع السابق. (عالمگیری) یوہیں بعض دسترخوان پر اشعار لکھتے ہیں، ان کا بچھانا اور ان پر کھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ ۱۴: مسجد میں وضو کرنا اور کُلّی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ بُرا ہے اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے، تو کپڑے میں لے لے۔ (5) المرجع السابق، ص۱۱۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لیے ابتدا ہی سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجدیت بنائی ہے، جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے، یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کر سکتا ہے، مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ پڑے۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۱۰. (عالمگیری) بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد مونھ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۶: کیچڑ سے پاؤں سنا ہوا ہے، اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے، یوہیں پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا جمع ہے تو اس سے پونچھ سکتے ہیں، یوہیں مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں، چٹائی کے بے کار ٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں، مگر بچنا افضل۔ (2) المرجع السابق، و "صغيري"، فصل في أحكام المسجد، ص۳۰۱. (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۱۷: مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں، جہاں بے ادبی ہو۔ (3) "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳۵۵. (درمختار)

مسئلہ ۱۸: مسجد میں کوآں نہیں کھودا جا سکتا اور اگر قبل مسجد وہ کوآں تھا اور اب مسجد میں آگیا، تو باقی رکھا جائے گا۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۱۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں، ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے، ستون قائم نہیں رہتے، تو اس تری کے جذب کرنے کے لیے پیڑ لگا سکتے ہیں۔ (5) المرجع السابق **(عالمگیری وغیرہ)**

مسئلہ ۲۰: قبل تمام مسجدیت، مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ (6) المرجع السابق. **(عالمگیری)**

مسئلہ ۲۱: مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے، مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۵۲۳. حدیث میں ہے، ''جب دیکھو کہ کوئی گمی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے، تو کہو، خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لیے نہیں بنیں۔'' (8) "صحیح مسلم"، کتاب المساجد... إلخ، باب النھی عن نشد الضالۃ في المسجد... إلخ، الحدیث: ۱۲۶۰، ص۷۶۵. اس حدیث کو مُسلِم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ **(درمختار وغیرہ)**

مسئلہ ۲۲: مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے، البتہ اگر وہ شعر ''حمد ونعت ومنقبت و وعظ وحکمت کا ہو''، تو جائز ہے۔ (9) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۵۲۳. **(درمختار)**

مسئلہ ۲۳: مسجد میں کھانا، پینا، سونا، معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں، لہٰذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھا پی سکتا ہے اور بعضوں نے صرف معتکف کا استثنا کیا اور یہی راجح، لہٰذا غریب الوطن بھی نیتِ اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ج۲، ص۵۲۵. و "صغیری"، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۲. **(درمختار، صغیری)**

مسئلہ ۲۴: مسجد میں کچا لہسن، پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جو اس بدبودار درخت سے کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے، جس سے آدمی کو ہوتی ہے۔'' (2) صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب نھی من أکل ثوما... إلخ، الحدیث: ۱۲۵۲، ص۷٦٤. اس حدیث کو بُخاری و مُسلِم نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبُو ہو۔ جیسے گندنا، (3) (ایک قسم کی مشہور ترکاری جو لہسن سے مشابہ ہوتی ہے۔) مولی، کچا گوشت، مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہے، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبُو دار زخم ہو یا کوئی دوا بدبُو دار لگائی ہو، تو جب تک بُو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، یوہیں قصاب اور مچھلی بیچنے والے (4) یعنی جبکہ ان دونوں کے بدن یا کپڑے میں بو ہو۔ قصاب سے مراد قوم قصاب نہیں بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو، چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔ ۱۲منہ اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو، مسجد سے روکا جائے گا۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، و مطلب في الغرس في المسجد، ج۲، ص۵۲۵. **(درمختار، ردالمحتار وغیرہ)**

مسئلہ ۲۵: بیع وشرا (6) (خرید وفروخت) وغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے، صرف معتکف کو اجازت ہے جب کہ

تجارت کے لیے خریدتا بیچتا نہ ہو، بلکہ اپنی اور بال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی ہو۔ (7) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ج۲، ص٥٢٦. (درمختار)

مسئلہ ۲۶: مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں (8) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص٥٢٦. و "صغيرى"، فصل في أحكام المسجد، ص۳۰۲. ، نہ آواز بلند کرنا جائز۔ (درمختار، صغیری)
افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے، یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسئلہ ۲۷: درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر اُجرت پر کپڑے سیے، ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لیے بیٹھا تو حرج نہیں، یوہیں کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں، جب کہ اُجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اُجرت لکھتا ہو تو اجازت ہے جب کہ کتاب کوئی بُری نہ ہو، یوہیں معلّم اجیر (1) (اُجرت پر پڑھانے والے۔) کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور اجیر نہ ہو تو اجازت ہے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۱۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جا سکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، ہاں اگر واقف نے شرط کردی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں، اگرچہ شب بھر کی ہو۔ (3) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: مسجد کے چراغ سے کتب بینی اور درس و تدریس تہائی رات تک تو مطلقاً کر سکتا ہے، اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں، مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو۔ (4) المرجع السابق. موضحاً. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: چمگادڑ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسلے، مسجد کی صفائی کے لیے نوچنے میں حرج نہیں۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج۲، ص٥٢٨. (درمختار)

مسئلہ ۳۱: جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے، چٹائی، چراغ بتی وغیرہ کا حق اُسی کو ہے اور اذان و اقامت و امامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے، ورنہ اس کی رائے سے ہو، یوہیں اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبے والے غیروں سے اولیٰ ہیں۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل كره غلق باب المسجد، ج۱، ص۱۱۰. و "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص٦١٥ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲: بانی مسجد نے ایک کو امام و مؤذن کیا اور اہل محلّہ نے دوسرے کو، تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلّہ نے پسند کیا ہے، تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں، تو جسے بانی نے پسند کیا، وہ ہوگا۔ (7) "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص٦١٥. (غنیہ)

مسئلہ ۳۳: سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد قدس، پھر مسجد قبا، پھر اور جامع

مسجدیں، پھر مسجد محلّہ، پھر مسجد شارع۔ (1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب في أفضل المسجد، ج۲، ص ۵۲۱. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: مسجد محلّہ میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے، اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو، بلکہ اگر مسجد محلّہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے، نماز پڑھے، وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔ (2) "صغیری"، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۲. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب في أفضل المساجد، ج۲، ص۵۲۳. (صغیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے، جس کا امام زیادہ علم و صلاح والا ہو۔ (3) "صغیری"، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۲. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب في أفضل المساجد، ج۲، ص۵۲۲. (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور زیادہ راجح یہی معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳۶: مسجد محلّہ میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں با جماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملے تو محلّہ ہی کی مسجد میں اَولیٰ ہے اور اگر مسجد محلّہ میں تکبیر اُولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہوگئی اور دوسری جگہ مل جائے گی، تو اس کے لیے دوسری مسجد میں نہ جائے، یوہیں اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں، تو مؤذن تنہا پڑھ لے، دوسری مسجد میں نہ جائے۔ (4) "صغیری"، فصل في أحکام المسجد، ص۳۰۲. (صغیری)

مسئلہ ۳۷: جو ادب مسجد کا ہے، وہی مسجد کی چھت کا ہے۔ (5) "غنیۃ المتملي"، فصل في أحکام المسجد، ص۶۱۲. (غنیہ)

مسئلہ ۳۸: مسجد محلّہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو، جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے۔ (6) "غنیۃ المتملي"، أحکام المسجد، ص۶۱۳. (غنیہ) اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو معزول کردے۔

مسئلہ ۳۹: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا: کہ ''اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا، مگر منافق۔'' (7) "مراسیل أبي داود" مع "سنن أبي داود"، باب ماجاء في الاذان، ص۶. لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لیے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت، یوہیں جو شخص دوسری مسجد جماعت کا منتظم ہو تو اسے چلا جانا چاہیے۔ (8) "غنیۃ المتملي"، أحکام المسجد، ص۶۱۳. (عامۂ کتب)

مسئلہ ۴۰: اگراس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے، تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے، مگر ظہر و عشا میں اقامت ہوگئی تو نہ جائے، نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے۔ (1) (عامۂ کتب) اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے، تو باہر نکل جانا واجب ہے۔ (2)

(1) "غنية المتملي"، أحكام المسجد، ص٦١٤.

(2) "النهر الفائق"، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ج١، ص٣١٠.

قَدْتَمَّ هٰذا الْجزْءُ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالیٰ وَصَلَّی اللّٰهُ تعَالیٰ عَلیٰ حَبِيْبِهٖ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

عبدہ المذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ

تقریظ امامِ اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملّتِ
طاہرہ اعلیٰ حضرت قبلہ رحمۃ اللّٰہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی لَا سِیَّمَا عَلَی الشَّارِعِ الْمُصْطَفٰی وَمُقْتَفِیْہِ فِی الْمَشَارِعِ اُوْلِی الطَّہَارَۃِ وَالصَّفَا.

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالٰی فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمدللہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واغلاط کے مصنوع وملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر وعلم وفیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی وشافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع ومعمول اور دنیا وآخرت میں نافع ومقبول فرمائے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن. ۱۲ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۳۳۷ھ ہجریۃ عَلٰی صَاحِبِہَا وَاٰلِہِ الْکِرَامِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّحِیَّۃِ اٰمِیْن.

مآخذ ومراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطا	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
2	المصنف	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
3	المصنف	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵	دارالفکر، بیروت
4	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت
5	صحیح البخاري	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالسلام، ریاض
6	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالسلام
7	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالسلام
8	سنن أبي داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دارالسلام
9	جامع الترمذي	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالسلام
10	سنن الدارقطني	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
11	البحر الزخار	امام احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ
12	سنن النسائي	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ
13	صحیح ابن خزیمۃ	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت
14	شرح معاني الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
15	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
16	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
17	المعجم الصغیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
18	الکامل في الضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
19	المستدرک علی الصحیحین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
20	شعب الإیمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت

21	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
22	الفردوس بماثور الخطاب	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شھر دار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
23	شرح السنۃ	امام حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
24	الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
25	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
26	مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر، بیروت
27	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر، بیروت
28	ارشاد الساري شرح صحيح البخاري	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دارالفکر، بیروت
29	کنزالعمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
30	التیسیر شرح الجامع الصغیر	علامہ عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دارالحدیث، مصر
31	اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ

کتب فقہ (حنفی)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	مختصر القدوري	علامہ ابوالحسین احمد بن محمد قدوری، متوفی ۴۲۸ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت
2	الھدایۃ	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار الاحیاء التراث العربی
3	منیۃ المصلي	علامہ سدید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
4	شرح الوقایۃ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ، کراچی
5	الجوھرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
6	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
7	حلیۃ	علامہ ابن امیر الحاج، متوفی ۸۷۹ھ	مخطوط
8	غنیۃ المتملي	علامہ محمد ابراھیم بن حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی، لاہور
9	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
10	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ، بیروت
11	النھر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراھیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کوئٹہ
12	نور الإیضاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	فاروقیہ بک ڈپو، ہند
13	مراقي الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
14	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت
15	الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	کوئٹہ
16	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت
17	حاشیۃ الطحطاوي علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحطاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کوئٹہ
18	حاشیۃ الطحطاوي علی مراقي الفلاح	علامہ احمد بن محمد طحطاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	باب المدینہ، کراچی
19	الفتاوی الرضویۃ	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور